# برکت
# اور
# اہلِ حدیث

تالیف
شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم العالیہ
پی۔ایچ۔ڈی (امریکہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# برکت اور

# اہلِ حدیث


تالیف:

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم

(پی۔ایچ۔ڈی: امریکہ)



عبقری پبلیکیشنز

عالمی مرکز روحانیت وامن، عبقری اسٹریٹ

نزد قرطبہ مسجد، مزنگ چونگی، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : برکت اوراہل حدیث
تالیف : شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم
ناشر : دفتر ماہنامہ عبقری، عالمی مرکز روحانیت وامن، قرطبہ چوک لاہور
سن اشاعت : 2019ء
قیمت : =/220روپے

خط وکتابت کا پتہ: عالمی مرکز روحانیت وامن، قرطبہ چوک
قرطبہ مسجد، عبقری اسٹریٹ، مزنگ چونگی لاہور

فون/فیکس:042-37425801,37425802,37425803
E-mail:contact@ubqari.org
website:www.ubqari.org
Facebook.com/ubqari
Youtube.com/ubqariTasbeehKhana

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ، آیات، احادیث اورحوالہ جات میں کوئی غلطی نہ ہو۔لیکن پھر بھی ہر پل خودکو قابل اصلاح سمجھتے ہیں۔آپ کی تحقیقی نظر کہیں کسی غلطی یا قابل اصلاح پہلو کی طرف جائے تو خود ہی اصلاح کر لیں، اور ادارہ کو بھی اطلاع کر دیں، مشکور رہیں گے۔

# فہرست مضامین

| | |
|---|---|
| انتساب | 10 |
| حال دل | 11 |
| مال کو بے دلی سے قبول کرنا باعثِ برکت ہے | 13 |
| حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں برکت کیلئے دعا | 13 |
| صحابہ کرامؓ کو تبرکات حاصل کرنے کا شوق | 14 |
| پانی میں ہاتھ کے ذریعے برکت داخل کرنا | 15 |
| ارواحِ مقدسہ سے فیض کا حصول | 15 |
| زم زم پینے سے مجھے علم ملا | 16 |
| استاد کی خصوصی دعا سے حافظہ قوی ہو گیا | 16 |
| مرشد کی ایک توجہ سے ہی کام بن گیا | 17 |
| اسی میراث کی بدولت مسلمان معزز تھے | 17 |
| میرے کفن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک رکھ دینا | 18 |
| اولیاء اللہ کے تبرکات سے ہمیں انکار نہیں | 18 |
| جگہ جگہ سے برکت کی تلاش | 19 |
| پہاڑی پر نماز پڑھنا کیوں پسند تھا | 19 |
| سفید کفن کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر سے عشق | 20 |
| برکت، اکابر و اسلاف کیساتھ ہوتی ہے | 20 |
| کون سے پانی میں برکت ہوتی ہے؟ | 21 |
| وضو کے بچے ہوئے پانی سے برکت حاصل کرنا | 22 |
| برکت والے ایک روپے سے 90 ہزار کا نفع | 22 |
| جان بوجھ کر رقم لینے سے انکار | 23 |
| مچھلی کے پیٹ میں خزانہ | 23 |
| پیٹ درد میں متبرک کپڑے سے شفاء | 24 |
| استعمال شدہ صافے سے درد کا خاتمہ | 25 |
| بانجھ درخت کا خوب پھل دینا | 25 |
| بنجر زمین کا شاداب ہو جانا | 25 |
| میرے کفن میں حضرت دہلویؒ کی چادر سی دینا | 26 |
| حرمین کے ساتھ اپنے چہروں کو ملیں | 26 |
| دودھ میں برکت کا منفرد واقعہ | 27 |
| پوری کلاس نے بوتل پی، مگر ختم نہ ہوئی | 29 |
| تبرّک حاصل کرنے پر کسی کو انکار نہیں | 29 |
| صالحین کی برکت سے آفتوں کا دور ہونا | 30 |
| نسبت اتحادی کا حدیث سے ثبوت | 30 |
| توجہات مرشد کی چار اقسام | 31 |
| سینے سے لگا کر فیض منتقل فرمایا | 32 |
| تبرک بآثار صالحین کی چند مثالیں | 33 |
| دستِ مبارک کی برکات | 33 |
| یہ سب کچھ اپنے ہاتھ کی برکت دینے کیلئے تھا | 34 |
| پیٹ سے بلا نکلی اور بھاگ گئی | 34 |
| اکھڑا ہوا پاؤں دوبارہ جڑ گیا | 35 |
| لعاب کی برکت اور نحوست | 35 |
| آنکھوں کی تکلیف جاتی رہی | 36 |
| پنڈلی ٹھیک ہو گئی | 37 |
| حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک کی برکات | 37 |

| | |
|---|---|
| کوئی خوشبو، پسینے کی خوشبو سے بہتر نہیں تھی | 38 |
| برکت کے طور پر چہرے پہ ہاتھ پھیرنا | 38 |
| برکت کا قرآن میں ثبوت | 38 |
| صالحین کی بدولت آفتیں اور بیماریاں دور ہوتی ہیں | 39 |
| سارا قرآن ہی بابرکت ہے | 39 |
| حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ کرم کا فیض | 39 |
| خاک پائے بزرگانِ دین کی عمدہ تفسیر | 40 |
| مخلوق خدا کیلئے بابرکت ہستیاں | 41 |
| تسبیحاتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی برکات | 42 |
| دم کی برکت سے ناکارہ ہاتھ سلامت ہوگیا | 42 |
| امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہؒ کا تعارف | 43 |
| ناظم جمعیت کی صوفی صاحبؒ سے بے تکلفی | 43 |
| حضرت صوفی صاحبؒ کی پہلی زیارت | 44 |
| معاملات میں پاکیزگی کی مثال | 45 |
| صوفی صاحبؒ صاحبِ کشف تھے | 46 |
| اسم اعظم کی برکت سے دعا کی قبولیت | 46 |
| صالحین سے دعائے برکت کروانے کا معمول | 47 |
| قبر کی مٹی سے تبرک حاصل کرنا | 47 |
| تھوڑے وقت میں مکمل قرآن ختم کرنا | 47 |
| اکتالیس مرتبہ قرآن ختم کرنے کا معمول | 48 |
| حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے برکت کی دعا | 48 |
| درود شریف کی برکت سے چہرہ سفید ہوگیا | 49 |
| مصافحے سے بھی برکت ملتی ہے | 50 |
| جنات کا عطا کردہ بابرکت تعویذ | 51 |
| درویشوں کی رقم بابرکت ہوتی ہے | 52 |
| **مسائل کے حل میں صحیح بخاری کی برکات** | 52 |
| حل مشکلات کے لیے آزمودہ | 52 |
| ہر جائز مقصد میں مجرب عمل | 52 |
| مصیبتوں کو ختم کرنے میں مجرب | 53 |
| حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب کون سی ہے؟ | 53 |
| بزرگوں کے تبرک کی حفاظت | 54 |
| برکت والی لذیذ کھچڑی | 54 |
| بزرگوں سے دعا کرانا باعثِ برکت | 55 |
| عارف باللہ ہستی کے لباس کی تاثیر | 55 |
| محدث کے منہ سے شربت جاری ہونا | 56 |
| ولی کی برکات منتقل ہونا | 56 |
| سینے پر ہاتھ پھیرنے سے حافظہ بڑھ گیا | 57 |
| حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعتِ برکت | 58 |
| ولی کی طرف سے سلام کہنے کی برکت | 59 |
| مجذوب کی اُلٹی بھی سیدھی | 59 |
| صاحبِ نسبت کی توجہ میں برکت ہوتی ہے | 60 |
| بابرکت کپڑے کی کرامت | 60 |
| دیکھتے ہی کنویں کا پانی بڑھ گیا | 61 |
| نہ جانے اتنا مال کہاں سے آگیا؟ | 61 |
| مصلے کے نیچے سے غیبی رقم | 62 |
| ضرورت کے غیب سے اسباب بننا (کرامت) | 63 |
| توجہ کی بدولت اعمال میں برکت | 64 |
| لعاب کی برکت سے زخم ٹھیک | 64 |
| لب لگانے سے سوکڑا ختم ہوگیا | 65 |
| نیک صحبت کے کتنے پر اثرات | 66 |
| مسجد کی صفائی کی تعبیر | 66 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اسلاف کی تحریروں سے تبرک کا حصول | 67 | ڈبے میں برکت ہمیشہ باقی رہتی | 81 |
| کچھ ہستیاں مجسمۂ خیر و برکت ہوتی ہیں | 68 | ایک آدمی کا کھانا اسی آدمی کھا گئے | 82 |
| دم کی برکت سے رسولی کا علاج | 69 | بیعت سے برکات ملتی ہیں | 83 |
| دعا کی برکت سے دریا پلٹ گیا | 69 | ماہ رمضان کی برکت رجب ہی سے شروع ہو جاتی ہے | 84 |
| **بسم اللہ کی برکات** | 69 | | |
| خوش نویسی مغفرت کا ذریعہ | 70 | امام کی نماز کا مقتدیوں پر اثر | 85 |
| جہنم کے داروغے سے نجات | 70 | اولیاء اللہ کے ہاتھوں سے تبرک کا حصول | 85 |
| آیت الکرسی کی برکات | 71 | امام ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات | 85 |
| حصول برکت کیلئے بزرگوں سے دعا | 71 | بسم اللہ پڑھنے سے مالداری ملتی ہے | 86 |
| | | آب زم زم کی برکت سے فالج کا خاتمہ | 86 |
| غلاف کعبہ کا بابرکت ٹکڑا | 72 | یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں آپ سے برکت لینے آیا ہوں | 87 |
| مسجد نبویؐ سے برکت حاصل کرنا | 72 | | |
| مخدوم صاحبؒ کے تبرکات | 73 | ایک محدث نے مرتے دم تک برکت تلاش کی | 88 |
| تبرکات کو حفاظت سے رکھنا لازم ہے | 74 | منحوس تقریروں سے بچیں | 88 |
| ایک سال میں 9 لاکھ کی برکت | 74 | پورا سال محروم رہنے والا بدنصیب | 88 |
| علماء کیلئے برکت پانے کا راز | 74 | علم کی برکت کس کو نہیں ملتی | 89 |
| گاؤں کی مسجد میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی کیفیات | 75 | زم زم پینے سے ہر حاجت پوری ہوگی | 90 |
| | | آبِ زم زم ہر دور میں متبرک ہے | 90 |
| ڈیڑھ صدی پرانے منبر کی برکات | 77 | آبِ زم زم آبِ کوثر سے افضل ہے | 91 |
| روحانی نسبتوں کی اہمیت | 77 | ایک مہینہ کھانے کے بغیر گزار دیا | 91 |
| ہمارے بڑوں کی پنشن | 78 | زم زم پینے سے ہر نیت پوری ہوتی ہے | 91 |
| برکات منتقل ہوتی ہیں | 78 | یا اللہ! مجھے قیامت کی پیاس سے محفوظ رکھنا | 91 |
| کائنات کے تکوینی راز | 79 | موت جیسی تکلیف سے نجات | 92 |
| قرآن محل میں کیا گیا مشاہدہ | 79 | میرے ساتھ تمام مریض ٹھیک ہو گئے | 92 |
| حضرت مولوی صاحبؒ کی نشانی | 80 | امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ترقی کا راز | 92 |
| وضو کے پانی سے برکت کا حصول | 80 | میڈیکل میں آبِ زم زم کے فوائد | 93 |

| | |
|---|---|
| وضو کے پانی سے برکت کا حصول | 93 |
| اسلاف میں برکتوں والا زمانہ | 93 |
| محدث کی زیارت سے خیر و برکت کا حصول | 94 |
| بہن اپنے بھائیوں سے سبقت لے گئی | 94 |
| اللہ والوں کی وفات سے برکتیں ختم ہو جاتی ہیں | 95 |
| ان شاء اللہ کہنے کی برکات | 95 |
| یاجوج ماجوج کے نکلنے کا راز | 95 |
| مقبول بندوں کے چلنے کا راستوں پر اثر | 96 |
| "یا علیم یا بصیر" پڑھنے کی برکت | 97 |
| جمعے کا خاص الخاص برکتی پیکج | 98 |
| ماہِ شعبان کی برکات | 99 |
| شبِ برأت میں دعا کی قبولیت | 99 |
| ماہِ شعبان میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا معمول | 100 |
| برکت حلول کر گئی | 100 |
| برکت والا آٹا ختم نہیں ہوتا | 101 |
| تنگ دستی کے دروازے بند کروانے کا راز | 101 |
| حرام روزی میں برکت نہیں آسکتی | 102 |
| بابرکت رزق اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے | 102 |
| زہد و تصوف کیا ہے؟ | 103 |
| میں ایک ہفتے کی کمائی سے پورا مہینہ گزار لوں گا | 103 |
| برکت والا مال کون سا ہوتا ہے؟ | 104 |
| **ہم برکت کیسے حاصل کریں** | 104 |
| وضاحت | 104 |
| برکت حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ | 105 |
| حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ برکت مانگا کرتے | 105 |
| برکت مانگنا کیوں ضروری ہے؟ | 105 |
| صحابہ کرامؓ ہر موقع پر برکت طلب کرتے | 106 |
| برکت کی دعا کا 94 برس تک اثر | 106 |
| برکت ملنے کے بعد آمدنی میں اضافہ | 107 |
| برکت والی کھجوریں ختم نہیں ہوتیں | 107 |
| صحابہ رضی اللہ عنہم کو برکت کا کامل یقین ہوتا تھا | 108 |
| بابرکت چیزوں کی تلاش | 109 |
| برکت کی تلاش کرنا انبیاء کا شیوہ ہے | 109 |
| قدم قدم پر برکت مانگو | 110 |
| بکری پالنا باعث برکت ہے | 110 |
| برکت والی چیزیں | 111 |
| تقویٰ اختیار کرنے میں برکت ہے | 111 |
| درود شریف پڑھنے سے برکت ملتی ہے | 112 |
| بعض لوگوں میں بھی برکت ہوتی ہے | 112 |
| سحری کے کھانے میں برکت ہے | 113 |
| کھانے کے درمیان میں برکت ہوتی ہے | 113 |
| کھانے کے ذرات میں برکت ہے | 114 |
| مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے | 115 |
| ثرید میں برکت ہے | 115 |
| گھوڑوں میں برکت ہوتی ہے | 115 |
| زمزم کے پانی میں برکت ہے | 115 |
| بکریوں میں برکت ہے | 116 |
| نماز کے دوران اپنے مسائل حل کروائیں | 116 |
| مٹی کو ہاتھ لگاتے تو سونا بن جاتا | 116 |
| کستوری کی خوشبو دینے والا کراماتی پھول | 117 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے برکت کا حصول | 117 | وہ خوش نصیب، جنہیں بچپن میں ہی برکت مل گئی | 126 |
| برکت اکٹھی کرنا بالکل درست کام ہے | 117 | حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما | 126 |
| برکت مانگنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے | 118 | حضرت ابراہیم اشعری رضی اللہ عنہ | 126 |
| کفن کیلئے بابرکت کپڑے کا انتظام | 118 | حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما | 127 |
| تبرک بانٹنا جائز ہے | 119 | کھانا کھانے اور کھلانے والے کیلئے برکت کا پیکیج | 127 |
| وضو کا بچا ہوا پانی جسم پر ملنے کا ثبوت | 119 | ہمارے پھل بھی برکت کے محتاج ہیں | 127 |
| برکت والی تھوڑی چیز بھی افضل ہے | 119 | صدقہ کرنے سے مال میں مزید برکت آتی ہے | 128 |
| درج ذیل چیزیں برکت لاتی ہیں | 120 | | |
| بیماری کی کیا مجال جو کلام کے سامنے ٹھہرے؟ | 120 | کاروبار میں برکت کے اسباب | 128 |
| | | لین دین کے موقع پر سچ بولنا | 128 |
| سورۃ البقرہ پڑھنا مت چھوڑو کیونکہ | 120 | صبح کے وقت معاملات طے کرنا | 129 |
| جب بھی ضرورت پڑے، میرے مولا سے مانگ لینا | 121 | تمام اسلاف برکت والے اوقات کو کیش کرتے | 129 |
| برکت والا زمانہ دوبارہ آنے والا ہے | 121 | فجر کے وقت سونا گھر میں بے برکتی لاتا ہے | 129 |
| عدل وانصاف کے دور کی برکات | 122 | کھانے میں برکت پانے کا ایک آسان عمل | 130 |
| ام المومنین رضی اللہ عنہا اور برکت کی قدردانی | 122 | برکت بالکل درمیان میں نازل ہوتی ہے | 130 |
| جاں نثار غلاموں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا | 122 | بسم اللہ پڑھنے والی اہم سنت کیوں چھوڑ دی؟ | 131 |
| ہمیشہ خدمت کے بدلے ہی برکت ملتی ہے | 123 | | |
| اپنے بچوں کیلئے بھی برکت منوائیں کیونکہ! | 123 | نہ جانے کس لقمے میں برکت ہو؟ | 131 |
| نسلوں میں دعا کے آثار | 124 | عبادت میں مدد حاصل کرنی ہے تو یہ عمل کریں | 131 |
| اونٹ پر دعا کی برکت کا اثر | 124 | کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھانے کا انوکھا فائدہ | 132 |
| ہاتھ پھیر کر برکت منتقل فرمانا | 124 | ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنے کا فائدہ | 132 |
| سادات آل رسول ﷺ میں برکت کی اصل وجہ | 125 | کبھی تھوڑا ملے تو پریشان مت ہوں | 132 |
| نظر بد سے بچنے کیلئے برکت کی دعا مانگو | 125 | کبھی اپنی بہترین چیز بھی صدقہ کر دیا کریں کیونکہ | 133 |

| | |
|---|---|
| بابرکت اشخاص کا بیان | 133 |
| ساتھ جُڑنے والے بھی برکت سے حصہ پا گئے | 134 |
| نیکی کی دعوت دینا برکت ہے | 134 |
| آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے برکات کا نزول | 135 |
| حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کھانا کیسے بڑھا؟ | 135 |
| سو گھرانوں کے لیے بابرکت ثابت ہونے والی خاتون | 135 |
| لوگوں میں سے بابرکت کون ہوتے ہیں؟ | 136 |
| بعض درخت بھی بابرکت ہیں | 136 |
| قرآن مجید بابرکت کتاب ہے | 136 |
| جان نکالنے والی درد میں سورۃ فاتحہ سے علاج | 136 |
| سورۃ البقرہ کا مقابلہ کسی کے بس میں نہیں | 137 |
| چھوٹے سے عمل سے بڑی برکت پائیں | 137 |
| بعض ایام میں نحوست اترتی ہے | 137 |
| اسلاف اور اکابر بھی باعثِ برکت ہوتے ہیں | 138 |
| زم زم کے کمالات سے دُور کیوں ہیں؟ | 138 |
| زم زم پینے والے آدمی کی انوکھی طاقت | 139 |
| کبھی برکت کو آزمانے کیلئے تجربے مت کرنا | 139 |
| جس گھر میں کھجور نہ ہو، وہاں بھوک رہتی ہے | 140 |
| سحری میں کیسا راز پوشیدہ ہے؟ | 140 |
| گھوڑے کی پیشانی میں بخت ہے | 141 |
| بکریاں ہر سال بڑھ کیوں جاتی ہیں؟ | 141 |
| شکر گزار بندے کو ایک اَن دیکھی نعمت ملتی ہے | 141 |
| عید الفطر کی برکت حاصل کریں | 142 |
| مکہ میں زیادہ برکت ہے یا مدینہ میں | 142 |
| دن کے پہلے وقت میں چھپے راز | 142 |
| سحری کی برکات | 143 |
| فجر کے وقت لگنے والی جادوئی گرہیں | 143 |
| اللہ تعالیٰ کی کفایت حاصل کرنے کا عمل | 144 |
| اذان کا جواب دینے کی برکت | 144 |
| صبح کے روزگار میں مالداری ہے | 144 |
| روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ | 145 |
| امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص عمل | 145 |
| علمائے اسلاف کا متواتر عمل | 146 |
| صالحین کی قبر پر رحمت کا نزول | 146 |
| مسواک کی برکات | 146 |
| ہر وقت باوضو رہنے کی برکات | 147 |
| وضو کے ذریعے بڑا گھر حاصل کریں | 147 |
| وضو کی برکت سے گناہ دُھل جاتے ہیں | 147 |
| ہر قدم پر بخشش ہی بخشش | 148 |
| درود شریف کی بدولت لاعلاج بیماری سے شفاء | 148 |
| سورۂ توبہ کی آخری آیات کی برکات | 148 |
| کشف کیسے حاصل ہوتا ہے؟ | 149 |
| مراقبے کی برکات | 150 |
| شدید بخار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت | 150 |
| حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی برکات | 151 |
| اولاد میں تبرکات کی تقسیم | 151 |
| تبرک حاصل کرنا جائز ہے | 152 |
| سُست گھوڑے پر برکت کا اثر | 152 |

| | |
|---|---|
| اونٹ پر نبوی ﷺ برکت کے اثرات | 153 |
| لاغر بکری نے دودھ دینا شروع کر دیا | 153 |
| نالی کے پانی سے چشمہ جاری ہونا | 155 |
| بھوکے مسافروں پر نازل ہونیوالی غیبی مدد | 156 |
| دورانِ خطاب کپڑے بھی برکت سمیٹتے ہیں | 157 |
| وضو کے بچے ہوئے پانی سے شفاء | 158 |
| یمن کی سرزمین بھی بابرکت ہے | 158 |
| مدینہ کی وادی عقیق بھی بابرکت ہے | 158 |
| وادی طویٰ بھی بابرکت جگہ ہے | 159 |
| نہر فرات بھی بابرکت ہے | 159 |
| مسجد نبوی ﷺ بھی بابرکت جگہ ہے | 159 |
| چیزوں کو ماپنے سے برکت اٹھ جاتی ہے | 160 |
| بعض اوقات ان دیکھے سودے میں خیر ہوتی ہے | 161 |
| اگر تو نہ ماپتا تو کھانا ہمیشہ باقی رہتا | 161 |
| گھی کو نچوڑنے سے برکت واپس پلٹ گئی | 162 |
| اگر ایک لاکھ لوگ بھی ہوتے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا | 162 |
| دس آدمیوں کا کھانا اسّی آدمی کھا گئے | 163 |
| صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برکت کے متلاشی تھے | 165 |
| رسول اللہ ﷺ بار بار برکت کی دعا فرماتے | 165 |
| دورانِ سفر غیبی مدد | 166 |
| قرض اُتارنا ہے تو برکت سے مدد لیں | 167 |
| ایک بکری کی کلیجی سے 130 افراد کا پیٹ بھرنا | 168 |
| کیا آج کوئی شخص باعث برکت بن سکتا ہے؟ | 168 |
| کمزوروں کی برکت سے رزق ملتا ہے | 169 |
| بابرکت لوگوں کی مثالیں | 170 |
| مشکوک کمائی ہمیشہ پریشان کرتی ہے | 171 |
| کم آمدنی میں پورا مہینہ گزارا | 172 |
| حضور ﷺ کے وسیلے سے بینائی لوٹ آنا | 173 |
| بچپن میں حضور ﷺ کی برکت کا ظہور | 175 |
| صحیح بخاری سمیت دیگر کتب میں ثبوت | 176 |
| حضور ﷺ کی برکت سے بارش کا نزول | 178 |
| ادھر ہاتھ اٹھائے، اُدھر قبولیت واضح ہوگئی | 180 |
| حضور ﷺ کی بے قراری سے رحمتِ الٰہی اتر آئی | 181 |
| برکت ہمیشہ شکر گزار بندے کو ملتی ہے؟ | 182 |
| وسیلے کی جائز صورتیں: | 183 |
| تفسیر ابن کثیرؒ میں قبولیتِ دعا کا انوکھا واقعہ | 184 |
| جا۔۔۔! تیری مغفرت ہوگئی ہے | 186 |
| بارش لینے کا انوکھا انداز | 186 |
| روضۂ اطہر میں روشن دان والی حدیث کی سند | 188 |
| میں کسی پتھر کے پاس تو نہیں آیا | 189 |
| حضور ﷺ سے برکت لینے کے مختلف طریقے | 193 |
| قربِ نبوی ﷺ میں دفن ہونے کی خواہش | 194 |
| بابرکت چمڑہ سنبھالنے کی حدیث | 195 |
| پیالہ مبارک سے حصول برکت کی حدیث | 197 |
| **محدثین عظامؒ کی نظر میں تبرک حاصل کرنے کی اہمیت** | 203 |
| بار بار آزمائی ہوئی حقیقت | 205 |
| امام شافعیؒ کہاں سے برکت لیتے | 206 |
| **اقتضاء الصراط المستقیم (جادۂ حق)** | 210 |
| روضۂ نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرنا | 210 |
| حضور ﷺ کی جائے نماز سے استفادہ | 211 |

# انتساب

اس مقدس سراپائے خیر و برکت ﷺ کے نام

جن پر درود پڑھنے سے بے سہارا لاچاروں کیلئے برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

اور جن کے غلاموں کے قدموں سے فرشتے اپنے پر مَل کر برکت حاصل کرتے ہیں

اس امید کے ساتھ کہ وہ رحمۃ للعالمین ﷺ اپنی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں کی خیرات

میرے اور میری نسلوں کے کشکول میں بھی عنایت فرمادیں

وَلَیسَ لَنَا اِلَّا اِلَیكَ فِرَارُنَا

وَاَینَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ

# حالِ دل

ایک حدیث مبارکہ خیر القرون قرنی، ثم الذین یلونھم، ثم الذین یلونھم کا مفہوم ہے کہ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں، پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں"۔ ہمارے اسلاف کا زمانہ خیروں اور برکتوں کا مجموعہ تھا کیونکہ اُس دور میں برکت پانے والے اعمال کی ترغیب دی جاتی تھی اور بابرکت گھڑیوں، بابرکت جگہوں، بابرکت لوگوں اور بابرکت چیزوں کی قدردانی ہر شخص کے دل میں موجزن تھی۔ اس لیے اُن کے معاشرے میں وبائیں، بلائیں، آفات اور طوفان نہیں تھے بلکہ سلامتی ہی سلامتی تھی۔ رزق میں اتنی برکت شامل ہوتی کہ گھر کا ایک فرد روزی کماتا تو سب پیٹ بھر کر کھاتے تھے۔ دوستی میں اتنی برکت شامل ہوتی کہ آپس میں رشتے داری میں تبدیل ہو جاتی۔ زندگی میں برکت شامل ہوتی تو علامہ ابن تیمیہ اور علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہما اللہ کی طرح اعمال، عبادات، ذکر، تلاوت صدقہ وخیرات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ہزاروں صفحات پر مبنی کتابیں لکھ دی جاتیں نظروں میں برکت شامل ہوتی تو یہ مثال سامنے آتی کہ سید میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے میرے شیخ حضرت مولانا محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے پاس بلا کر فرمایا: نذیر حسین! ہم تمہاری محنت اور خدمت سے اتنا خوش ہوئے ہیں کہ اب تمہیں اپنی نظروں سے علم اور معرفت کی منازل طے کروائیں گے۔ پس ادھر توجہات ڈالیں اور ادھر میرے سامنے شریعت وطریقت کے تمام علوم کھل گئے [1] اسی طرح برکت کے متلاشی اسلاف کے ہاتھوں میں جب برکت شامل ہوتی تو یہ مثال سامنے آتی کہ مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے 9 سال کی عمر میں امیر جمعیت اہل حدیث حضرت مولانا سید محمد شریف گھڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو انہوں نے ان کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے دعا فرمائی۔ جس کی بدولت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ اتنا قوی ہو گیا کہ وفات تک 92 برس کی عمر میں بھی ہر چیز

---

[1] (بحوالہ کتاب: تذکرہ استاذ المحدثین، صفحہ 159 ناشر: دار الکتب السلفیہ ممبئی)

یادتھی اور آخری وقت میں بھی میو ہسپتال کے ڈاکٹر کو بتارہے تھے کہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آخری وقت میں سانس کی تکلیف کی وجہ سے (NEBUALIZE) کیا گیا تھا[1] اسی طرح اسلاف کی دعاؤں میں وہ برکت تھی کہ بقول مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ تعالیٰ (سینئر ریسرچ اسکالر مکتبہ دارالسلام) ایک مرتبہ کچھ اہل حدیث حضرات علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اس غرض سے حاضر ہوئے کہ ہمارے کچھ مسلمان ایک ہندو جج نے قید کروادیے ہیں۔ آپ سیشن جج ہونے کی حیثیت سے ہندو جج کے نام سفارش نامہ لکھ دیں تاکہ بندے رہا ہوجائیں۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ دعاؤں کی برکت کا کامل یقین حاصل تھا، اس لیے فرمانے لگے: جب تک میں خود باہر نہ آؤں، میرے کمرے کا دروازہ نہ کھٹکھٹانا۔ چنانچہ انہوں نے جج کو سفارش نامہ لکھنے کی بجائے سجدے میں سر رکھ کر گڑگڑانا شروع کر دیا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ جج نے پیغام بھجوایا کہ آکر اپنے بندے لے جائیں ان لوگوں نے خوشی کے مارے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کردیا کہ قاضی صاحب! باہر آجائیں، کام بن گیا ہے۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ غصے کے عالم میں باہر نکلے اور فرمایا: اگر تم لوگ تھوڑا صبر کر لیتے تو آج اس جج نے بندے لے کر خود حاضر ہونا تھا۔

میرے محترم دوستو! یہ تھے ہمارے اسلاف!

زیر نظر کتاب میں برکت حاصل کرنے کے گُر سیکھنے کیلئے اسلاف اہل حدیث کے ایسے ہی چند واقعات اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے ایک خوبصورت گلدستہ تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں برکتیں ڈھونڈنے، برکتیں سمیٹنے اور برکتوں کو اتنا زیادہ پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری زندگی، موت، جنازہ اور قبر بھی بابرکت بن جائے۔۔۔ آمین

خواستگار اخلاص وعمل

بندہ حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی عفی اللہ عنہ

---

1 (بحوالہ کتاب: محفل دانشمنداں، صفحہ 308، پبلشر: مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## مال کو بے دلی سے قبول کرنا باعثِ برکت ہے:

مولانا ابراہیم بن بشیر الحسینوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ مفلس و نادار صحابی تھے۔ معاشی حالات نے مجبور کیا تو امام کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کچھ مانگا تو مل گیا۔ دوسری مرتبہ بھی اسی طرح مانگا تو مل گیا۔ جب تیسری مرتبہ آئے تو امام کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا حکیم ! ان ھذا المال خضر حلو ، فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورك له فيه ، ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارك فيه، و كان كالذی یاكل ولا یشبع ، والید العلیا خیر من الید السفلى ( صحیح بخاری 1472 ) ترجمہ: اے حکیم! یہ دنیا کا مال بڑا سرسبز و شاداب اور شیریں ہوتا ہے۔ جو اسے وسعتِ ظرفی اور سخاوت قلبی سے حاصل کرتا ہے، اسے اس میں برکت دے دی جاتی ہے اور جو اسے اشرافِ نفس (یعنی للچائے ہوئے دل ) کے ساتھ حاصل کرتا ہے، وہ برکت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے، جس کا پیٹ کھانا کھانے کے باوجود بھی نہیں بھرتا۔ یاد رکھنا! اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے (یعنی دینے کا مزاج لینے کے مزاج سے کہیں بہتر ہے ) حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اس ذات کی قسم، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میں جب تک زندہ رہوں گا، کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کروں گا (بحوالہ کتاب: نصیحتیں میرے اسلاف کی، صفحہ 30 ناشر: سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ضلع قصور)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں برکت کیلئے دعا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے مدینہ منورہ کیلئے جو دعائیں مانگیں ان کے مطالعے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں مدینہ منورہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مادرِ امت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہوگیا۔ انہوں نے کفار مکہ کیلئے بددعا کی: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت فرما (کیونکہ ان کے ظلم وستم کی وجہ سے ہمیں مکہ سے ہجرت کرنا پڑی) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ"

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے مدینہ اس طرح محبوب بنادے، جیسے ہمیں مکہ محبوب ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ سے محبت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے (پیمانوں) صاع اور مد میں برکت دے دے۔ اے اللہ! اس کی آب وہوا ہمارے لئے سازگار بنادے اور اس کی وباء اور بخار کو جحفہ میں منتقل کردے (صحیح البخاری، حدیث:1889)

مدینہ منورہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا بھی فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ (صحیح البخاری، حدیث:1885)

ترجمہ: اے اللہ! تو نے مکہ مکرمہ کو جن برکات سے نوازا ہے، مدینہ منورہ کو ان سے دوگنی برکات سے نواز دے۔ اس دعا کی قبولیت کے اثرات پھر اس طرح ظاہر ہوئے کہ مدینہ منورہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھ گئی۔

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبرکات حاصل کرنے کا شوق:

ایڈیٹر ہفت روزہ جرار مولانا امیر حمزہ لکھتے ہیں: قارئین کرام! تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے انداز سے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبتیں کرتے تھے، ان محبتوں کے مناظر میں سے ایک منظر کا نقشہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاشربہ میں یوں کھینچا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں آئے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوبارے پہ قیام فرمایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے رہنے لگ گئے۔ وہ کھانا تیار کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا، جب بچا ہوا کھانا واپس آتا تو برتن لانے والے سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ پوچھتے: یہ بتاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیاں کھانے کے کس حصے کو لگیں۔ برتن والا بتاتا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ وہیں سے کھانے کا آغاز کرتے۔

## پانی میں ہاتھ کے ذریعے برکت داخل کرنا:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کتاب الفضائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبتوں کا ایک نقشہ یوں بھی کھینچتے ہیں۔ میں دیکھ رہا تھا کہ حجام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حجامت بنا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کھڑے تھے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ جو بال بھی گرے، کسی آدمی کے ہاتھ پر گرے۔ یعنی میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بال مبارک زمین پہ نہ گرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو مدینہ میں گھروں کے خادم اپنے برتن لے کر آجاتے۔ ان برتنوں میں پانی ہوتا تھا، جو برتن بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کیا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈال دیتے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ صبح کو بڑی سخت سردی ہوتی، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بھی اپنا ہاتھ ان برتنوں میں ڈبوتے جاتے (بحوالہ کتاب: روپے میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، صفحہ 64 مصنف: ناشر: دارالاندلس، مرکز القادسیہ چوبرجی چوک لاہور)

## ارواحِ مقدسہ سے فیض کا حصول:

زبدۃ المحدثین علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقد معنبر اور تربت مطہر کی زیارت تمام زیارتوں سے

اشرف وافضل ہے۔اس مسئلہ میں کہ ارباب صاحب دل واولیاءاورانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواحِ مقدسہ سے رسوم وبدعات کی پابندی کے بغیر (جو اہل ضلالت کا شیوہ ہے) اپنے مناسب حال فیض اٹھائیں تواس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(بحوالہ کتاب: مآثر صدیقی حصہ چہارم،ص:۱۲۸ ناشر: مکتبہ سید احمد شہیدؒ، اردو بازار لاہور)

## زم زم پینے سے مجھے علم ملا:

شیخ ابوبکر محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کسی نے امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو یہ علم کثیر کیسے حاصل ہوا؟ بولے کہ میں نے زم زم کا پانی پیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے نفع مند علم کا سوال کیا (بحوالہ کتاب: تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 150)

## استاد کی خصوصی دعا سے حافظہ قوی ہوگیا:

مولانا امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ایک دن کا واقعہ ہے کہ مولانا عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے انتہائی مغموم بیٹھے تھے' کتاب آپ کے سامنے تھی اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ آپ کے استاد حافظ محمد جمال ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اسی حالت میں دیکھ لیا۔ انہوں نے فرمایا: عبدالعزیز کیا بات ہے؟ آپ نے روتے ہوئے عرض کیا: حضرت! مجھے سبق یاد نہیں ہورہا۔تو حافظ محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آؤ میرے پاس آکر سبق یاد کرو۔ جب آپؒ نے استاد کے سامنے بیٹھ کر سبق پڑھا اور استاد نے ان کیلئے دعا کی تو قدرتِ الٰہی اور اس کے فضل سے تمام عقلی و نقلی علوم کے دروازے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کھل گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی علم وفن کی کتاب کا مطالعہ کرتے' وہ آپ کیلئے انتہائی آسان ہوجاتی (احکام فی عقائد الاسلام ورق: 150 مکتبہ فاروقیہ ملتان۔بحوالہ ماہنامہ محدث:286 / 124 مارچ 2005)(بحوالہ کتاب: نصیحتیں میرے اسلاف کی' ص: 99 مصنف: مولانا ابراہیم بشیر الحسینوی حفظہ اللہ، ناشر: سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ضلع قصور)

## مرشد کی ایک توجہ سے ہی کام بن گیا:

قارئین! درج بالا واقعے کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "فقہائے ہند" میں لکھتے ہیں کہ حافظ محمد جمال ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے باکمال بزرگ عالم دین ہوئے ہیں۔ کوٹ اڈو کی جانب بستی پرہار کے مولانا عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہاں تعلیم حاصل کرنے گئے تو کڑی محنت کے بعد بھی انہیں کچھ یاد نہیں ہوتا تھا۔ بالآخر انہوں نے روتے ہوئے استادِ محترم رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی تو انہوں نے فرمایا: تم ہمارے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرو۔ لہٰذا انہوں نے حضرت حافظ محمد جمال چشتی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے بالکل سامنے بیٹھنا شروع کر دیا۔ دوران تعلیم حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر خصوصی باطنی توجہات مبذول کیں اور تنہائیوں کی مقبول گھڑیوں میں ان کے لیے دعا فرمائی تو ان کو شرح صدر حاصل ہو گیا اور پھر اس مقام پر پہنچے، کہ صرف 32 برس کی عمر تک سینکڑوں کتب لکھ ڈالیں۔ جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، طب، روحانیت اور عملیات کے ساتھ ساتھ علمِ فلکیات (آسٹرانومی) پر بھی کئی کتب ہیں، جن پر آج تک انگریز سائنسدان بھی تحقیق کر کر کے ترقی کی راہیں طے کرتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے ہم عصر علماء ان سے حسد میں مبتلاء ہو گئے تھے کہ انہیں اتنے علوم کہاں سے حاصل ہوئے؟ مولانا رحمۃ اللہ علیہ ان کے جواب میں فرماتے کہ میرا علم وہبی ہے، اکتسابی نہیں۔ یعنی یہ تمام علوم کسی اللہ والے رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت کی برکت سے مجھے عنایت ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انہیں اڑھائی سو علوم میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ از: مرتب (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب: فقہائے ہند، جلد 6 ص 307 ناشر: کتاب سرائے، اردو بازار لاہور)

## اسی میراث کی بدولت مسلمان معزز تھے:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ تبرکات تھے، جنہیں وہ اپنے گھر میں بہت حفاظت سے رکھتے تھے۔ ان تبرکات میں ایک چمڑے کا گدا، ایک جوڑا موزے، ایک چکی، ایک قطیفہ اور ایک

ترکش تھا، جس میں چند تیر بھی موجود تھے۔ روزانہ ایک مرتبہ اس کمرے میں جاتے اور انکی زیارت کرتے۔ کبھی ایسے بھی ہوتا کہ کوئی صاحب عزت شخص آتا تو اس کو بھی اس کمرے میں لے جاتے اور ان تبرکات کی زیارت کرواتے۔ پھر فرماتے: یہ وہ میراث ہے، جس کی وجہ سے مسلمان آج دنیا بھر میں معزز ہیں۔ ایک شخص بیمار تھا، جسے شفاء نہ ہوتی تھی۔ اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قطیفہ مبارک کو تھوڑا سا دھویا اس کا پانی اس کی ناک میں ٹپکا دیا تو وہ بیمار تندرست ہو گیا۔ (بحوالہ کتاب: مدارج النبوۃ جلد 2 ص 1049)

## میرے کفن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک رکھ دینا:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لیے وصیت کی کہ ان یدفن معہ شئی کان عندہ من شعر رسول اللہ ﷺ واظفارہ وقال اذا مت فاجعلوا فی کفنی۔ جب میں مر جاؤں تو یہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن مبارک میرے پاس موجود ہیں، انہیں میرے کفن میں رکھ دینا۔
(بحوالہ: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری 133۔ طبقات ابن سعد جلد 3 ص 300)

## اولیاء اللہ کے تبرکات سے ہمیں انکار نہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے تبرکات سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ علما اسلام نے تبرکات کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک مستند تبرکات، دوم فرضی اور مصنوعی تبرکات۔ مستند تبرکات وہ ہیں، جو کسی مستند دلیل سے ثابت ہوں۔ مثلاً حجر اسود کا متبرک ہونا شرعی دلائل سے ثابت ہے اور اس کا بوسہ لینا بڑی سعادت ہے اور اس کو مس کرنا بنی آدمؑ کی خطاؤں کو جذب کر لیتا ہے۔ چنانچہ عابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بوسہ دیتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان کر سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا (بخاری و مسلم)

## جگہ جگہ سے برکت کی تلاش:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لائق فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وطیرہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ برکات حاصل کرنے کیلئے وہاں نماز پڑھتے، جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ " انه كان يصلى فى اماكن من الطريق ويقول انه راى النبى صلى الله عليه وآله وسلم يصلى فى تلك الامكنة " یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راستہ میں کئی جگہ نماز پڑھا کرتے اور فرماتے تھے کہ ان جگہوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ ایسا ہی حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ میں فلاں فلاں عذر سے جماعت میں حاضر نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاکر ایک جگہ نماز پڑھیں تو میں اس جگہ کو مسجد بنالوں اور وہاں نماز پڑھتا رہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اسی جگہ نماز پڑھتے رہے۔ اس حدیث پر علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے اور ان کے نشانوں سے اور جہاں وہ نماز پڑھیں، ان تمام جگہوں سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

(بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ص: ۴)

## پہاڑی پر نماز پڑھنا کیوں پسند تھا:

ایسا ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری شریف میں وارد ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھنے کے مقامات پر نماز پڑھی۔ چنانچہ اُس پہاڑی کے پاس بھی نماز پڑھا کرتے تھے، جو روحا کے خاتمہ پر ہے۔ اس جگہ ایک مسجد بنادی گئی ہے، مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے پیچھے بائیں جانب چھوڑ دیتے تھے اور اسکے آگے بڑھ کر خاص پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس مقام کو جانتے تھے، جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔

## سفید کفن کی بجائے حضور ﷺ کی چادر سے عشق:

ایسا ہی ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کیلئے چادر لائی اور کہا کہ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے، وہ اس غرض سے لائی تھی کہ آپ ﷺ کو پہنائے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو قبول فرمالیا۔ اس وقت آپ ﷺ کو کپڑے کی ضرورت بھی تھی ۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو وہ چادر آپ ﷺ کی ازار تھی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ یہ مجھے دے دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے دے دی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ آپ نے اچھا کام نہیں کیا۔ اسے آنحضور ﷺ نے نہایت ضرورت کی حالت میں پہنا تھا، مگر آپ نے ان سے مانگ لی۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سوال کو ردّ نہیں کرتے۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے اس لئے نہیں مانگی کہ میں اس کو پہنوں بلکہ اس غرض کیلئے لی ہے کہ یہ میرا کفن بنے گی۔ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ چادر ان کا کفن بنی (صحیح بخاری)

(بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ص: ۴)

## برکت، اکابرو اسلاف کیساتھ ہوتی ہے:

صالحین، اکابرین، علماء اسلام اور اولیاء اللہ کا زندہ موجود ہونا موجب برکات ہے۔ ان کی خدمت کرنے سے اور ان سے دعا کرواکے برکات و فیوض حاصل کرنا مشروع ہے۔ فرمایا" البرکة مع الاکابر " کہ برکت بڑے لوگوں کے ساتھ ہے۔ اسی طرح مساکین اور ضعفاء صالحین کی برکات بھی مسلم ہیں۔ حدیث میں ہے " ھل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم " کہ تم ضعفاء کی دعاؤں اور ان کی خدمات، صدقات، تحفہ تحائف وغیرہ سے مدد کئے جاتے ہو اور رزق دیئے جاتے ہو۔ چنانچہ خود رسول اللہ ﷺ فقراء مہاجرین سے استفتاح کرتے تھے۔ یعنی ان کی دعاؤں کی برکات سے جنگوں میں فتح حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سات چیزوں کا ارشاد فرمایا۔ ایک یہ کہ "امرنی بحب المساکین والانو منھم "کہ مسکینوں سے محبت رکھنا اور ان سے قریب ہو کر رہنا اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "الغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون او تنصرون بضعفائکم" (مشکوٰۃ) کہ مجھے ضعیف لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ ان کی طفیل سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے، اور تم مدد کئے جاتے ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک بھائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی پیشہ کر کے کمائی کرتا۔ پیشہ کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت کی کہ یہ تو مسجدی درویش ہو گیا ہے، کچھ کمائی نہیں کرتا، بیکار رہتا ہے۔ تب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لعلك ترزق به شاید تجھے اسی کی برکت سے رزق، اعمال صالح اور دعاؤں کی برکات اور فیوض مل رہے ہوں، کیونکہ ان کے سبب سے لوگوں کو رزق ملتا ہے اور مصائب میں مدد ملتی ہے (رواہ الترمذی)

(بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۴ جولائی ۱۹۵۲ء۔ ص:۵)

☆☆☆☆

# کون سے پانی میں برکت ہوتی ہے؟

**شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ، جامعہ الدراسات الاسلامیہ، ہربنس پورہ لاہور**

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال رائیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضو فلم یجدوا فاتی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بوضو فوضع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی ذلك الاناء یده وامر الناس ان یتوضوء وامنه فرایت المآء ینبع من تحت اصابعه حتے توضوا من عندا خرهم (متفق علیه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عصر کی نماز کے وقت دیکھا اور لوگوں نے پانی تلاش کیا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اتنے میں

تھوڑا سا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس برتن میں، جس میں پانی تھا، ہاتھ مبارک رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس سے وضو کرو۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے چشمہ کی طرح پھوٹ پڑا اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس سے وضو کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات یا بزرگوں کی کرامات کے نتیجہ میں جو پانی پیدا ہو ،اس کا استعمال کرنا عین برکت ہے۔

## وضو کے بچے ہوئے پانی سے برکت حاصل کرنا:

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعودنی وانامریض لااعقل فتوضاء وصب وضوہ علی" (متفق علیہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے جب کہ میں بیماری کی وجہ سے بے ہوش تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کرنے کے بعد جو پانی بچا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بدن پر گرا دیا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

(بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۹ جون ۱۹۵۹ء۔ ص:۹۔۱۰)

☆☆☆☆

# برکت والے ایک روپے سے 90 ہزار کا نفع

مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ ( مکتبہ دارالسلام )

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک بوڑھا شخص اپنی زندگی کے آخری ایام پورے کر رہا تھا، اس کے چار بیٹے تھے، ان میں سے ایک بیٹے نے اپنے دوسرے بھائیوں سے کہا: ہم میں سے صرف ایک بھائی والد صاحب کی خدمت پر مامور ہو جائے ،مگر

اس شرط پر کہ اسے والد کی وراثت میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ یہ تجویز نہایت عجیب تھی کہ خدمت بھی کریں اور بدلے میں کچھ حاصل بھی نہ ہو۔ لہٰذا دوسرے بھائیوں نے والد کی خدمت اسی کے سپرد کر دی اور وہ دل و جان سے ایک عرصے تک خدمت میں لگا رہا آخر کار باپ فوت ہو گیا۔ وفات کے بعد وراثت تقسیم ہوئی تو حسبِ شرط اس بیٹے کو کوئی حصہ نہ ملا۔

## جان بوجھ کر رقم لینے سے انکار:

والد کے انتقال کے کچھ ہی دنوں بعد اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے کہہ رہا تھا: فلاں جگہ جاؤ، وہاں 100 دینار دفن ہیں، نکال لو۔ اس نے خواب ہی میں پوچھا: کیا وہ دینار برکت والے ہیں؟ جواب ملا: نہیں۔ صبح ہوئی تو اس نے بیوی کو اپنا خواب سنایا۔ بیوی نے کہا: فوراً جاؤ اور سو دینار لے آؤ، تاکہ ہم ان سے اپنی ضروریات پوری کریں۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر خواب آیا کہ فلاں جگہ 50 دینار دفن ہیں، نکال لو۔ اس نے پھر پوچھا: کیا ان میں برکت ہے؟ فرمایا: نہیں۔ لہٰذا اس نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ تیسری رات پھر خواب آیا اور کہا گیا: فلاں جگہ صرف 1 دینار دفن ہے، لے آؤ۔ اس نے پوچھا: کیا اس میں میرے لیے برکت ہے؟ جواب ملا: ہاں! چنانچہ وہ صبح اٹھا اور متعلقہ جگہ سے ایک دینار نکال کر لے آیا۔

## مچھلی کے پیٹ میں خزانہ:

وہی دینار لے کر وہ بازار پہنچا، جہاں ایک شخص مچھلی بیچ رہا تھا۔ اس نے ایک دینار میں دو مچھلیاں خریدیں اور گھر لے آیا۔ جب اس کی بیوی نے مچھلیوں کو پکانے کیلئے صاف کر کے کاٹا تو ان میں سے ایک ایک موتی نکلا، جو نہایت قیمتی اور خوبصورت تھے۔ اس زمانے کا بادشاہ موتیوں کا بہت شوقین تھا۔ وہ طرح طرح کے موتی خریدتا اور اپنے میوزیم میں رکھوا دیتا۔ وہ شخص موتی لے کر جوہری کی دکان پر پہنچا تو جوہری

کہنے لگا: بھئی میرے پاس تو اس کی قیمت موجود نہیں، آپ ایسا کریں کہ بادشاہ کے پاس چلے جائیں، وہ آپ کو ان موتیوں کی پوری قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ پس جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا، تو معلوم ہوا کہ اسے بہت عرصے سے اس قسم کے موتیوں کی تلاش تھی۔ لہٰذا بادشاہ نے وہ دونوں موتی 90 ہزار دینار میں خریدے اور یوں والد کے خدمت گزار نوجوان کو دنیا میں بھی اس کے نیک عمل کا بہترین صلہ مل گیا (شعب الایمان للبیہقی، جلد 6 صفحہ 208 حدیث: 7923 بحوالہ کتاب: والدین کی اطاعت ونافرمانی کے واقعات، صفحہ 371 مصنف: مولانا عبدالمالک مجاہد، ناشر: مکتبہ دار السلام، لوئر مال سیکرٹریٹ لاہور)

☆☆☆☆

## پیٹ درد میں متبرک کپڑے سے شفاء

### (حکیم نور محمد رحمۃ اللہ علیہ، جامع مسجد محمدی اہل حدیث، کوارٹر منڈی، فیصل آباد)

امیر المجاہدین
حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ جب بیمار ہوئے تو سول ہسپتال میں داخل تھے۔ مجھے معلوم ہوا، خیریت معلوم کرنے کیلئے ہسپتال پہنچا۔ ہسپتال میں رہتے ہوئے ان کو چند ہو گئے تھے۔ کھدر کے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، جو کافی میلے ہو چکے تھے۔ میں سائیکل پر گھر آیا، اپنے دھلے ہوئے کپڑے لے گیا۔ عرض کی: حضرت یہ کپڑے بدل لیں تاکہ ان کپڑوں کو دھویا جائے۔ پہلے تو نہ مانے، مگر میرے اصرار پر کپڑے تبدیل کر لیے۔ میں ان کے دھونے والے کپڑے گھر لایا، اور انہیں سوڈا (سرف) وغیرہ میں ڈال دیا گیا یعنی بھگو دیا۔ اسی رات میری بیوی کے پیٹ میں شدید درد ہوا۔ کوئی دوائی اثر نہ کرتی تھی، اس نے مجھے بتائے بغیر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھگوئے ہوئے کپڑوں کے پانی سے ایک چلو پانی پیا تو اللہ نے شفاء دے دی۔ بعد میں میری اہلیہ نے بتایا کہ میں نے صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑوں کی میل والا

پانی پیا تھا۔ دوسرے دن میں کپڑے لے کر حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ناراضگی کا اظہار کیا، پھر فرمایا: اللہ اُس کو معاف کرے۔

## استعمال شدہ صافے سے درد کا خاتمہ:

اسی طرح ایک دفعہ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر آئے۔ کھانا وغیرہ کھایا اور بعد میں وضو کیا تو میرے صافے (سر کے کپڑے) کے ساتھ اپنا ہاتھ منہ صاف کیا تو بعد میں، میں نے یہ کپڑا بغیر دھوئے اپنے مطب میں رکھ لیا۔ جب کوئی مریض درد سر کی شکایت کرتا تو میں یہی کپڑا اس کے سر پر رکھ دیتا۔ اللہ اسے شفاء نصیب فرماتا۔ بہت دیر تک یہی عمل کرتا رہا۔ آخر کسی نے گھر میں مجھے بتائے بغیر وہ کپڑا دھو دیا۔

## بانجھ درخت کا خوب پھل دینا:

چودھری حمید اللہ کاہلوں (ساکن 89 ڈی بی یزمان ضلع بہاول پور) نے مولانا محمد امین شاہد مبلغ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کو اپنی زمین میں کھجور کا ایک درخت دکھایا اور اس کے متعلق بتایا کہ یہ درخت پھل نہیں دیتا تھا۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہاں تشریف لائے، تو ان سے دعا کی درخواست کی گئی۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پر دم کر کے اس کی جڑوں میں ڈلوا دیا۔ چودھری صاحب نے بتایا کہ اس درخت نے اسی سال پھل دیا اور خوب دیا اور اب تک دیتا ہے۔

## بنجر زمین کا شاداب ہو جانا:

انہی چودھری حمید اللہ کاہلوں نے مولانا محمد امین شاہد کو بتایا کہ اس کی زمین بنجر تھی، کوئی فصل پیدا نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فصل کی پیداوار کیلئے دعا کی درخواست کی۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حسب عادت دعا فرمائی۔ یہ گندم کی کاشت کا موسم تھا۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گندم کا بیج خود زمین میں ڈالا تو فصل ہونے لگی۔ وہ اسے صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت اور اللہ کا خاص فضل قرار دیتے ہیں اور آج تک

جامعہ تعلیم الاسلام کیلئے بڑھ چڑھ کر مالی امداد کرتے ہیں۔ان کی بھینس نے بھی صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے بعد کئی کٹیاں دیں (**بحوالہ**: یہ واقعات مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم کو خط کے ذریعے فیصل آباد سے بھیجے گئے تھے، جو انہوں نے 2013ء میں ازراہِ شفقت بندہ کو عنایت فرمائے۔از: مرتب)

## میرے کفن میں حضرت دہلوی ؒ کی چادر سی دینا:

مولانا عنایت اللہ اثری وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے فوت ہونے کے بعد میرے کفن میں وہ چادر شامل کرنا، جو میرے استاد سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے میرے سر پر اس وقت باندھی تھی، جب میں نے ان کے مدرسے میں حدیث کا علم حاصل کیا تھا۔لہٰذا میں نے ان کے کفن میں وہ چادر سی دی، کیونکہ وہ اسی مقصد کیلئے مجھے دی گئی تھی۔ جیسا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتہ مبارک سی دینا (بحوالہ کتاب: الحسر البلیغ فی حیاۃ التبلیغ ،صفحہ 14 ناشر: مکتبہ دارالحدیث، گجرات)

## حرمین کے ساتھ اپنے چہروں کو مَلیں:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ مسلمان اپنا مرکزی تعلق مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ کے ساتھ رکھیں۔ کسی بھی ابتلاء کے دور میں کسی اور طرف نہ دیکھنے لگیں۔اس لیے انہوں نے پُرزور الفاظ میں وصیت فرمائی کہ: ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم حرمین جائیں اور اپنے چہروں کو درِ بیت اللہ اور درِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مَلیں، کیونکہ ہماری سعادت اسی میں ہے اور اس سے انکار ہمارے لیے شقاوت (بدبختی) ہے (بحوالہ کتاب: الطاف القدس، صفحہ 5 مصنف: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مقدمہ: مولانا محمد موسیٰ امرتسریؒ، ناشر: مکتبہ المعارف، لاہور)

## دودھ میں برکت کا منفرد واقعہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! (ایک دور میں) میں بھوک کی وجہ سے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا، جہاں سے صحابہ کرام گزرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا: میرے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں، لیکن (انہوں نے جواب دیا) اور چلے گئے اور کچھ نہ کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا اور میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ لیکن وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہ کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کے آثار کو پہچان لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: جی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ آجاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلنے لگے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو میں نے اجازت مانگی اور مجھے اجازت مل گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو گھر سے ایک پیالے میں دودھ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ انہوں (گھر والوں) نے جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تحفہ بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کی: جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِلْحَقْ إِلَىٰ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِيْ، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ إِلَىٰ أَهْلٍ وَّلَا مَالٍ، وَلَا عَلَىٰ أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئاً، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيْهَا" اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ (راوی نے) کہا: اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں۔ وہ کسی کے

گھر میں پناہ ڈھونڈتے ہیں اور نہ مال اور نہ کسی پر ان کا کچھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس جب کوئی صدقہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ انہیں کے پاس بھیجتے تھے اور اس میں سے
خود کچھ نہ رکھتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
کو بلا لیتے اور خود بھی اس سے کھاتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے
تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری اور
میں نے سوچا کہ اس دودھ کی مقدار کتنی ہے کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو۔ میں
اس کا زیادہ حق دار تھا، تاکہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آ
گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیں گے کہ میں (یہ دودھ) ان کو دوں اور شاید اس وقت
میرے لیے کچھ نہ بچے، لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے سوا کوئی
راستہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دیا۔
آ گئے اور (گھر داخل ہونے کی) اجازت مانگی، ان کو اجازت مل گئی۔ وہ گھر میں اپنی
اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کی: جی ہاں
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خُذْ فَأَعْطِهِمْ "اسے (دودھ
کو) پکڑو اور ان کو دے دو" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پیالہ پکڑا
ایک ایک کو دینے لگا۔ جب ایک بندہ دودھ پی کر سیر ہو جاتا تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا، پھر
دوسرا شخص سیر ہو کر پیتا اور پیالہ مجھے واپس لوٹا دیتا، پھر تیسرا شخص سیر ہو کر پیتا اور پیالہ مجھے
واپس لوٹا دیتا۔ اسی طرح (سب کو پلاتا ہوا) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تک پہنچا۔ تمام لوگ
پیٹ بھر کر پی چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ پکڑا، اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ
کر مسکرائے اور فرمایا: ابوہریرہ! میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو آپ کا حکم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور تو باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اُقْعُدْ
فَاشْرَبْ) فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: (اِشْرَبْ) فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ
(اِشْرَبْ) حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ
(فَأَرِنِي) فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ "بیٹھ جاؤ اور

ے" میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اور پیو" میں نے اور پیا، پ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل فرماتے رہے اور پیو (اور میں مسلسل پیتا رہا) بالآخر میں نے کہا: نہیں، ں ذات کی قسم، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، اب مجھ میں (پینے کی) کل گنجائش نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "پھر مجھے دے دو" چنانچہ میں نے (پیالہ) پ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا ودھ پی لیا (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۵۹۷۱)

## ری کلاس نے بوتل پی، مگر ختم نہ ہوئی:

ضرت مفتی اعظم شیخ الحدیث سید محمد اکرم گیلانی نور اللہ مرقدہ جامعہ اسلامیہ وجرانوالہ میں امتحانات لینے کیلئے گئے ہوئے تھے۔ سامنے حضرت ابوہریرہ رضی لہ عنہ والی مشہور حدیث لکھی ہوئی تھی، جس میں دودھ کا ایک پیالہ اور پینے والے رے اصحاب صفہ تھے۔ اس واقعہ کے عینی شاہد جو وہاں موجود تھے اور امتحان ے رہے تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ الجامعہ شیخ راشدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ولڈ ڈرنک بھیجی اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے لو جی! آج حدیث ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم کلاس میں 12 یا 1 لڑکے تھے، سبھی نے اس بوتل کو پیا۔ آخر میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ی خوب سیر ہو کے پی۔ یوں ایک کولڈ ڈرنک کو ہم سب نے پیا اور وہ ختم نہ ہوئی۔ گلے دن پھر امتحان کے سلسلے میں ہم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ چائے کا ایک کپ بھیجا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے سبھی نے پیا اور آخر میں ضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود لیا۔

روایت: پروفیسر سید ضیاء الرحمن گیلانی حفظہ اللہ روحانی مرکز موترہ، ڈسکہ سیالکوٹ)

## رک حاصل کرنے پر کسی کو انکار نہیں:

تہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: تبرک بآثار صالحین

سے کسی کو انکار نہیں ،لیکن اسی طریق پر ہونا چاہیے، جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم
خیر القرون نے حاصل کیا ( فتاویٰ اہل حدیث ج ا ص 347 ناشر: ادارہ احیاء ال
،ڈی بلاک ،سرگودھا)

## صالحین کی برکت سے آفتوں کا دور ہونا:

شمس العلماء مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: کتاب" سراجاً منیراً"
آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے مضامین مولانا ثناء اللہ مرحوم امرتسری کی حیا
طیبہ میں ''اخبار اہل حدیث'' امرتسر میں شائع ہوتے رہے۔ قارئین کرام نے ا
بے حد پسند فرمایا۔ پھر ان کے اشتیاق مزید کی وجہ سے اسے کتابی صورت میں طبع کر
گیا۔ کاغذ کے بہ وقت میسر آنے کے سبب کل پانچ سو نسخے طبع کرائے گئے
تھوڑے ہی عرصے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئے اور بہت جلد طبع ثانی کی ضرورت محسو
ہوئی۔ اب خدا کے فضل سے اس پر نظر ثانی کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اس کتا
میں عنوان ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ میں خوشبو کے ضمن میں لکھا گیا ہے کہ ''ا
صلاحیت کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا اور بارشوں کا بو
ضرورت برسنا اور رزق اور مال میں افزائش احادیث صحیحہ مرفوعہ اور آثار صحابہ و تابع
اور دیگر بزرگان دین کے واقعات سے ثابت ہے اور یہ متواترات کی جنس سے
اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد
عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول مذکور ہے کہ" مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ " یعنی جس نے چکھا
نہیں، وہ نہیں جانتا (بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً، صفحہ 14 ناشر: جمعیت اہل حد
سیالکوٹ، سن اشاعت 1964ء)

## نسبت اتحادی کا حدیث سے ثبوت:

گزشتہ تمہید کے بعد ہم اپنے مقصد کو احادیث صحیحہ اور واردات نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثابت کرتے ہیں۔ غار حرا میں جب حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلعتِ نبوت سے نوازا گیا اور حضرت جبریل علیہ السلام روح الامین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اقراء یعنی پڑھیے! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ما انا بقاری" یعنی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین دفعہ (یکے بعد دیگرے) اپنے سینے سے لگایا اور زور سے دبایا۔ اس طرح تین بار کرنے کے بعد سورت العلق کی پانچ ابتدائی آیتیں پڑھائیں۔ عطائے نبوت پر یہ سب سے پہلے وحی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی و کتاب التفسیر) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سینے سے لگانے اور دبانے کے متعلق سورت العلق کی تفسیر میں فرماتے ہیں (ترجمہ) اس میں نکتہ یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ فرشتے کی تاثیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک میں جھنجھوڑنے اور بغل میں لینے کے ذریعے کمال کے آخری مرتبہ میں پختہ کر دی گئی۔

## توجہات مرشد کی چار اقسام:

اس کے بعد تاثیر و توجہ کے اقسام اربعہ بالتفصیل بیان کرتے ہیں کہ وہ چار ہیں۔

اول: انعکاسی۔ دوم: القائی۔ سوم: اصلاحی۔ چہارم: اتحادی

چوتھی قسم تاثیر اتحادی یہ ہے کہ شیخ (پیر حقانی) اپنی روح کو جو کہ کمال کی حامل ہے، فیض حاصل کرنے والے (مرید) کی روح کے ساتھ پوری قوت سے متحد کر دیتا ہے، تاکہ شیخ کی روح کا کمال مستفید کی روح میں منتقل ہو جائے اور یہ مرتبہ تاثیر کی اقسام میں سب سے زیادہ قوی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر دو روحوں کے اتحاد سے جو کمال شیخ کی روح میں ہے، وہ تلمیذ (مرید باصفا و شاگرد رشید) کی روح میں پہنچ جاتا ہے اور بار بار استفادہ کی حاجت نہیں رہتی اور اس قسم کی تاثیر اولیاء اللہ میں بھی گاہے بگاہے واقع ہو جاتی ہے۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس جھنجھوڑنے میں حضرت جبریل علیہ السلام کی تاثیر اتحادی تھی کہ انہوں نے اپنی لطیف روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک میں مساموں کے رستے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح

مبارک کے ساتھ متحد کر دیا اور ان کو شیر وشکر کی طرح ملا دیا اور بشریت وملکیت کے درمیان ایک ایسی عجیب حالت پیدا ہوگئی جو زبان قال میں نہیں آسکتی۔ بس اسے وہی دل سمجھ سکتا ہے جس پر وہ حالت طاری ہوتی ہے کیونکہ زبان کوائف سے نا آشنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے وجدان کے لئے دل پیدا کیا ہے نہ کہ زبان۔ اسی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ "ارشادات رحیمیہ ص ۲۲" میں فرماتے ہیں۔

"ومن لم یذق لم یدر" جس نے چکھا ہی نہیں وہ نہیں جان سکتا۔ زبان محسوسات کا مزہ چکھنے کے لئے ہے، دماغ معقولات کے سمجھنے کے لئے ہے اور وجدانیات وکوائف روحانیہ ولطائف قلبیہ کیلئے خالق اکبر نے دل پیدا کیا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ نے ہر عضو کا فعل الگ الگ رکھا ہے۔ ایک کو دوسرے کے فعل سے کوئی واسطہ نہیں" اللھم ارزقنامن حلاوۃ افضالك وافض علینا من برکاتك واشرح صدورنا ونور قلوبنا بانوارك،

(بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً صفحہ 43-45 ناشر: مکتبہ اہل حدیث، نیو سول لائن روڈ سرگودھا)

## سینے سے لگا کر فیض منتقل فرمایا:

چشمہ فیض وبرکت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ضمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ صدرہ وقال اللھم علمه الحکمة ومن طریق ابی معمر اللھم علمه الکتاب "یعنی مجھ کو (مصدر فیض وکرم) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور یہ دعا دی خداوند! اسے حکمت (سمجھ کی درستی) عطا کر اور ابو معمر کی روایت میں یوں ہے کہ اسے اپنی کتاب (قرآن مجید) کی سمجھ عطا کر۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بہت اچھے ترجمان قرآن ہیں۔

## تبرک بآثار صالحین کی چند مثالیں:

یہ احادیث اور ان جیسی دیگر احادیث ہمارے مقصد فیض صدری (یعنی سینہ بہ سینہ فیض حاصل ہونے) کو ثابت کرنے میں بالکل صاف ہیں۔ اس کے بعد ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا سینہ مبارک تو تھا ہی مصدر فیض و کرم۔ آپ ﷺ کی یہ فیض گستری تو اتنی زبردست اور مؤثر تھی کہ آپ ﷺ کا ایک ایک جزو بدن اطہر حتیٰ کہ آپ ﷺ کا بال بال بلکہ آپ ﷺ کے جسد مبارک کے عوارض و متعلقات و فضلات بھی موجب فیض برکت تھے (بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً ص 47)

## دستِ مبارک کی برکات:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو حضور ﷺ نے یمن میں قاضی مقرر کر کے بھیجنا چاہا تو انہوں نے عرض کی: حضور! میں نے یہ کام کبھی کیا نہیں۔ یعنی مجھے سابقاً اس کا تجربہ و مشق نہیں۔ حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ مبارک پر ہاتھ مارا اور دعا کی: **اللّٰھم اھد قلبہ و سدد لسانہ**" یعنی خداوند! اس کے دل کو اور اس کی زبان کو پختہ (حق ترجمان) رکھ اور ساتھ یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جب تک دوسرے فریق کی بات نہ سن لیا کرو تب تک دونوں فریق کے فیصلہ کا حکم نہ سنایا کرنا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: **فو اللہ ما شککت بعدھا فی قضاءِ اثنین**" یعنی خدا کی قسم! اس واقعہ کے بعد مجھے کبھی دو فریقوں میں فیصلہ کرنے کے متعلق شک اور تردد لاحق نہیں ہوا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کمال صحابہ میں عام طور پر مشہور و مسلم تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے۔ ''اقضانا علی'' یعنی ہم (جماعت صحابہؓ) میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے بڑے قاضی ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ میں یہ کمال آنحضرت ﷺ کے دست مبارک اور دعا کی برکت سے تھا (بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً صفحہ 49)

## یہ سب کچھ اپنے ہاتھ کی برکت دینے کیلئے تھا:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جب مشرف با اسلام ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ذی الخلصہ بت خانے کے گرانے پر مامور فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا حضور! میں گھوڑے کی پشت پر قائم نہیں رہ سکتا، یعنی میں پختہ سوار نہیں ہوں، گر پڑتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سینے پر مارا اور دعا دی اللھم ثبته واجعله هادیاً مهدیاً یعنی بار خدایا! (اسے گھوڑے پر) قائم رکھیو اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنائیو۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں۔ 'فما وقعت عن فرسی بعد'' یعنی میں اس کے بعد پھر کبھی گھوڑے سے نہیں گرا''۔ حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی شرح میں امام حاکم علیہ الرحمہ سے بتفصیل نقل کیا کہ (جب) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گھوڑے سے گرنا عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''نزدیک آؤ'' حضرت جریر رضی اللہ عنہ نزدیک ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھا اور چہرے سر اور سینے پر پھیرتے ہوئے زیر ناف تک پہنچے پھر (دوبارہ) ان کے سر پر دست مبارک رکھا اور پشت پر پھیرتے ہوئے زیر کمر تک پہنچے اور درج بالا دعا دی۔ اس کے بعد حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''فکان ذلك للتبرك بیده المبارکة'' یعنی ایسا کرنا اپنے دست مبارک کی برکت دینے کے لئے تھا۔

## پیٹ سے بلا نکلی اور بھاگ گئی:

مسند دارمی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اس بیٹے کو جنون ہے، جو اسے دن کے کھانے اور رات کے کھانے کے وقت گرفت کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سینہ کو مسح کیا یعنی اس پر اپنا دست مبارک

پھیرا اور دعا فرمائی۔ اس لڑکے نے خوب کھل کر قے کی اور اس کے پیٹ سے ایک بلا کتے کے پلے کی شکل کی نکلی اور دوڑ گئی (مشکوٰۃ ص ۵۴۳)

## اکھڑا ہوا پاؤں دوبارہ جڑ گیا:

ابوالحقیق ابورافع، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانی دشمنوں سے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور خیبر میں جا کر اسے مرکز شرارت بنا رکھا تھا۔ قبیلہ خزرج کے غیر تمندوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی سزا دہی کی اجازت مانگی اور پانچ بہادر جن کے سردار عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ تھے، روانہ ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ واپسی پر سیڑھی سے پاؤں اکھڑ گیا اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ان کے ساتھی ان کو پٹی باندھ کر اور ان کو اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ ماجرا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ابسط رجلك" یعنی اپنا پاؤں (سیدھا کر کے) پھیلاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا "فکانها لم اشتکها قط" (یعنی) پھر میں ایسا صحیح سلامت ہو گیا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی تکلیف تھی ہی نہیں (رواہ البخاری)

قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اپنی بے نظیر کتاب "شفاء" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے پانی، غلہ اور کھانے میں کثرت ہو جانے کے متعلق صحیح بخاری، صحیح مسلم، موطا امام مالک اور جامع ترمذی وغیرہ کتب حدیث سے حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں، جن کو نقل کرنے سے کئی صفحات بن جائیں گے (بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً ص ۵۰)

## لعاب کی برکت اور نحوست:

لعاب (آب دہن) ایک قسم کا فضلہ ہے، جو زبان کی جڑ کے نیچے کے دو سوراخوں

سے منہ میں آتا رہتا ہے تاکہ زبان اور منہ ہر وقت تر رہے ہر چند کہ یہ ایک فضلہ ہے لیکن نہایت کارآمد ہے اور چونکہ زبان کی جڑ سے پیدا ہوتا ہے اور پیغمبران خدا کی زبان وحی الٰہی کی ترجمان ہوتی ہے اس لئے اس میں بھی برکت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تسبیح وتہلیل وغیرہ اذکار اور تلاوت قرآن مجید اور درود شریف میں مشغول رہنے اور خطبہ وتذکیر اور خلق اللہ کو ارشاد وہدایت اور تفسیر وحدیث کی تدریس میں لگے رہنے سے بزرگان دین کے لعاب ودم میں بھی برکت پیدا ہوجاتی ہے اور ان سے بیمار لوگ شفا پاتے ہیں۔ اس کے برعکس جن لوگوں کی زبانیں جھوٹ، بیہودہ بکواس، گالی گلوچ، غیبت وبدگوئی اور دیگر منکر باتوں میں لگی رہتی ہیں، ان کے لعاب میں ایک روحانی زہر پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے باعث ضرر ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کا سانس بھی اس سے متکیف ہوجاتا ہے۔ جس طرح کسی کو مسوڑھوں میں یا منہ کے اندرونی حصے میں کوئی طبی وخلطی بیماری ہو، یا زخم کے سبب اس میں پیپ پڑگئی ہو تو اس کا لعاب دوسروں کے لئے موجبِ امراض ہوجاتا ہے بلکہ اس کا سانس بھی خطرناک ہوجاتا ہے۔ اس تمہید کو سمجھ جانے کے بعد احادیث ذیل کو مطالعہ فرمائیں۔

## آنکھوں کی تکلیف جاتی رہی:

جنگ خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دینے کے لئے یاد فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ''ھو یا رسول الله یشتکی عینیه''۔ حضور! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلوایا فبصق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عینیه آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی دونوں آنکھوں میں تھوکا۔ ''فبرء حتی کان لم یکن به وجع'' پس آپ کو عافیت ہوگئی۔ گویا کہ آپ کو کوئی تکلیف وبیماری تھی ہی نہیں (متفق علیہ)

## پنڈلی ٹھیک ہوگئی:

صحیح بخاری میں یزید بن ابی عبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع (صحابی رضی اللہ عنہ) کی پنڈلی پر ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا اے ابوسلمہ! یہ ضرب کیسی ہے؟ فرمایا یہ وہ ضرب ہے جو مجھے خیبر (کی لڑائی) کے دن لگی تھی، جس پر لوگ کہتے تھے کہ سلمہ مر گیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تین دفعہ تھوکا پھر مجھے آج تک شکایت نہیں ہوئی۔

(سراجاً منیراً ص ۵۰ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۵۲۲)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک کی برکات:

پسینہ ہضم رابع کا فضلہ ہے، جس سے رقیق مواد خارج ہوتے ہیں اور وہ بدبودار ہوتا ہے، لیکن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ بھی خوشبودار تھا۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں بخاری ومسلم کی متفق علیہ روایت سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اپنے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ علیہ کے گھر جاتے تو ان کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چمڑے کا بستر ہ بچھا دیتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر قیلولہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔ حضرت ام سلیم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو ایک شیشی میں لے لیتیں اور کسی دوسری خوشبو میں ملا کر اپنے پاس رکھتیں (اور نئی دلہن یا لڑکیوں کو بطور تحفہ دیتیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) دریافت کیا: ام سلیم (رضی اللہ عنہا) یہ کیا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا حضور! (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) ہم اسے دوسری خوشبو میں ملا دیتے ہیں تو وہ بہت عمدہ ہو جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم اس سے اپنے بچوں کیلئے برکت کی امید رکھتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اَصَبْتِ" (یعنی) ام سلیم! تو نے یہ ٹھیک کیا (متفق علیہ)

## کوئی خوشبو، پسینے کی خوشبو سے بہتر نہیں تھی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت نہایت روشن تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ کے قطرے گویا کہ موتی کے دانے تھے۔ چلنے کے وقت کچھ آگے کو جھک کر چلتے اور میں نے کوئی ریشم یا پٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ کستوری نہ عنبر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (جسد مبارک) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار سونگھی۔ (مشکوٰۃ ۵۰۸، ۵۰۹)

## برکت کے طور پر چہرے پہ ہاتھ پھیرنا:

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیشین (ظہر) کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجد سے) گھر کو نکلے تو میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی نکلا۔ سامنے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (رستہ میں) چند بچے آتے ہوئے ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بکمال شفقت ومحبت) ایک ایک کے چہرے پر دست مبارک پھیرا اور میرے چہرے پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک کسی عطار کے ڈبے سے نکالا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۹)

اسی طرح جامع ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس رستے سے چلتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کا چلنے والا پہچان لیتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رستے سے گزرے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو کی وجہ سے۔"

(مشکوٰۃ ص ۵۰۹ بحوالہ کتاب: سراجا منیرا صفحہ 55)

## برکت کا قرآن میں ثبوت:

الغرض حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا برکت تھے اور سب انبیاء علیہم السلام خدا کی وحی کے سبب ہر امر میں برکت والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اماں کی گود میں کہا "وجعلنی مبارکا اینما

کنت"۔ (یعنی) خداوند تعالیٰ نے مجھ کو صاحب برکت بنایا ہے جہاں کہیں میں ہوں (زمین پر یا آسمان پر، سفر میں یا حضر میں) اور حضرت ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) کے حق میں فرمایا: وبارکنا علیہ وعلیٰ اسحق" (صافات پ ۲۳) (یعنی) ہم نے برکت رکھی اس پر یعنی ابراہیم علیہ السلام پر اور اسحاق علیہ السلام پر بھی"۔

## صالحین کی بدولت آفتیں اور بیماریاں دور ہوتی ہیں:

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی علیہ الرحمہ آگے مزید لکھتے ہیں کہ: اہل صلاحیت کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا اور بارشوں کا بوقت ضرورت برسنا اور رزق و مال میں افزائش احادیث صحیحہ مرفوعہ اور آثار صحابہ و تابعین اور دیگر بزرگان دین کے واقعات سے ثابت ہے اور یہ متواترات کی جنس سے ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ ھذا واللہ الھادی۔

## سارا قرآن ہی بابرکت ہے:

وهذا كتاب انزلنه مبارك (انعام پ ۷) یعنی یہ برکت والی کتاب ہے، جسے ہم نے (مقام عظمت سے) نازل کیا ہے۔ الغرض یہ برکت والی کتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پاک پر اتار دی گئی۔ جیسا کہ فرمایا فانه نزله على قلبك باذن الله (بقرہ پ ۱) (یعنی) حضرت جبریل علیہ السلام تو یہ قرآن پاک کے قلب پر خدا کے حکم سے لے کر آئے ہیں (پھر ان کی دشمنی کے کیا معنی؟) نیز فرمایا۔ "نزل به الروح الامين على قلبك" (الشعراء پ ۱۹) (یعنی) (اے پیغمبر!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر اس قرآن کو الروح الامین لے کر آئے ہیں۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کا فیض:

ان آیات سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب فیوض و برکات رحمانیہ کا خزینہ اور انوار و اسرار ربانیہ کا گنجینہ ہے جس کسی کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ کی طرح اس سے اتصال و انضمام نصیب ہو گیا اس کا سینہ نور و سکینہ سے بھر گیا اور جس کسی

پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم پڑ گئی، اس کا دل خدا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چنانچہ تفسیر سراج منیر میں امام خطیب شربینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **ویز کیھم** یعنی یہ نبی امی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پاک کرتا ہے ان کو شرک اور رذیلے اخلاق اور ٹیڑھے عقائد سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تزکیہ اپنی حیات طیبہ میں ان لوگوں کی طرف نظر کرم کرنے اور ان کو علم دین کے سکھانے اور ان پر قرآن شریف کے تلاوت کرنے سے تھا۔ پس ایسا بھی ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی انسان کی طرف نظر محبت سے دیکھتے تو اللہ تعالیٰ اس کی قابلیتوں کے موافق اور ان امور کے مطابق جن کی نسبت خدا تعالیٰ نے عالم قضا وقدر میں مقرر کر رکھا ہے، فیض منتقل ہو جاتا۔

(بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً ص ۵۷)

## خاک پائے بزرگان دین کی عمدہ تفسیر:

یہ عاجز خاکپائے حضرات بزرگان دین رحمہم اللہ اجمعین (محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ) کہتا ہے کہ کثرت ذکر اور تسبیحات اور تلاوت قرآن مجید پر مواظبت کی تاکید و ترغیب قرآن مجید اور حدیث شریف میں بکثرت ہے۔ ہم اپنے قارئین کے لئے بعض مقامات مع ترجمہ اور تشریحات کے نقل کرتے ہیں، حق تعالیٰ نے سورۂ احزاب پارہ ۲۲ میں فرمایا: **یآیھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً و سبحوہ بکرۃً واصیلاً** اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ) تم خدا کو بہت بہت یاد کیا کرو اور تسبیح پڑھتے رہا کرو اس کی صبح وشام (تاکہ ان ہر دو واقعات میں تسبیح کرنے سے ان کے درمیانی اوقات یعنی باقی دن اور رات میں بھی کثرت تسبیحات کا اثر جاری وساری رہے کیونکہ خدا کے ذکر اور تسبیحات سے نور قلب اور تصفیہ وتزکیہ باطن حاصل ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: "**ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمؤمنین رحیماً**" خدا وہ

ذات ہے جو تم پر (دائماً) برکات نازل کرتا رہتا ہے اور فرشتے بھی تمہارے لئے مغفرت ورحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ (خدا تعالیٰ) تم کو (کفر وشرک اور بدعات وتوہمات اور معاصی وشبہات اور ناپاک اخلاق وعادات اور نفسانی حجابات کی) ظلمتوں سے نکال کر (ایمان واتباع سنت اور طاعات وخیرات اور کشوف ومشاہدات کی) روشنی میں لے آئے اور وہ مومنوں پر (توخصوصیت سے) مہربان ہے چنانچہ قیامت کے دن اور بھی لطف وکرم کرے گا کہ ان ذاکرین کو اس کے دربار سے سلام کا تحفہ ملے گا، جو ہر طرح کی آفت سے سلامتی کا ضامن ہوگا۔ چنانچہ اس کے بعد فرمایا: تحیتھم یوم یلقونه سلام"۔ یعنی جس دن (یہ مومن) اس کی ملاقات کریں گے تو ان کا تحفہ سلام ہوگا اور مزید برآں یہ کہ" واعدلھم اجراً کریماً"۔ (احزاب پ ۲۲) یعنی تیار کر رکھا ہے ان کیلئے اجر نہایت عزت وقدر والا"
(بحوالہ کتاب: سراجاً منیراً ص ۶۳)

## مخلوق خدا کیلئے بابرکت ہستیاں:

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ہر روز پچیس یا ستائیس دفعہ بخشش مانگتا ہے، وہ ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جن کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور اہل زمین کو ان کی برکت سے رزق ملتا ہے (بحوالہ: حصن حصین :ص ۵۴) "تحدیثاً بنعمة الله" یہ بندہ حقیر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی خدا تعالیٰ کے حسن توفیق سے سالہا سال سے عموماً ہر شب کو بوقت تہجد اس حدیث کی رو سے خاص خاص فوت شدہ اور زندہ احباب اور ان کی ازواج اور اپنے تمام اساتذہ کرام اور ان کی ازواج اور اپنے تمام اقرباء اور اپنے تمام ارادتمند مبایعین (یعنی بیعت کرنے والے مریدین) اور مخلص خدام اور محسنین ومحبین اور جن کی میں نے کبھی غیبت کی، یا جس کسی

پر ناحق ظلم کیا اور جس کسی کا میرے ذمہ حق باقی رہ گیا ہو اور مجھے خبر نہ ہو ان سب کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے بعد ستائیس دفعہ حضرت نوح علیہ السلام والا استغفار پڑھا کرتا ہوں کہ وہ بہت جامع ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے مجھے اس کی برکات سے فیض یاب کرے۔ آمین! ورنہ میں بہت بڑا گناہگار ہوں۔ سوائے اس کے فضل کے کوئی سہارا نہیں (سراجاً منیراً ص ۷۳)

## تسبیحاتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی برکات:

خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے گھر کے کام کاج سے تھک جانے کی وجہ سے کوئی خادم مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! میں تمہیں ایسا ورد نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہو؟ ہر نماز کے بعد اور جب تم رات کو بستر پر لیٹو تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۰۱) یہ عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی بھی کثیر الاشغال ہے۔ جب کبھی بہت تھک جاتا ہوں تو رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ وظیفہ پڑھتا ہوں، خدا تعالیٰ تھکان اتار دیتا ہے اور دیگر برکات تو وہی جانتا ہے جس کے ہاتھوں میں سب برکتیں ہیں۔

(بحوالہ: سراجاً منیراً ص ۹۹)

## دم کی برکت سے ناکارہ ہاتھ سلامت ہو گیا:

ایک شخص عارف باللہ حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بائیں ہاتھ میں لوٹا پکڑ اکر وضو کروانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے پکڑو۔ وہ کہنے لگا: جناب میرا دایاں ہاتھ بیکار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کیا اور ہاتھ اس کے دائیں بازو پر پھیر کر فرمایا: اب پکڑ لو۔ بیمار کو مسیحا مل گیا اور اس کا ہاتھ ہمیشہ کیلئے کارآمد ہو گیا۔ اس جگہ بے شمار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسبِ فیض کیا۔

(بحوالہ: ہفت روزہ الاسلام اہل حدیث لاہور 1979ء ص ۱۳)

## امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: 1950ء کی بات ہے کہ جمعیت اہل حدیث کا خزانہ بالکل خالی تھا۔ لفظ ''خزانہ'' تو یونہی زبانِ قلم سے نکل گیا ورنہ عملاً تو اس زمانے میں اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ مولانا محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہا اللہ کی طرف سے (جو جمعیت اہل حدیث کے صدر اور ناظم اعلیٰ تھے) حکم ہوا کہ میں صوفی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اوڈانوالہ (ضلع فیصل آباد) جاؤں اور ان سے جمعیت کے لئے پانچ سو روپے قرض لاؤں۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عابد وزاہد بزرگ تھے۔ طویل عرصے تک سرحد پار کی جماعت مجاہدین سے وابستہ رہے تھے۔ اصلاً وزیر آباد (ضلع گوجرانوالہ) کے رہنے والے تھے اور کشمیری برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ 1932ء کے لگ بھگ اوڈانوالہ (تحصیل سمندری) میں انہوں نے ایک دینی مدرسہ قائم کرلیا تھا۔ اب یہ بہت بڑی درس گاہ ''دارالعلوم تعلیم الاسلام'' کے نام سے ماموں کانجن میں قائم ہے۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کو اللہ شرف قبولیت سے نوازتا تھا۔ میرے مشفق ومہربان تھے۔ ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ء (۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ) کو فوت ہوئے۔ دارالعلوم کے احاطے میں مدفون ہیں۔

## ناظم جمعیت کی صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بے تکلفی:

بہر حال دونوں بزرگوں نے ارشاد فرمایا کہ میں صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤں اور جمعیت کے لیے پانچ سو روپے بصورت قرض لاؤں۔ اس زمانے میں پانچ سو روپے کا اطلاق بہت بڑی رقم پر ہوتا تھا اور اتنی بڑی رقم قرض کے طور پر کسی کو دینا بڑے دل گردے کا کام تھا۔ میں نے معذرت کی کہ اتنا بڑا کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ کسی اور صاحب کو بھیجئے جو صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ نہ وہ مجھے جانتے ہیں اور نہ مجھے اتنی بڑی رقم دیں گے۔ مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بے تکلفانہ مراسم تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم جاؤ، اگر صوفی کچھ

دے گا تو لے آنا، ورنہ تمہیں تو نہیں رکھ لے گا۔ ساتھ ہی پنجابی کی کہاوت بیان کر دی کہ میاں تعویذ نہیں دے گا تو تعویذ مانگنے والے کو تو پکڑ کر نہیں بٹھا لے گا۔ مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان شاء اللہ آپ کو ضرور پیسے دیں گے۔ آپ جائیے، کامیاب لوٹیں گے اور ہم آپ کے لیے دعا کریں گے۔ عرض کیا: آپ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام رقعہ لکھ دیجئے۔ فرمایا: آپ کو کون نہیں جانتا۔ آپ اخبار ''الاعتصام'' کے ایڈیٹر ہیں اور جماعت کے سب لوگ آپ سے واقف ہیں۔ آپ کا صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعارف کرانا اور رقعہ لکھ کر دینا آپ کی توہین ہے۔

## حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی زیارت:

پانچ سو روپے قرض لینے کے لیے میرا صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے کو بالکل جی نہیں چاہتا تھا، لیکن ان بزرگان عالی مقام کا حکم تھا، اس لیے مجبوراً جانا پڑا۔ دس روپے مجھے کرائے کے لیے دیئے گئے۔ رات کو اوڈانوالے پہنچ گیا۔ وہاں اپنے مخلص دوست مولانا عبدالقادر ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور آمد کا مقصد بیان کیا۔ صبح نو بجے کے قریب ہم دونوں صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سردیوں کا موسم تھا، صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دھوپ میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ ندوی صاحبؒ نے میرا ان سے تعارف کرایا تو وہ کھڑے ہو کر بغل گیر ہوئے اور میرا ماتھا چوما۔ ہمیں انہوں نے اسی چارپائی پر بٹھا لیا جس پر وہ خود بیٹھے تھے۔ ان کے حسب ارشاد ندوی صاحب پائینتی میں بیٹھ گئے اور میں سرہانے کی طرف بیٹھا۔ وہ ہم دونوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ندوی صاحبؒ نے ان سے میرے متعلق کہا کہ ان کو بزرگوں نے بھیجا ہے اور وہ آپ سے پانچ سو روپے مانگ رہے ہیں۔ نہ انہوں نے بزرگوں کا نام لیا اور نہ یہ کہا کہ پانچ سو روپے قرض مانگتے ہیں۔ صوفی صاحبؒ نے بھی وضاحت کا مطالبہ نہیں کیا۔ ان سے فرمایا: پرسوں میں نے آپ کو جو ڈھائی سو روپیہ دیا تھا، وہ ان کو دے دیں۔ باقی ڈھائی سو تین چار روز میں فلاں آدمی کے ہاتھ بھجوا دیں گے۔ پھر فوراً کہا،

میرے پاس بھی ڈھائی سوروپیہ موجود ہے۔اس طرح انہوں نے پانچ سو کی رقم پوری کر دی۔صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سفید چادر اوڑھ رکھی تھی۔باتیں کرتے ہوئے چادر کی اوٹ سے میرے کوٹ کی جیب میں کوئی شے ڈالی، جس کا ندوی صاحب کو پتا چل گیا۔ہم گھر آ کر کھانا کھانے لگے تو وہ "شے" دیکھی جو صوفی صاحب نے راز داری سے میرے کوٹ کی جیب میں ڈالی تھی۔وہ دس دس روپے کے دونوٹ تھے، جو پانچ سو کی رقم کے علاوہ خاص طور سے مجھے عطا کیے گئے تھے۔اب پانچ سوبیس روپے میری جیب میں تھے۔اس دور میں یہ ایک خطیر رقم تھی اور اسے جیب میں ڈال کر مارے خوشی کے میرا زمین پر پاؤں نہیں لگتا تھا۔چاہتا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے لاہور پہنچوں اور یہ رقم مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کروں۔

## معاملات میں پاکیزگی کی مثال:

مولانا عبدالقادر ندویؒ سے کہا، اب مجھے اجازت دیجیے۔بولے، اتنی جلدی کیا پڑی ہے، مجھے بھی تو وہیں جانا ہے۔اکٹھے چلیں گے۔چنانچہ ہم سائیکل پر ماموں کانجن پہنچے اور میں وہاں سے بذریعہ ٹرین رات کو لاہور آ گیا۔مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور پانچ سو کی رقم ان کی خدمت میں پیش کی۔پھر دس دس روپے کے دونوٹ پیش کیے اور جس انداز سے صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عنایت فرمائے تھے، وہ انداز بھی بیان کیا۔مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے جاتے وقت دس روپے کرائے کے لیے دیئے تھے، ان میں سے سات روپے خرچ ہوئے تھے تین بچ گئے تھے، وہ بھی ان کے سامنے رکھ دیئے۔مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو رکھ لیا اور فرمایا: میں نے کہا تھا نا! کہ آپ کامیاب آئیں گے۔اپنے آپ پر اعتماد کرنا چاہیے، اللہ مدد کرتا ہے۔اس رقم کی وصولی کی اطلاع انہوں نے اسی وقت گوجرانوالہ کے مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا دی۔دوسرے دن صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خط لکھ دیا۔پھر بیس روپے کے متعلق مجھے فرمایا کہ یہ روپے صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خاص طور سے آپ کو دیئے ہیں۔یہ بابرکت

روپے ہیں، انہیں سنبھال کر رکھیے اور خرچ نہ کیجئے۔ چنانچہ کئی سال وہ میرے بکس میں پڑے رہے (بحوالہ کتاب: نقوش عظمت رفتہ ص ۹۴ ناشر: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

## صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ کشف تھے:

محترم قارئین! درج بالا واقعے سے معلوم ہوا کہ امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ کشف تھے، جو انہوں نے سوال کیے بغیر ہی بزرگوں کے نام بھی معلوم کر لیے اور ان کی مطلوبہ رقم یعنی پورے پانچ سو روپے کا انتظام بھی کر دیا۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا کہ پہلے اچھی طرح تحقیق کرتے کہ آپ کو کس نے بھیجا؟ کتنے روپے کا مطالبہ کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن حدیث میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مفہوم ہے کہ مومن کی فراست سے بچو، کیونکہ وہ اللہ جل شانہٗ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح اس واقعے سے دوسری بات یہ واضح ہوئی کہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے صدر اول حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی برکت کے قائل تھے، اسی لیے تو انہوں نے مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کو تاکید فرمائی تھی کہ ان روپوں کو سنبھال کر رکھئے گا (از: مرتب)

## اسمِ اعظم کی برکت سے دعا کی قبولیت:

حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ خلق قرآن کی پاداش میں کوڑے لگائے جا رہے تھے تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ازار بند ٹوٹ گیا۔ قریب تھا کہ پاجامہ نیچے گر کر آپ رحمۃ اللہ علیہ ننگے ہو جائیں لیکن ہم نے دیکھا کہ آسمان کی طرف منہ کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میں تیرے اس باعظمت نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، جس کی برکت سے عرش بھرا ہوا ہے کہ اگر میں حق پر ہوں تو مجھے لوگوں کے سامنے ننگا نہ کر"۔ پس ہمارے دیکھتے ہی پاجامہ اپنی جگہ مضبوط ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب: حکومت اور علماء ربانی ص 55 مصنف: حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

## صالحین سے دعائے برکت کروانے کا معمول:

جب خلیفہ واثق مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے متوکل باللہ جیسے محب سنت اور حامی دین کو خلیفہ بنا دیا تو سب سے پہلے متوکل نے جو کام کیا وہ یہی تھا کہ پیدل جیل خانہ میں پہنچا اور امام السنہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سلام مسنون عرض کرنے کے بعد اپنے ہاتھ سے ان کی بیڑیاں کھولیں اور شاہی لباس امام صاحب کو زیب تن کرا کر اپنے گھر میں دعائے برکت فرمانے کے لئے درخواست کی۔ جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصر شاہی میں تشریف فرما ہوئے تو متوکل باللہ نے انتہائی خوشی سے اپنی والدہ سے باآواز بلند کہا: اے اماں جان! آج ہم سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے کہ امام السنہؒ کی تشریف آوری سے ہمارا گھر بقعۂ نور ہو گیا ہے (بحوالہ کتاب: حکومت اور علماء ربانی ص ۵۶ مصنف: حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ)

## قبر کی مٹی سے تبرک حاصل کرنا:

مولانا حکیم محمد اشرف سندھو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ کرامت زندہ شہادت ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جب سپرد خاک کیا گیا تو ایک مدت تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد انور سے کستوری سے زیادہ خوشبو اٹھتی رہی۔ دور دراز سے سفر کر کے مشتاقین یہ ماجرا دیکھنے اور دماغ کو معطر کرنے کی غرض سے آتے رہے، بلکہ لوگ اس مقدس خاک کو اٹھا کر لے جانے لگے، حتیٰ کہ حکومت کی طرف سے اس پر لکڑی کا تابوت بنوا دیا گیا۔

(بحوالہ کتاب: نتائج التقلید ص ۱۸۵ شائع کردہ: سکول بک ڈپو، گوجرانوالہ)

## تھوڑے وقت میں مکمل قرآن ختم کرنا:

مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مولانا عبدالحئی بڑھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے اوقات میں برکت عطا فرما

دیتا ہے۔ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتے ہیں۔ پھر فرمایا میں اور مولانا اسماعیل (شہید رحمۃ اللہ علیہ) عصر سے مغرب تک پورا قرآن ختم کر لیتے ہیں بلکہ مولانا اسماعیل شہید (رحمۃ اللہ علیہ) نے تو عملاً اس کا مظاہرہ کیا اور گومتی کے پل پر ہزاروں کے مجمع میں عصر سے مغرب تک قرآن ختم کرلیا (بحوالہ کتاب: سِرِ دلبراں صفحہ نمبر 54 ناشر: مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ)

## اکتالیس مرتبہ قرآن ختم کرنے کا معمول:

جامعہ ابن حنبلؒ کے شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: دارالحدیث راجووال میں ختمِ بخاری 20 دسمبر 1996ء کے درس میں مولانا محمد یوسف راجوالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ راجووال تشریف لائے۔ نماز فجر کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے چار گھنٹے درس ارشاد فرمایا، جس میں یہ بھی بتایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک کے مہینہ میں اکتالیس بار قرآن پڑھ لیتے تھے۔ کچھ نمازِ تراویح میں، کچھ نفلی قیام میں، کچھ معمول کی تلاوت میں اور کچھ عام سنانے میں۔ یہ جو عام مسئلہ مشہور ہے کہ تین دنوں سے کم قرآن ختم نہیں کرنا چاہئے یہ حکم صرف قیام اللیل کے متعلق ہے۔ مطلق نہیں (بحوالہ کتاب: نصیحتیں میرے اسلاف کی' ص: 91 ناشر: سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ضلع قصور)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے برکت کی دعا:

محدثِ شہیر امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب میں قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لعاب مبارک لی اور میری زبان، ہونٹوں اور منہ پر مل دی۔ پھر فرمایا "مش بارك الله فيك" جا! اللہ تعالیٰ

تجھے برکت عطا کرے۔ چنانچہ اس کے بعد میرے حافظے کا یہ عالم تھا کہ جس کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیتا وہ ازبر ہوجاتی (بحوالہ کتاب: بخشش کی راہیں ص 450 ناشر: جامعہ ابی بکرالاسلامیہ، گلشن اقبال کراچی نمبر ۴۷)

## درود شریف کی برکت سے چہرہ سفید ہوگیا:

مولانا محمد شریف الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آؤ میں آپ کو بتاؤں کہ درود کے کیا فوائد ہیں۔ امام ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا: وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور پڑھ رہا تھا "اللھم صل علی محمد"۔ جب وہ طواف سے فارغ ہوا، تب بھی یہی پڑھتا رہا، حتیٰ کہ ہر وقت اور ہر جگہ صرف درود شریف ہی پڑھتا جا رہا تھا۔ میں نے اس کو پوچھا: اے بھائی! کوئی بندہ کوئی دعا کر رہا ہے کوئی کوئی دعا کر رہا ہے اور تو درود ہی پڑھتا جا رہا ہے تو کون ہے؟ اپنا تعارف تو کروا۔ اس نے پوچھا: مجھے سوال پوچھنے والے آپ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ لوگ مجھے سفیان ثوری (علیہ الرحمہ) کہتے ہیں (وہ بندہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو جانتا تھا، کیونکہ آپ اللہ کے بہت بڑے ولی تھے) لہٰذا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو کہنے لگا: سنو! میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود کیوں پڑھ رہا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک سفر میں تھا۔ میرا باپ میرے ساتھ تھا، دورانِ سفر میرا باپ بیمار ہوگیا تو میں نے اس کا سر اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ زندگی نے وفا نہ کی اور میرا باپ فوت ہوگیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میرے باپ کا منہ سیاہ ہوگیا ہے۔ میں نے باپ کے چہرے پر کپڑا ڈال دیا اور رونے لگ پڑا کہ اس اجنبی شہر میں اور ایسی حالت میں کون میرے باپ کے جنازے میں شامل ہوگا؟ روتے روتے آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا خوبصورت آدمی ہے میں نے کبھی اس جیسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا تھا، اسکے کپڑے بھی بڑے خوبصورت تھے۔ میں نے آج تک اس طرح کا سوہنا بھی نہیں دیکھا اور اس طرح کا

لباس بھی نہیں دیکھا۔ وہ آدمی جو خوبصورت چہرے اور اعلیٰ لباس والا تھا، اس نے میرے باپ کے چہرے پر آ کر ہاتھ پھیرا تو میرے باپ کا چہرہ اس طرح چمکا جیسے آسمان کا چاند چمکتا ہے۔ میں نے کہا: اے میرے محسن! تم کون ہو؟ اپنا تعارف تو کرواؤ۔ میں تو بڑا پریشان تھا کہ میرے بابا کا چہرہ سیاہ کیوں ہو گیا ہے؟ اس خوبصورت شخص نے فرمایا: تو مجھے نہیں جانتا؟ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بن عبداللہ ہوں۔ میں اللہ کا سچا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں" پھر فرمایا کہ تیرے باپ سے کچھ غلطیاں اور گناہ سرزد ہو جاتے تھے لیکن تیرا باپ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا رہتا تھا، اسی درود کی برکت سے اللہ نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں (بحوالہ کتاب: خطباتِ الٰہ آبادی، صفحہ 247 ناشر: مکتبہ رحمانیہ، عثمان والا ضلع قصور)

## مصافحے سے بھی برکت ملتی ہے:

مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد شیخ الحدیث مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک مقام پر اژدہام کثیر ہے۔ لوگ بہ کثرت چلے جا رہے ہیں۔ کسی نے کہا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شرف مصافحہ حاصل کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اژدہام سے باہر نکلا تو میں نے پوچھا: کیا تم نے شرف مصافحہ حاصل کر لیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا مہربانی سے وہ اپنا ہاتھ مجھے دے دو میں بھی مشرف ہو جاؤں اور برکت حاصل کر لوں۔ اس نے ہمت دلائی اور کہا کہ واسطے کی کیا ضرورت ہے؟ تم خود ہمت کر کے آگے بڑھو اور دل میں کچھ بھی ہراس نہ لاؤ، بلا واسطہ شرف مصافحہ حاصل کرو۔ چنانچہ اس کے ہمت دلانے پر میں آگے بڑھا اور جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بلا واسطہ مصافحہ اور برکت حاصل کی۔ اس پر میں نے اس شخص کا جس نے ہمت دلائی تھی شکریہ ادا کیا اور مجھے نہایت مسرت حاصل ہوئی۔ بیدار ہوا تو وہی مسرت، وہی سماں دل میں باقی تھا (بحوالہ کتاب: گلستان حدیث ص 132 مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور)

## جنات کا عطا کردہ بابرکت تعویذ:

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بات جو میں نے بعض لکھوی اور غیر لکھوی حضرات سے سنی، وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ سردیوں کا موسم تھا۔ آدھی رات کے وقت حافظ بارک اللہ لکھوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گاؤں موضع ''لکھوکے'' میں حسبِ معمول نماز تہجد کیلئے مسجد میں گئے۔ اندر داخل ہوئے تو اندھیرے میں ایک شخص کو ان کے پاؤں کی ٹھوکر لگی۔ وہ شخص غصے سے اٹھا اور کہا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ میں یہاں لیٹا ہوا ہوں؟ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت نرمی سے فرمایا: معاف کیجئے اندھیرے میں کچھ پتا نہیں چلا۔ وہ شخص اٹھا اور ان کا بازو پکڑ کر کہا: میرے ساتھ باہر چلو۔ وہ انہیں نہر کے کنارے لے گیا اور بولا وہ سامنے دیکھو کیا ہے؟ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ جھگیاں سی ہیں جن میں بہت سے عجیب وغریب شکل وشباہت کے لوگ بیٹھے ہیں۔ اس شخص نے کہا یہ جنات ہیں اور میں ان کا سردار ہوں۔ آج کل میں ہم لوگ یہاں سے چلے جائیں گے۔ پھر اس نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی چند آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احادیث مبارکہ کے کچھ الفاظ بتائے کہ یہ چیزیں لکھ کر اور پڑھ کر آپ اگر ان لوگوں کو دیں گے، جنہیں جنات کی شکایت ہو، یا وہ اولاد سے محروم ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں شفاء بخشے گا اور ان کی جائز تمنائیں پوری فرمائے گا۔ یہ سلسلہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سات پشتوں تک چلے گا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ ان کے اخلاف میں سے مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کے تعویذات سے اللہ تعالیٰ شفاء بخشتا ہے۔ حافظ بارک اللہ لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کے بیٹے مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے بیٹے مولانا محمد علی لکھوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے فرزندان گرامی ہوئے مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ۔ چھٹی پشت میں مولانا محی الدین لکھوی اور مولانا معین الدین لکھوی رحمہم اللہ کی اولاد کا سلسلہ چلتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: گزر گئی گزران، صفحہ 359 ناشر: مکتبہ نشریات 40 اردو بازار لاہور)

## درویشوں کی رقم بابرکت ہوتی ہے:

مولانا محمد اسحاق بھٹی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہم اللہ نے ایک کام کے سلسلے میں مجھے صوفی عبداللہ مرحوم و مغفور کے پاس اوڈاں والا بھیجا۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ازراہ کرم دس دس روپے کے دو نوٹ عطا فرمائے۔ میں نے واپس آکر اس کا ذکر مولانا غزنویؒ سے کیا تو فرمایا یہ نوٹ آپ خرچ نہ کریں۔ اپنے بکس وغیرہ میں رکھیں، جہاں اپنے پیسے رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ان میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا فرمائیں گے (بحوالہ کتاب: گزر گئی گزران ص 363 ناشر: مکتبہ نشریات 40 اردو بازار لاہور)

☆☆☆☆

# مسائل کے حل میں صحیح بخاری کی برکات

مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بخاری شریف کے پڑھنے سے قحط سالیوں سے نجات ملتی ہے اور استسقاء میں اس کے ختم کی برکت سے بارش کا نزول ہوتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: ارشاد الساری ج ۱ ص ۲۹، البدایہ والنہایہ ج ۱۱ ص ۲۴)

## حل مشکلات کے لیے آزمودہ:

علامہ قیراطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح بخاری کے ختم کرنے سے موانع و مشکلات دور ہو جاتے ہیں اور نزول حوادث پر صحیح بخاری کا پڑھنا ایک مجرب دافع ثابت ہوا ہے۔

(بحوالہ کتاب: ارشاد الساری ج ۱ ص ۲۹)

## ہر جائز مقصد میں مجرب عمل:

محدث میر جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد شیخ اصیل الدین رحمۃ اللہ علیہ سے راوی ہیں کہ میں نے صحیح بخاری کو مختلف ایک سو بیس مقاصد کے لئے ایک سو بیس مرتبہ ختم کیا اور ہر مرتبہ

جس مقصد کے لئے پڑھا، وہ مقصد حاصل ہو کر رہا۔ کبھی اپنے لئے پڑھا، کبھی دوسروں کے لئے پڑھا۔ مگر ہر دفعہ جس مقصد کیلئے بھی پڑھی، وہ مقصد حاصل ہو کر رہا۔
(بحوالہ کتاب: اتحاف النبلاء ص ۱۰۴)

## مصیبتوں کو ختم کرنے میں مجرب:

نواب صدیق الحسن رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بخاری شریف کا ختم کرنا مصیبتوں کے دور کرنے میں مجرب ہے، خواہ خود ختم کرے یا کسی دوسرے سے کرائے (بحوالہ کتاب: الداء والدواء ص ۹۴ ناشر: مشتاق بک کارنر، اردو بازار لاہور) سیدنا سندنا ومرشدنا الشیخ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "تحفۃ الاحوذی" میں ختم صحیح بخاری کی ان برکات، دفع مصائب، ردّ بلا وغیرہ کا اعتراف فرمایا ہے۔
اسی طرح استاذ المتاخرین فخر المحدثین شیخنا حضرت مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (پرتاب گڑھی) کا عمل ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ مختلف حادثات و معاملات کے لئے خود بھی ختم بخاری فرماتے ہیں اور ہم جیسے ناچیز تلامذہ کے ذریعہ پاروں کو تقسیم فرما کر بھی ختم کراتے۔ متعدد واقعات کا مجھے خود ذاتی طور پر بھی علم ہے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب کون سی ہے؟

صحیح بخاری کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں بہت خاص بلندی حاصل ہے۔ کتب حدیث میں سے صرف صحیح بخاری کے ساتھ اس رؤیا صالحہ کا تعلق دکھایا گیا ہے اور محدث ابوزید رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خواب ہی میں فرمایا گیا تھا کہ تم میری کتاب کب پڑھاؤ گے؟ انہوں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کون سی کتاب ہے؟ فرمایا محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب یعنی صحیح بخاری (مقدمہ فتح الباری وتہذیب الاسماء للنووی وحجۃ اللہ البالغہ)
اس قسم کے واقعات سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری کو سب سے زیادہ محبوب رکھا ہے۔ اب اس کی برکات خاصہ وثمرات صالحہ میں ادنیٰ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی برکات سے مستفید کرے اور اپنی رحمتوں

سے دارین میں سرخرو و سرفراز فرمائے۔
(بحوالہ کتاب: نصرۃ الباری ص ۲۰۳ ناشر: ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ)

## بزرگوں کے تبرک کی حفاظت:

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ استاذ المحدثین حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بچوں سے بے حد شفقت کا اظہار فرماتے تھے۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف: عون المعبود شرح سنن ابی داؤد) کا شمار حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں ہوتا تھا۔ وہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے چار مہینے قبل اپنے چھوٹے بیٹے حافظ ایوب کو لے کر دہلی گئے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے لیے دعا کی درخواست کی۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ پھر قرآن سنانے کو کہا۔ باوجود کہ اس وقت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بہت ثقل سماع ہو گیا تھا، لیکن ہونٹوں کی حرکت سے غلط اور صحیح کا اندازہ کر کے برابر لقمہ دیتے جاتے تھے۔ اس کے بعد اس بچے کو ایک روپیہ انعام دیا جو طویل عرصے تک برکت کے طور پر مولانا شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں محفوظ رہا۔
(بحوالہ کتاب: دبستان حدیث ص ۳۷ ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور)

## برکت والی لذیذ کھچڑی:

امیر جمعیت اہل حدیث شاہ محمد شریف گھڑیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قصبہ گھڑیالا مولانا عبد العظیم انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں ''بلہر'' سے بجانب جنوب سات میل کے فاصلے پر تھا۔ ان کے والد اور اس گاؤں کے بہت سے حضرات عام طور سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے وہاں جاتے اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ انصاری صاحب اپنے والد محترم کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ تین چار دوستوں کے ساتھ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

نماز مغرب کا وقت تھا اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی تو فوراً گھر تشریف لے گئے۔ چند منٹ بعد دیکھا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک کنالی سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور اس پر پگڑی کا پلو رکھا ہے۔ آتے ہی مسجد میں کنالی مہمانوں کے سامنے رکھ دی اور فرمایا: کھاؤ۔ کنالی کھچڑی سے بھری ہوئی تھی۔ کھچڑی مہمانوں نے بھی کھائی اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کھائی۔ پھر بھی کافی بچ گئی۔ انصاری صاحب اپنے والد مرحوم کا قول بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے: ہم نے زندگی میں متعدد مقامات پر اچھے سے اچھا کھانا کھایا، لیکن وہ کھچڑی کبھی نہیں بھولی، جو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کھلائی تھی۔ جو مزہ اس کھچڑی میں تھا اور کسی کھانے میں نہیں تھا (بحوالہ کتاب: کاروان سلف ص ۵۱ مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: مکتبہ اسلامیہ، بھوانہ بازار فیصل آباد)

## بزرگوں سے دعا کرانا باعث برکت:

مولانا محمد الیاس اثری حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحابِ پیغمبر رضی اللہ عنہم زندگی ہی میں دعا کراتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی صالح، بزرگ اور دیندار شخص سے دعا کرانا چاہے تو بلا شک وشبہ جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور اگر کوئی اختلاف کرے بھی تو کیوں کر؟ اس عمل کی تائید میں احادیث کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

(بحوالہ کتاب: التوسل، ناشر: جامع مسجد اہل حدیث محدث گوندلویؒ، قبرستان روڈ گوجرانوالہ)

## عارف باللہ ہستی کے لباس کی تاثیر:

امام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: زمانے کے علماء وفضلاء حضرتِ والد مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حیران تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ صرف دیکھنے کے ساتھ اور بعض صحبت اور مجلس کے ساتھ صاحبِ حالات و واردات ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لباس سے شاگردوں کو فائدہ ہونے لگا، چنانچہ ایک طالب علم کو

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوستین اٹھانے سے وجد آ گیا۔ اسی سبب سے وہ "پوستین کے مرید" مشہور ہو گئے (بحوالہ کتاب: سوانح الشیخ عبداللہ غزنویؒ، مصنف: بدرالزماں مولانا محمد شفیع نیپالی۔ ناشر: ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ)

## محدث کے منہ سے شربت جاری ہونا:

حضرت عارف باللہ مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا: حضرت الشیخ سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے منہ مبارک سے شربتِ شیریں کا چشمہ جاری ہے اور وہ شربت میرے دونوں ہاتھوں کے چلو میں پڑ رہا ہے اور میں پی رہا ہوں۔ اس کی تعبیر میں مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ اتفاقاً میرے فرزند عبدالجبار حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علم حدیث کی تحصیل شروع کی، جس سے خواب کی تعبیر عملی رنگ میں یوں ظاہر ہوئی کہ: چشمہ شیریں علم حدیث ہے، جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے منہ مبارک سے جاری ہے اور میرے بیٹے کا ان سے حدیث پڑھنا میرا پینا ہے کیونکہ میرا بیٹا میرے بدن کا جزو ہے۔ ان شاء اللہ میری باقیات صالحات کا سبب ہوگا (بحوالہ کتاب: سوانح الشیخ عبداللہ غزنویؒ ص ۹۳)

## ولی کی برکات منتقل ہونا:

مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (قلعہ میہاں سنگھ) کی ولادت میں بھی ایک بزرگ کا عجیب قصہ اور کرامت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ میاں محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن پیروکوٹ ضلع گوجرانوالہ اپنے وقت میں مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اس وقت کے صوفیاء ان کو ابدال کہتے تھے۔ ان سے بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں۔ ان میں سے ایک یہ کرامت بھی ہے۔ میاں محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نجاری پیشہ کرتے تھے اور مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولوی رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی بنے ہوئے تھے۔ دوسرے روز بلاناغہ ان کے ہاں آتے رہتے۔ میاں محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایک روز مولوی رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: بھائی رحیم بخش! میں نے آپ کو اپنا تمام فیض عطا کیا اور میرے فیض کا نمونہ آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کا نام غلام رسول رکھنا۔ ان شاء اللہ وہ بچہ سرچشمہ ہدایت ہوگا۔ اس سے لوگوں کو بہت فیض ملے گا۔ وہ عالم باعمل، صوفی باکمال اور متبع سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔ مقتدائے خلقت ہوگا اور خلق خدا تا قیامت اس کی ثناء گو رہے گی۔ لہٰذا مولانا غلام رسول صاحب مرحوم کی والدہ صاحبہؒ نے آپ کی پیدائش سے پیشتر خواب دیکھا کہ ان کی گود میں چودھویں رات کا چاند ہے اور اس کی روشنی مشرق سے مغرب تک ہے اور وہ چاند گود میں ہی بڑھتا جاتا ہے۔ معبروں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ لڑکا باکمال اور بہمہ صفت موصوف ہوگا۔ آخر اسلام کا نصیبہ جاگا اور مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا شیرِ اسلام اس خواب کے پورے دو ماہ بعد پیدا ہوا (بحوالہ کتاب: سوانح حیات حضرت العلام مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۶ مصنف: حضرت مولانا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ناشر: فضل بک ڈپو، اردو بازار، گوجرانوالہ)

## سینے پر ہاتھ پھیرنے سے حافظہ بڑھ گیا:

حضرت حافظ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دوست جناب کاکا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چند روز کے بعد کوٹ بھوانیداس تشریف فرما ہوئے۔ آتے ہی مولانا غلام رسول صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ گلے لگا کر فرمایا: اگر تمہارا دل اپنے دادا حافظ نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کو چاہے، تو یہ دو تین حروف پڑھ کے ملاقات کر لیا کرو اور جو دل چاہے ان سے تعلیم حاصل کر لیا کرو۔ یہ کام میری موجودگی میں کر لو۔ شاید میری غیر حاضری میں تم نہ کر سکو۔ رات گزرنے کے بعد مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کاکا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: کیوں بھائی تم نے میرے کہنے پر عمل کیا؟ مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: جناب مجھے وہ حرف ہی بھول گئے ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہنس کر فرمایا: حافظہ ندارد!!! میرے پاس آؤ، تم میرے پوتے ہو

اور تمہارے متعلق مجھے ان کی خاص وصیت ہے۔ جب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قریب
ہوئے تو کاکا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: برخوردار کہو
"اللھم بارك لی فی علمی و عملی رب زدنی علما" مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا
کرتے تھے کہ اس روز سے (جس دن سے کاکا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سینے
پر ہاتھ رکھ کر مجھے دعا پڑھائی تھی) اگر میں نے سوصفحہ کی کتاب مطالعہ کی، اگر چہ حرف
بہ حرف یاد نہیں رہی لیکن مضمون از سرتا پا یاد ہو گیا۔ اس کے بعد مضمون کتاب جو میری
نظر سے گزرتا ہے، میرے تصور میں ہی رہتا ہے (بحوالہ کتاب: سوانح حیات حضرت
العلام مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 31 ناشر: فضل بک ڈپو، گوجرانوالہ)

## حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت برکت:

مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد سید میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوٹھہ شریف میں
ابھی دو روز ہی ٹھہرے ہوں گے کہ صاحبزادہ محمد اعظم کابلی المعروف بہ حضرت عبداللہ
الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ کوٹھہ میں تشریف آور ہوئے۔ جب آپؒ کی حضرت سید میر
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے آنکھیں چار ہوئیں تو محبت نے ایسا جوش دیا اور ایسا بے خود ہو کر ان
پر گرے، جیسے پانی پر پیاسا، یا معشوق پر عاشق مہجور یا شمع پر پروانہ۔ حضرت صاحب
کوٹھہ والا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپؒ کی عزت کی اور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حضرت عبداللہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت صاحب کوٹھہ والا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ مولانا غلام
رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محض اس سلسلہ
(نقشبندیہ) میں داخل ہونے کے واسطے بیعت کی ہے، ورنہ ان کو بیعت کی ضرورت
نہ تھی۔ ایک روز دونوں حضرات (مولانا غلام رسول صاحب قلعوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت
عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت صاحب کوٹھہ والا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے کہ
حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا
کہ تیرے اور عبداللہ کے درمیان اخوت کا عجیب طرح کا نور آتا جاتا ہے۔ تم دونوں کو

دیکھ کر مجھے بڑا نفع حاصل ہوتا ہے۔خداوند کریم تم دونوں کی محبت میں ترقی دے۔
(بحوالہ کتاب: سوانح مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۲ ناشر: فضل بک ڈپو، اردو بازار، لاہور)

## ولی کی طرف سے سلام کہنے کی برکت:

ایک دفعہ صدر الدین اور سرفراز کمبوہ بمع حافظ غلام محمد صاحب، مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری زمین کا بہت سا حصہ دریا نے لے لیا ہے اور قریب ہے کہ ہماری تمام زمین دریا برد ہو جائے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ تینوں حضرات دو دن قلعہ میہاں سنگھ میں رہے۔ بوقتِ رخصت مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر آواز بلند کہنا۔ یاملائکۃ اللہ السلام علیکم من غلام رسول قلعہ والا اور سورۂ یٰسین تین دن پڑھنا۔ تینوں حضرات کا بیان ہے کہ جب ہم نے دریا کے کنارے کھڑے ہو کر حسبِ فرمان مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلام پہنچایا تو ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دریا ہٹنا شروع ہو گیا اور طغیانی بالکل جاتی رہی۔ ہم حیرانی سے دیکھتے رہے۔ دریا کا یک لخت ہٹنا بڑا تعجب خیز امر تھا۔ مسلسل تین دن سورۃ یٰسین پڑھنے سے دریا اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور آپؒ کی برکت تھی۔
(بحوالہ: سوانح مولانا غلام رسولؒ ص ۱۱۵ ناشر: فضل بک ڈپو، اردو بازار، لاہور)

## مجذوب کی اُلٹی بھی سیدھی:

فیروزوالا کے ایک شخص محمد بوٹا نے بیان کیا کہ جب مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیروزوالا میں تشریف لائے۔ اس وقت چیت کا مہینہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گھوڑی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو چرنے کے واسطے میرے کنویں کے قریب ہی چھوڑ دیا۔ کنوئیں کے نزدیک ایک ایکڑ موٹی گندم نئی آبپاشی کی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گھوڑی سیدھی اسی کھیت میں چلی آئی۔ میں اور میرا بیٹا دونوں دیکھ رہے تھے۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجذوب کا قصہ سنایا کہ ایک مجذوب لوگوں کے

لاغر گدھے جمع کر کے لوگوں کے کھیتوں میں چراتا پھرتا تھا۔ جتنے پاؤں ان گدھوں کے کسی زمیندار کے کھیتوں میں لگتے، اتنے ہی من غلہ اس زمیندار کا ہوتا۔ اگر کوئی منع کرتا تو اس کی زراعت اچھی نہ ہوتی۔ ایک سال میں ہی لوگوں پر اس مجذوب کا افشائے راز ہو گیا، پھر کوئی منع نہ کرتا، بلکہ لوگ خود کہہ کر گدھے اپنے کھیتوں میں چرواتے۔ محمد بوٹا نے کہا کہ حضرت! آپ کی گھوڑی سیدھی میری گندم میں خوشہ جات کھاتی چلی آئی ہے۔ میں بھی اس کے قدم گن لیتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا تیری مرضی۔ اگر خدا کو میری عزت رکھنی منظور ہوگئی تو رکھ لے گا۔ میں نے قدم گنے تو 84 تھے۔ کچھ عرصے بعد جب گندم کاٹی اور دانے نکالے تو پوری 84 من گندم ہوئی۔

## صاحب نسبت کی توجہ میں برکت ہوتی ہے:

اسی موقع پر موضع فیروز والا کے ایک زمیندار نے آ کر عرض کیا کہ حضرت میری چچی بیوہ اور بڑی مالدار ہے۔ میں غریب ہوں۔ میں نے اس کو نکاح کے واسطے کہا، مگر وہ مجھ سے سخت کلامی سے پیش آئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم جا کر اپنی چچی کو میری زبانی کہو کہ مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ آج رات کو میری روٹی تم پکاؤ۔ وہ زمیندار چلا گیا اور اس بی بی کو جا کر مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام سنا دیا۔ اس نے بڑی خوشی سے مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی اور اسی شخص کو ہی دعوت پکوانے اور کھلانے پر مقرر کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کھانا تناول فرما چکے تو اس بیوہ نے کہا: حضرت! میرا اس شخص سے نکاح کر دیں۔ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں کی برکت سے ہمارے ہاں کوئی فرزند پیدا ہو جائے۔ لہٰذا نکاح کے بعد اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے (بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعوی ص ۱۲۵)

## بابرکت کپڑے کی کرامت:

میاں عبدالعزیز سکنہ کوٹ بھوانی داس مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور فیض یافتہ مرید تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک ترکھان آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور عرض

کیا کہ میں سکھوں کا مزارع ہوں۔ چار من غلہ گندم ٹھیکہ دینا ہے۔ لیکن جو غلہ برآمد ہوا ہے وہ بمشکل ڈیڑھ دو من کے قریب ہوگا۔ سکھ بڑے زبردست ہیں۔ مجھے بے عزت کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا فرمادیں کہ کسی طرح میری خلاصی ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اتفاق سے اس وقت غسل کر رہے تھے۔ اپنا کپڑا انہانے کا صاف کر کے اس کو دیا اور فرمایا: اس کو غلہ پر ڈال کر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر ماپنا شروع کرو، میں بھی آتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لے جانے تک گیارہ من ماپے جا چکے تھے۔ جاتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کپڑا گندم کے ڈھیر سے اٹھالیا۔ دیکھا تو گندم اتنی کی اتنی کپڑے کے نیچے باقی پڑی ہوئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ترکھان سے خفا ہوئے اور فرمایا: معاملہ پورا کرنے کے بعد اپنے گزارہ کے لیے ماپ لیتے، اتنا لالچ اچھا نہیں۔

(بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۴)

## دیکھتے ہی کنویں کا پانی بڑھ گیا:

موضع پپنا کھ جو قلعہ میہاں سنگھ سے تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں کے زمیندار نے مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: مولوی صاحب! ہم نے ایک کنواں لگوایا تھا۔ جس پر روپیہ بہت خرچ ہوا تھا۔ اب وہ کنواں شکستہ ہو گیا ہے۔ میں پہلے ہی بہت مقروض ہو چکا ہوں، دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور کنوئیں پر جاتے ہی فرمایا: چودھری! کنوئیں کو دیکھو، یہ تو بالکل صحیح وسالم ہے۔ تم کو دیکھنے میں غلطی ہوئی ہوگی۔ چودھری نے عرض کیا: حضور مجھے دیکھنے میں غلطی تو نہ ہوئی تھی۔ یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت اور کرامت ہے۔ (بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۴۲)

## نہ جانے اتنا مال کہاں سے آگیا؟

چودھری سکنہ مان بیان کرتا ہے میں پہلے بڑا مفلس تھا، میرا قرضہ میری حیثیت سے بڑھ گیا۔ زمین گروی ہوگئی۔ زمین کے علاوہ بھی قرض بہت ہو گیا۔ نظام الدین گلگو

مجھے مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے آیا اور میری حالت بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: کوئی بیل ہے؟ میں نے عرض کی: حضرت ایک بھینس باقی رہ گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جاؤ کاشت کرو، اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے بعد بفضل خدا میں ایک سال میں مالا مال ہوگیا۔ میرا قرضہ بھی اتر گیا۔ زمین بھی فک کرالی اور نمبر دار بھی ہوگیا۔ مجھے معلوم نہیں ہوا کہ اتنا مال مجھے کہاں سے مل گیا (بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعوی ص ۱۴۳)

## مصلے کے نیچے سے غیبی رقم:

شیخ اللہ دتا المعروف اللہ الصمد وڈالہ سندھواں میں سردار دیال سنگھ مجسٹریٹ کا ملازم تھا بڑا رشوت خور، بدچلن، خائن اور بددیانت تھا۔ یہ مفلس ہوگیا اور قرضدار بھی۔ مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عصر کی جماعت کرانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ شیخ اللہ دتا ابھی باہر ہی تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذرا ٹھہر جاؤ، ایک اور مقتدی بنالیں۔ اتنے میں شیخ اللہ دتا مسجد میں داخل ہوا۔ بعد سلام مسنون کے مصافحہ کر کے وضو کیا اور جماعت میں شامل ہوگیا۔ بعد نماز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آنے کا سبب دریافت کیا۔ اس نے کہا: ارادہ تو بیعت ہونے کا ہے لیکن ایک آزمائش ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں امتحان کے قابل نہیں، گناہگار ہوں۔ تم جو بات کہنا چاہتے ہو، کہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا، تو ہو جائے گی۔ اس نے کہا: میں ایک عورت پر فریفتہ ہوں، کسی صورت وہ میری مطیع ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمانبردار ہو جائے گی اور تیرے پاس آجائے گی، مگر یہ یاد رکھو، اگر تم نے زنا کیا تو مجذوم ہو جاؤ گے۔ اللہ دتا واپس اپنے گاؤں چلا گیا۔ وہ عورت بھی خود بخود اس کے پاس آ گئی۔ اللہ دتا کہتا تھا، خدا کا ڈر تھا یا نہیں! لیکن اس وقت ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی میرے پاس ہیں۔ میں یقین ہو جانے کے بعد پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے کے ارادہ سے آیا۔ عصر کا وقت تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقتدیوں کو فرمایا: ذرا ٹھہر جاؤ، شیخ اللہ دتہ بھی آتا ہے۔ اس کو بھی

ساتھ ملا لو۔ یہاں تک میں بھی آ گیا۔ سلام کے بعد مصافحہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کہ "ایسی جگہ سے بچنے کو ہی اسلام کہتے ہیں" بعدِ نماز میں بیعت ہوا اور اپنی فقر و فاقہ والی حالت بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کچھ پڑھنے کے لیے بتایا اور فرمایا کہ اپنے مصلٰی کے نیچے سے دو روپیہ ہر روز نکال لیا کرو۔ لیکن یہ سرالٰہی ہے، کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ چند روز مجھے وہ نقدی مصلٰی کے نیچے سے ملتی رہی۔ آسودگی دیکھ کر میری بیوی فراخی اور آسودگی کا سبب دریافت کرنے کے درپے ہوگئی۔ بہت دفعہ اس نے مجھ سے دریافت کیا، ایک دن میں اس کے سامنے ذکر کر بیٹھا۔ میرا ذکر کرنا ہی تھا کہ وہ آمدنی بند ہوگئی۔ جمعہ کے روز میں پھر حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: واہ بھائی اللہ دتا! ایک تھوڑی سی چیز بھی ہضم نہ ہوسکی۔ پھر آپؒ نے اللہ الصمد پڑھنے کے لیے فرمایا۔ اس نے اتنا زیادہ اللہ الصمد پڑھا کہ تسبیح گھس گئی اور اس کا نام اللہ الصمد مشہور ہوگیا۔

(بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعویؒ ص ۱۴۷)

## ضرورت کے غیب سے اسباب بننا (کرامت):

یہی شیخ اللہ دتا بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے کچھ روپیہ کی ضرورت تھی، میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور التجا کی کہ دعا فرمادیں تاکہ میری حاجت پوری ہوجائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم بھی دعا کرو اور میں بھی کرتا ہوں۔ دعا کرانے کے بعد رخصت ہوا۔ راستے میں مجھے پاخانہ کی حاجت ہوئی۔ استنجاء کرنے کیلئے مجھے ڈھیلے کی ضرورت تھی، ڈھیلا تو کوئی نہ ملا، ایک سیاہ ٹاکی زمین میں دفن کی ہوئی دیکھی۔ میں نے جو اس کو نکالا تو اس میں اتنے روپے تھے، جس قدر مجھے ضرورت تھی۔ شیخ اللہ دتا کہا کرتا تھا کہ میں نے آج تک مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جو کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو کہا اور جو کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا، خالی نہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کام، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چلنا پھرنا، سب کچھ سنتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تھا۔

(بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعویؒ ص ۱۴۷)

## توجہ کی بدولت اعمال میں برکت:

بڈھا کشمیری ساکن قلعہ میہاں سنگھ بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تنگی روزگار کی شکایت کر کے دعا کا ملتجی ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میاں بڈھا! بعد نماز صبح سورۂ یٰسین ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ ان شاء اللہ العزیز ایک روپیہ روزانہ تمہیں کسی نہ کسی صورت میں مل جایا کرے گا۔ کچھ مدت میں اس طرح کرتا رہا خواہ کچھ بھی ہوتا، ایک روپیہ روزانہ مجھے مل جاتا۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ دو دفعہ پڑھ کر دیکھوں، کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ میں نے دو دفعہ پڑھنی شروع کر دی اور مجھے دو روپیہ روزانہ آمدن ہونی شروع ہو گئی۔ آہستہ آہستہ بالترتیب میں نے روزانہ پانچ دفعہ سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کر دی اور مجھے پانچ روپے روزانہ آمدن شروع ہو گئی۔ ابھی ایک دو دن ہی پانچ دفعہ سورۂ یٰسین پڑھی تھی کہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلا کر فرمایا۔ میاں بڈھا! تو بہت لالچی ہو گیا ہے۔ جس قدر تمہیں کہا گیا تھا، اس پر تم شاکر نہیں رہے۔ اب آئندہ اس مطلب کے لیے سورۂ یٰسین نہ پڑھا کرو۔ اس کے بعد کئی دن میں نے بیس دفعہ بھی پڑھی لیکن آمدن ایک روپیہ بھی نہ ہوئی۔

(بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعویؒ ص ۱۴۸)

## لعاب کی برکت سے زخم ٹھیک:

عبدالعزیز درزی ساکن قلعہ میہاں سنگھ نے بیان کیا کہ بچپن میں میرے پاؤں پر لوہار کی آئرن گری اور میرا پاؤں سخت زخمی ہو گیا۔ درد سے بیتاب ہو رہا تھا۔ میری والدہ مجھے اٹھا کر مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے پاؤں پر لب لگائی تو فوراً آرام ہو گیا (بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعویؒ ص ۱۴۸)

## لب لگانے سے سوکڑا ختم ہو گیا:

ہدایت اللہ پنجابی کا مشہور شاعر سکنہ لاہور نے بیان کیا کہ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ ایک مرتبہ مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد چینیا نوالی لاہور میں تشریف لائے۔ میرے والد نمازی تھے، مگر بدعتی اور مشرک تھے۔ وہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گئے۔ میں بھی اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ میرے گلے میں دوہاوے (پنجاب میں اکثر عورتوں کا خیال ہے کہ جس شخص کے بچے مرجاتے ہوں۔ اگر سات سال تک ہر سال چاندی کی ایک ہنسلی بنوا کر لڑکے کے گلے میں ڈالتا رہے اور سات سال کے بعد وہ سب ہنسلیاں خیرات کر دے، تو اس کی اولاد نہیں مرتی۔ وہ ہنسلیاں دوہاوے کہلاتی ہیں) پڑے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر میرے والد سے نہایت حلیمی سے پوچھا کہ میاں! اس لڑکے کے گلے میں کیا ڈالا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت! میری اولاد نہیں بچتی، اس لیے یہ دوہاوے ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، ان دوہاووں میں کیا پڑا ہوا ہے، انہیں اتار دو۔ چنانچہ میرے والد نے وہیں اتار دیئے۔ میں گھر آیا تو میری دادی اور والدہ بہت چیخیں چلائیں کہ یہ کیا ظلم کیا؟ لیکن میرے والد نے ایک نہ مانی۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چلے جانے کے بعد میں بیمار ہو گیا اور دو ماہ تک مسلسل بیمار رہا۔ ایک ہاتھ بھی سوکھ گیا۔ چنانچہ چھ ماہ کے بعد مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ لاہور تشریف فرما ہوئے اور میرا والد مجھے لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضرت! جس دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوہاوے اتروائے ہیں، اسی دن سے بچہ بیمار ہے، حتیٰ کہ ایک ہاتھ بھی بیکار ہو گیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ہاتھ پر اپنی لب مبارکہ لگائی اور دم کیا۔ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک درزیوں کا کام کرتا ہوں۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایسے کاموں پر عقیدہ رکھنے کے لیے شیطان یہ اذیتیں دیا کرتے ہیں۔ (بحوالہ کتاب: سوانح حیات مولانا غلام رسول قلعوی ص ۱۵۰ ناشر: فضل بک ڈپو، گوجرانوالہ)

## نیک صحبت کے کتے پر اثرات:

امام ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے بتایا: میں نے شیخ ابوالفضل جوہری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک وعظ مصر کی جامع مسجد میں سنا تھا۔ وہ برسر منبر فرما رہے تھے کہ جو شخص نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے، ان کی نیکی کا حصہ اس کو بھی ملتا ہے۔ دیکھو اصحاب کہف کے کتے نے ان سے محبت کی اور انکے ہمراہ رہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن پاک میں فرما دیا۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں امام ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جب ایک کتا صلحاء اور اولیاء کی صحبت سے یہ مقام پا سکتا ہے تو آپ قیاس کریں کہ مؤمنین و موحدین جو اولیاء اللہ اور صالحین سے محبت رکھیں، ان کا مقام کتنا بلند ہوگا؟ اس واقعہ میں ان لوگوں کیلئے بشارت ہے، جو اعمال میں کوتاہ ہیں مگر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل محبت رکھتے ہیں (بحوالہ کتاب: عالم برزخ ص ۱۵۲ مصنف: مولانا عبدالرحمان عاجز رحمۃ اللہ علیہ ناشر: رحمانیہ دار الکتب، امین پور بازار فیصل آباد)

## مسجد کی صفائی کی تعبیر:

بروایت مولانا امام خاں نوشہروی رحمۃ اللہ علیہ سوہدرہ میں ایک حنفی عالم مولوی سید نور شاہ مرحوم تھے اور ''السعید من سعد فی بطن امہ'' میں سے تھے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ مغربی جانب سے ایک نور چمکا' جو ستون کی شکل میں آسمان کو چھوتا ہوا نکل گیا۔ اس نور کا مبداء سے مراد مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ چنانچہ مولانا غلام نبی الربانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبداللہ الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت ہوئے۔ حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی پایہ بہت اونچا تھا۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ میں سوہدرہ کی مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر مسجد کو خوب صاف کر رہا ہوں۔ یہ خواب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فارسی زبان میں فرمایا: الحمدللہ! یہ سچا خواب ہے اور آپ کیلئے باعث برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بڑا کام لے گا۔ آپ اسلام کی حفاظت کریں

گے اور کفر کو شکست دیں گے۔ان شاء اللہ'' (بحوالہ کتاب: تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ ص 71 مصنف: ملک عبدالرشید عراقی، ناشر: مسلم پبلی کیشنز، سوہدرہ)

## اسلاف کی تحریروں سے تبرک کا حصول:

حضرت استاذ العلماء فخر المتأخرین مولانا سیّد میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شاہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ قادری چشتی پھلواری کے نام ایک خط، جو تبرکاتِ آثار سلف کے طور پر فتاویٰ ثنائیہ میں شائع کیا گیا۔" اے عزیز! فرمان الٰہی کے اس محاسبہ سے ڈرتا رہ: وان تبدوا (اور اگر تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرنے والا ہے) اور اولئك كالانعام (اور وہی ہیں مانند چوپایوں کے) اپنے نفس کی خواہش میں مبتلا نہ رہ اور' فاذ کرونی اذ کرکم '' (تم ہمیں یاد کرو ہم تمہیں یاد کریں گے) کے مراقبہ میں غور کر۔اور دل کی آنکھ مشاہدالٰہی کے نظارہ میں لگا دے، اور اسی کا نظارہ کر اور فاستقم كما امرت موافق حکم الٰہی مستقیم ہو جا اور راہِ حق میں جہاد کے بوتہ میں استقامت وطلب صادق کے زرو جواہر کو رکھ اور آگ میں یحذر کم اللہ نفسہ (خوف خدا سے اپنے نفسوں کو بچاؤ) کے اس طلبِ صادق کے زر کو پگھلا کر خالص کر لے تا کہ شایان پر ہدایت لنهدينهم (تو ہم ان کو اپنی راہوں کی طرف ہدایت کر دیں گے) ہو جائے تا کہ وہ ان اللہ اشتریٰ (اللہ نے مومنین کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے عوض خرید لیے ہیں) کے بازار میں کسی قیمت کے قابل ٹھہرے اور اس سرمایہ سے تو دین خالص کی پونجی بمصداق آلَا لِلّٰہِ الدین الخالص (ہوشیار کہ خدا ہی کیلئے دین خالص ہے) حاصل کر سکے، شائد اس طرح کی کوشش سے کوئی بھید اسرار الٰہیات سے تجھ پر کھل جائے۔ کیونکہ والمخلصون علی خطر عظیم (مخلص لوگ بڑے خطروں میں ہیں) اور افمن شرح اللہ (کیا ایسا نہیں کہ جس کا سینہ اللہ کی جانب سے اسلام کیلئے کھل چکا ہے۔پس وہ اپنے رب کی طرف سے نور میں ہے) کے انوار میں سے کوئی شعاع تیرے اوپر چمکنے لگے تا کہ قل متاع الدنیا قلیل (فرما دیجئے کہ دنیا کی متاع ہیچ

ہے ) کی پستی سے نکل کر تو اپنی ہمت کا پیر باہر رکھ سکے اور والاخرۃ خیر و ابقٰی (اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ) کی بلندی پر تو چڑھ جائے اور ذالك فضل الله ( یہ اللہ کا بڑا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہے ) کی بشارت دینے والا اقبال مندی کی یوں بشارت دے کر الا تخافوا (خبر دار نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوش ہو جاؤ، اس جنت سے جس کا وعدہ دیا گیا ہے ) اور جنت النعیم کے دربان ( اللہ ان سے راضی ہو ) ندا کریں کہ جی بھر کر کھاؤ اور پیو، بدلے اس کے جو تم کرتے تھے (بحوالہ : ہفت روزہ مجلہ اہل حدیث امرتسر : رمضان ۱۳۵۱ھ، فتاویٰ ثنائیہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، جلد 1 صفحہ 149 ، ناشر: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ، ادارہ ترجمان السنۃ ، لاہور )

## کچھ ہستیاں مجسمۂ خیر و برکت ہوتی ہیں:

جامعہ سلفیہ کی تاسیس اپریل ۱۹۵۵ء میں فیصل آباد میں عمل میں آئی تھی۔ اس کے نام کے مجوزہ مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم تھے۔ اس کے سنگِ بنیاد کی تقریب کا منظر بڑا قابلِ دید تھا۔ مستجاب الدعاء حضرت صوفی محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، مجسمہ خیر و برکت حضرت میاں محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد اسحق چیمہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بیسیوں اہل علم موجود تھے۔ اسی طرح جامعہ علوم اثریہ کیلئے سنگ بنیاد پاکستان کے سب سے بڑے خطاط حافظ محمد یوسف سدیدیؒ مرحوم نے لکھا۔ حجر اساسی کی تقریب کا اہتمام عید گاہِ اہل حدیث جہلم میں شام کے وقت کیا گیا، جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار علماء اور دانشور موجود تھے۔ اس باوقار تقریب میں حافظ عبد الغفور صاحب نے سنگِ بنیاد فضیلۃ الشیخ عبد القادر حبیب اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کو پکڑایا اور سندھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سماحۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امام کعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے متعلقہ جگہ پر نصب کروایا (بحوالہ : تذکار حافظ عبد الغفور جہلمیؒ، ص: ۱۰۷ مصنف : قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوریؒ، ناشر: جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد )

## دم کی برکت سے رسولی کا علاج:

سیّد یونس شاہ بخاری ایڈوکیٹ بیان کرتے ہیں کہ میرے چھ سالہ بچے کے پیٹ میں رسولی تھی اور وہ ڈاکٹروں کے ایک بورڈ کے زیر علاج تھا، لیکن بچے کو افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے حافظ عبدالغفور صاحب جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خاصی آزردگی سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ فرمانے لگے ڈاکٹری علاج چھوڑ دیں۔ میں پانی دم کر دیتا ہوں، وہ بچے کو پلائیں۔ میں پانچوں نمازوں کے بعد یہاں آ کر دم کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ، عاجلہ اور نافعہ عطا فرمائیں گے، چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

## دعا کی برکت سے دریا پلٹ گیا:

سیّد یونس شاہ بخاری یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دریائے جہلم زبردست طغیانی پر تھا اور اس کا پانی کناروں سے بہہ کر شہر میں داخل ہو چکا تھا۔ ہم حافظ عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دریا کے کنارے پر لے گئے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پوری آہ و زاری سے طویل دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے دریا کی طغیانی کو ختم کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ جب دعا سے فارغ ہوئے تو واقعتاً پانی اترنا شروع ہو گیا اور چند ہی گھنٹوں میں پانی خاصا نیچے چلا گیا (بحوالہ کتاب: تذکار حافظ عبدالغفور جہلمی رحمہ اللہ، ص: ۱۴۵ ناشر: جامعہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن)

☆☆☆☆

# بسم اللہ کی برکات

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس اچھے کام کے شروع میں "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے تو وہ کام ادھورا و ناقص ہی رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو ہر کام کے شروع میں ضرور پڑھنا چاہیے۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث فرماتے ہیں کہ "بسم اللہ" کو ایسی شرافت و سلطنت حاصل ہے جو

اور کلموں کو حاصل نہیں۔ ذبیحہ اسی سے حلال ہوتا ہے، تمام عبادتوں وطہارتوں میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ سچے دل سے کہنے والا نہ دریا میں غرق ہوگا، نہ آگ میں جلے گا، نہ سانپ، بچھو اس کوڈسے گا اور دوزخ کے زبانیہ (فرشتوں) سے محفوظ رہے گا۔
(بحوالہ کتاب: فصل الخطاب فی فضل الکتاب)

## خوش نویسی مغفرت کا ذریعہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بسم اللہ لکھنے والے کو دیکھ کر فرمایا: جود ہا فان رجلا جودہا فغفر لہ'' اس کو اچھا کر کے لکھو۔ کیوں کہ ایک شخص نے ''بسم اللہ'' کو بہت خوش خط اور اچھا لکھا تھا، اس کو بخش دیا گیا۔ حضرت مجدد الدین مجاہدِ ملت والہ جاہ نواب سید صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو ان دعاؤں ہی کی برکت سے نوابی کے تخت پر متمکن ہوئے تھے) ''بسم اللہ'' کے خصائص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص ''بسم اللہ'' کو زیادہ پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو روزی زیادہ عطا فرمائے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت ہوگی۔ سوتے وقت ۲۱ بار پڑھنے سے اس رات جن وانسان و شیطان کے شر وفساد، چوری، ڈاکہ اور آگ لگنے اور اچانک موت کے آجانے اور تمام بلاؤں وآفتوں سے محفوظ رہے گا۔ دیوانے کے کان میں ۴۱ مرتبہ پڑھنے سے جلد صحت یابی ہو جاتی ہے۔ مرگی والے پر دم کرنے سے جلد افاقہ ہوتا ہے۔ ظالم وجابر حاکم کے سامنے پچاس بار پڑھنے سے اس کے دل میں رعب وخوف آجاتا ہے۔ تکلیف زدہ اور جادو کیے ہوئے (مسحور) آدمی پر متواتر سات دن تک سوسو بار پڑھنے سے خدا کے حکم سے جادو کی شکایت دور ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ بے شمار فائدے ہیں، جن کا اہل علم وعمل نے تجربہ کیا ہے۔

## جہنم کے داروغے سے نجات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سچ فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں، حالانکہ وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے

کسی پر نہیں اتری۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو دوزخ کے علاوہ فرشتوں (زبانیہ) سے نجات چاہے وہ ''بسم اللہ'' پڑھا کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روم کے بادشاہ نے خط لکھا کہ میرے سر میں ہمیشہ درد رہتا ہے، کبھی بند نہیں ہوتا۔ آپ کوئی دوا روانہ فرمائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹوپی بھیجی۔ جب بادشاہ اس ٹوپی کو سر پر رکھتا تو سر کا درد موقوف ہو جاتا، جب اس کو اتار دیتا پھر درد ہونے لگتا، اس کو بہت تعجب ہوا، ٹوپی میں دیکھا تو 'بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کے سوا کچھ نہیں لکھا ہوا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس ''بسم اللہ'' کی برکت سے ہی دردِ سر موقوف ہو جاتا ہے تو مسلمان ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب: الدعاء المقبول: ص:50 ناشر: نعمانی کتب خانہ، اردو بازار لاہور)

## آیت الکرسی کی برکات:

اس مقدس آیت کی بڑی بزرگی ہے۔ سوتے وقت اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب نہیں آسکتا۔ اللہ کی طرف سے نگہبانی ہوتی ہے۔ ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا (طبرانی) اس آیت میں اسم اعظم (الحیّ القیوم) ہے اور پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے رنج وغم دور ہو جاتا ہے۔ روزی میں کشائش ہوتی ہے۔ گھر سے نکلتے وقت پڑھنے سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے۔ شیطان ہٹ جاتے ہیں اور ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ سونے سے پہلے چاروں طرف دم کر لینے سے ایک مضبوط قلعہ حفاظت کیلئے بن جاتا ہے۔ کوئی چور ڈاکو داخل نہیں ہو سکتا۔

(بحوالہ کتاب: الدعاء المقبول: ص: ۵۴)

## حصول برکت کیلئے بزرگوں سے دعا:

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ہمیشہ سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ بچے کی ولادت کے بعد والدین اپنے بچے کیلئے محلے یا گاؤں کے کسی ایسے شخص سے دعا

کراتے ہیں، جسے وہ اپنے دانست میں نیک اور پرہیز گار سمجھتے ہوں۔ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایام طفولیت میں انبالہ میں ایک بزرگ سائیں توکل شاہ مرحوم رہتے تھے، جو صوفیاء کے نقشبندی مجددی سلسلے سے منسلک تھے۔ متقی اور عبادت گزار شخص تھے۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جو نجم الدین شاہ کے نام سے موسوم تھے اور قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے وقت جن کی عمر اٹھارہ بیس برس تھی، وہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دعا کیلئے سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ سائیں جی رحمۃ اللہ علیہ نے بچے کو گود میں لیا، منہ چوما اور بچے کی بہتری اور خیر و عافیت کیلئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں کا حلقہ بڑا وسیع تھا، جن میں والئ نابھہ بھی شامل تھا۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ؒصفحہ:۶۵ ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور)

## غلاف کعبہ کا بابرکت ٹکڑا:

۱۹۲۱ء میں جب قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلے حج کیلئے گئے تھے، وہ شریف مکہ کا دور تھا۔ اسے قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبے کا علم ہوا تو ان کی خدمت میں غلاف کعبہ کا ٹکڑا تحفے کے طور پر پیش کیا، جو لمبائی میں ڈیڑھ گز اور چوڑائی میں چالیس انچ تھا۔ اس میں چاندی کے تاروں سے قرآن مجید کی آیات لکھی گئی تھیں۔ نہایت خوب صورت ٹکڑا تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ شیخ غلام صابر مرحوم تھے، یہ ٹکڑا انہیں فریم کرانے کیلئے دیا گیا، لیکن انہوں نے یہ بابرکت ٹکڑا خود ہی رکھ لیا اور واپس نہیں کیا (بحوالہ کتاب: تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ؒ)

## مسجد نبوی ؐ سے برکت حاصل کرنا:

علامہ یوسف خان کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

مسجد میں پانچوں وقت باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور شیخین کی قبروں پر دعا کے علاوہ ریاض الجنۃ میں بھی تلاوت قرآن پاک اور نوافل کی ادائیگی کیلئے کافی وقت میسر رہا۔ ان دنوں مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی توسیع کی جارہی تھی۔ بنیادیں کھودی جا چکی تھیں۔ ان میں کنکریٹ بھرا جارہا تھا۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواہش ظاہر کی کہ میرے وفد کے ارکان کی دلی خواہش ہے کہ ہم بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادوں میں کنکریٹ اپنے سر پر اٹھا کر بھریں۔ حکومتی نمائندوں نے فوراً ہی بندوبست کر دیا۔ وفد کے تمام ارکان اپنے سروں پر ٹوکریاں اٹھا کر والہانہ انداز میں بنیادوں کو بھرنے میں مصروف ہو گئے۔ وہ اس کام کو اپنے لیے بہت بڑی سعادت خیال کر رہے تھے۔ ارکان کہہ رہے تھے کہ ہمارے حصے کا یہ کارنامہ ہمارے سارے دورے کا روح رواں تھا۔ جس کو ہم ساری زندگی نہیں بھول سکتے اور قیامت کے دن بھی ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کا بہترین معاوضہ عطا فرمائے گا اور ہمارے گناہ معاف کر دے گا (بحوالہ کتاب: سوانح علامہ یوسف کلکتویؒ، ص: ۱۳۳ ناشر: ھدیٰ اکیڈمی، سمن آباد، لاہور)

## مخدوم صاحبؒ کے تبرکات:

علامہ سید نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد سید راجو رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد سید جلال رابع رحمۃ اللہ علیہ کو سجادہ نشینی کا منصب حاصل ہوا اور تبرکات مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے وارث قرار پائے لیکن ان کے بھائی سیّد علاؤ الدین کو یہ امر ناگوار گزرا۔ آخر کار وہ تبرکاتِ مخدوم رحمۃ اللہ علیہ پر قبضہ کر کے منصب سجادہ نشینی پر فائز ہو گئے۔ سیّد جلال رابع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند ہمتی اور آزاد منشی سے اس آثار پرستی کو دور سے سلام کر کے عزلت نشینی اور حق پرستی اختیار کی۔ پہلے قنوج کے محلہ شیخانہ میں رہتے تھے، پھر وہاں سے اُٹھ کر محلہ شیخو پورہ میں چلے آئے (بحوالہ کتاب: مآثر صدیقی، صفحہ: ۳۶ ناشر: المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## تبرکات کو حفاظت سے رکھنا لازم ہے:

نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو چیزیں بزرگوں سے حاصل ہوں،
کو بطور یادگار بہت حفاظت سے رکھنا چاہیے اور ان کو فروخت سے بچانا چاہیے، کیو
یہ ایک نشان سعادت ہے۔ جو شے جتنی کہنہ اور قدیم ہے، وہ زمانہ مبارک نبوت
زیادہ قریب ہے اور جو شے جدید ہے وہ اسی قدر بعید ہے (بحوالہ کتاب: مآثر صد
صفحہ: ۱۴۳ ناشر: المکتبۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## ایک سال میں 9 لاکھ کی برکت:

فضیلۃ الشیخ مولانا حکیم سید عبداللہ گیلانی حفظہ اللہ (خطیب جامعہ مسجد قدس قد
پارک مرید کے) فرماتے ہیں: دراصل یہ مادہ پرستی کا دور ہے، جب مادہ پرستی
ہوجائے تو روحانی قوتیں کمزور ہوجاتی ہیں۔ آج کے دور میں اعمال کی کمی صرف
وجہ سے ہے۔ اعمال نہ کرنے کی وجہ سے روحانی قوتیں کمزور ہوگئی ہیں، جبکہ د
آخرت کی کامیابی کیلئے اعمال اشد ضروری ہیں۔ ہمارے ہاں ایک چوہدری
الرؤف ہیں۔ ہماری جامع مسجد میں میرا درس قرآن پورا سال ہی چلتا رہتا ہے۔
دفعہ میں نے بتایا کہ دنیا جہان کے مسائل "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظ
" پڑھنے سے حل ہوجاتے ہیں۔ چوہدری عبدالرؤف نے اس پر عمل شروع کر
تقریباً ایک سال بعد درس دیتے ہوئے میں نے یہی عمل پھر بتایا تو انہوں نے
ایک سال پہلے بھی آپ نے یہی وظیفہ بتایا تھا، اس وقت سے میں اس پر عمل ک
ہوں۔ اب تک اسی عمل کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے 9 لاکھ کا نفع دیا ہے۔

## علماء کیلئے برکت پانے کا راز:

حضرت مولانا محمد صدیق صاحبؒ نارنگ منڈی کے رہنے والے تھے اور شیخ ا
مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ ان کے ساتھ بات ہوئی تو فرمانے

کہ میں ایک دفعہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کیلئے چاول بطور تحفہ لے کر خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صدیق یہ تو نے خود کاشت کیے تھے؟ میں نے کہا: نہیں! میرے مقتدیوں نے میری خدمت کی اور میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ کہنے لگے: یہ تکلف نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں بات سمجھ گیا۔ اگلے سال میں نے اپنے مقتدیوں سے ایک بیگھہ زمین لے کر خود کاشت کی اور دھان کی فصل کاٹ کر چاول بنائے اور دوبارہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دوبارہ پوچھا: محمد صدیق یہ چاول تو نے خود کاشت کئے تھے؟ تو میں نے عرض کیا: جی حضرت! میں نے خود کاشت کئے۔ اس پر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے یہ کام درست ہے۔ لہٰذا میرا خیال یہ ہے کہ ہر عالم دین کو اعمال بھی کرنے چاہئیں اور رزق حلال کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اسی سے برکتیں آتی ہیں (بحوالہ: مولانا عبداللہ گیلانی صاحب نے یہ بیان ۲۰۱۳ء کی ملاقات میں دیا۔ از: مرتب)

## گاؤں کی مسجد میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی کیفیات:

بقیۃ السلف مولانا حافظ حمید اللہ سدید حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ 1992ء میں جب میں حج پر گیا تو میرے ساتھ گوجرانوالہ کے دو بندے بھی گئے۔ حج سے واپسی کے بعد جب وہ بندے مجھے ملنے آئے تو ان میں سے ایک (یونس صاحب) جو کہ بہت نیک انسان ہیں، کہنے لگے کہ نماز پڑھنے کی جو کیفیات مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ملتی ہیں وہی کیفیات اس مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے حاصل ہوئی ہیں، اس کی وجہ سمجھ نہیں آرہی کہ وہی خوشبو، وہی کیفیات، یہاں اس مسجد میں کیسے مل رہی ہیں؟ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ مسجد ہمارے جد امجد مولانا غلام رسول صاحب قلعوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ عشق تھا۔ پھر میں نے انہیں واقعہ سنایا کہ جب مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج کیلئے گئے تو نہایت عشق و محبت میں سرشار ہو کے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کی مسافت سات

منزلیں باقی رہ گئی تو ایک شتر سوار بدو آکر پوچھنے لگا کہ تمہارے قافلے میں مولوی غلام رسول صاحبؒ کون ہیں۔ قافلے والوں کو تو پتہ نہیں تھا، لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ لوگ مجھے ہی غلام رسول (رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں: اس بدو نے کہا کہ آپ کیلئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ہے کہ آپ نے تین دن اسی جگہ قیام کرنا ہے کیونکہ جس تیزی کے ساتھ آپ آرہے ہیں، یہ کہیں ہمیں ظاہر نہ کردے، لہٰذا تین دن یہیں قیام کریں۔ پھر ان کا قافلہ وہیں مقیم ہوگیا اور تین دن مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ روتے رہے۔ بہت روئے حتیٰ کہ دل کا سب غبار آنسوؤں کے ذریعے کم ہوگیا۔ قافلے والے پریشان کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ بہر حال تین دن بعد قافلہ آگے چل پڑا اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ جا کر یہ اشعار پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توں صدقے جان میری
ایہہ فانی زندگی قربان میری

ان اشعار میں بہت درد اور عشق بھرا ہوا ہے۔ پھر اس بدو سے جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس کا شکریہ ادا کیا کہ تم نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچایا تھا۔ اس بدو نے کہا کہ شکریہ تو مجھے آپ کا ادا کرنا چاہیے کیونکہ آپ کی وجہ سے مجھے مسلسل تین بار حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کے بارے فرمایا کہ اسے روک دو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ نہیں سمجھ سکا۔ پھر دوسری رات بھی، پھر تیسری رات بھی یہی ارشاد ہوا۔ یوں میں آپ کی تلاش میں چل پڑا۔ بہر حال بات یونس صاحب کی ہو رہی تھی کہ وجہ کیا ہے، مسجد نبوی شریف میں جو کیفیات حاصل ہوئی تھیں، وہی کیفیات اس مسجد میں مل رہی ہیں؟ میں نے بتایا کہ ہمارے بزرگ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق تھے اس لیے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہات ان کی مسجد میں موجود ہیں۔

## ڈیڑھ صدی پرانے منبر کی برکات:

یہ منبر جو اس وقت مسجد میں موجود ہے، یہ ہمارے بزرگ مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کا ہے۔ غالباً بیری کی لکڑی سے بنا ہوا ہے۔ یہ منبر تقریباً 150 سال پرانا ہے، چونکہ 1874ء میں مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تھی اور انہوں نے خود ہی 30 / 25 سال یہ منبر استعمال فرمایا تھا، لہٰذا یہ منبر بھی بہت بابرکت ہے۔ ابھی تک اس کی لکڑی کی گھن وغیرہ نہیں لگی، یہ اس منبر کی عجیب داستان ہے۔ حالانکہ اتنی پرانی لکڑی تو ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا دوسرا کمال یہ ہے کہ میں جمعہ پڑھانے کیلئے گھر سے کوئی موضوع سوچ کر اس کی تیاری کر کے آتا ہوں، لیکن اس منبر پر کھڑے ہوتے ہی وہ سارا مضمون بھول جاتا ہے اور اللہ پاک کی طرف سے مضامین کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر خود بخود بیان شروع ہو جاتا ہے اور بیان ختم ہونے کے بعد یاد نہیں رہتا کہ اللہ پاک نے منہ سے کیا خیر نکلوائی۔ اگر میں کہیں اور جا کر درس دوں تو لوگ کہتے ہیں کہ اپنی مسجد میں تو آپ بلا جھجک مسلسل بیان کرتے ہیں لیکن یہاں درس دیتے ہوئے سوچ سوچ کر بولتے ہیں۔ میں دل ہی دل میں کہتا ہوں کہ مسجد میں تو بزرگوں کے منبر کی برکت سے مجھ پر مضامین کی آمد ہوتی ہے، جو کہ عام جگہوں پر نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ خطبہ جمعہ کے آخر میں اس منبر پر کھڑے ہو کے جو جو دعائیں مانگتا ہوں، وہ سب کی سب پوری ہوتی ہیں۔ یہ بھی اس منبر ہی کی برکت ہے۔

## روحانی نسبتوں کی اہمیت:

یہ جو روحانی تعلق ہوتا ہے نا! یہ بہت کچھ دیتا ہے۔ یہ نہیں ٹوٹتا۔ امارت اور جاگیریں ختم ہو جایا کرتی ہیں لیکن روحانی تعلق اور نسبتیں سدا کام آتی ہیں۔ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کو بھیج کر اپنے ایک نیک بندے کی اولاد کے خزانے کی حفاظت فرمائی تھی۔ ہوا یوں کہ دیوار گرنے والی تھی، بستی والے خود غرض لوگ تھے، انہوں نے دونوں کو روٹی بھی نہیں پوچھی تھی۔ ان کی

خودغرضی کی وجہ سے کہ اگر یہ دیوار گر گئی تو کہیں یہ بستی والے بچوں کا خزانہ لے جائیں۔ اللہ پاک نے دونوں کو بھیج کر فرمایا: دیوار سیدھی کر دو۔ موسیٰ علیہ السلام کو نہیں پتہ چلا کہ یہ دیوار کیوں سیدھی کی، اس لیے فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں کھانا بھی نہیں پوچھا، ہم نے ان کی دیوار سیدھی کر دی ہے۔ لیکن خضر علیہ السلام نے اس حکمت سے پردہ اٹھایا" وکان ابوھما صالحا " کہ ان کا باپ بہت نیک تھا۔ اس لیے اسکی نیکی کی وجہ سے ہم نے اس کی اولاد کے خزانے کی حفاظت فرمائی۔

## ہمارے بڑوں کی پنشن:

ہم بھی اپنے بڑوں کی برکات ابھی تک حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے اللہ پاک ہماری حفاظت فرما رہا ہے۔ ہمارا ذاتی کمال تو کوئی نہیں، بس ساری عزت بڑوں کی نسبت کی وجہ سے اللہ نے دی ہوئی ہے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف اسی ذات کی شان ستاری ہے، جس نے ہم جیسوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ ہمارے متعلقین لوگوں کے دلوں میں حسن ظن ہے، سب اسی ذات عالی کا فضل وکرم ہے۔ آج جو بھی ہمیں ملنے کیلئے آتا ہے، انہی بزرگوں کی محبت و برکت اسے یہاں کھینچ لاتی ہے۔ انہی کی برکتوں کی بدولت اللہ پاک ہم سے کام لے رہا ہے۔

## برکات منتقل ہوتی ہیں:

ہمارے بڑوں کی ایک مربع زمین تھی، جس میں سے میرے حصے میں تقریباً اڑھائی کنال آئی ہے۔ میں جب بھی زمین پہ جاتا ہوں تو یہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ یا اللہ! جس طرح مجھے بزرگوں کا مادی ورثہ ملا منتقل ہوا ہے، اسی طرح روحانی فیض بھی ملنا چاہیے میں ان کا وارث ہوں۔ میرا تو یقین ہے کہ روحانی برکات بھی منتقل ہوتی ہیں۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتا آنکھوں سے ملتے ہی بینائی ٹھیک ہوگئی تھی ا[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تابوت سکینہ کو بھی ہم ما[illegible]

ہیں، اس کا قرآن میں ذکر ہے۔ پھر جب اصحاب کہف کا کتا ساتھ چل پڑا تو اس کے بارے بھی کیا کیا مبشرات ہیں۔ اسی طرح ہم تو پھر بزرگوں کی اولاد میں سے ہیں ہمیں کیونکر فائدہ نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا ان شاء اللہ۔

## کائنات کے تکوینی راز:

یہ جو منبر شریف مسجد میں رکھا ہوا ہے، بڑا بابرکت ہے۔ جب انگریز مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کرنے کیلئے پیچھے پڑا ہوا تھا تو رشتہ داروں میں سے کسی نے مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ہم تو گاؤں چھوڑنے لگے ہیں، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ فرمایا: میں نہیں جاسکتا۔ وہ پوچھنے لگے کیوں؟ فرمایا: میری ڈیوٹی یہاں لگی ہوئی ہے، میں یہاں سے ہل بھی نہیں سکتا۔ وہ پوچھنے لگے: یہ کیا ماجرا ہے؟ تو فرمایا: ایک رات میں لیٹا ہوا تھا تو کسی بندے نے آکر کہا کہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر بلا رہے ہیں۔ میں اٹھ کر مسجد سے باہر گیا تو دیکھا کہ ایک پالکی کھڑی تھی، جسے چار بندے لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ مسجد میں لے آئے اور آکر اسی منبر پر بٹھا دیا۔ پھر میرے دائیں ہاتھ میں قرآن مجید اور بائیں ہاتھ میں بخاری شریف پکڑا کر فرمایا: تم نے بس یہ بیان کرنا ہے اور یہیں تبلیغ کرنی ہے۔ لہٰذا بھائی صاحب! میں تو مامور ہوں، میں یہیں رہوں گا، میں کہیں نہیں جاسکتا۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ عام بندے کی عقل انہیں ہضم کرہی نہیں سکتی۔ یہ باتیں ہم اپنے دلوں میں چھپائے بیٹھے ہیں۔ بیان نہیں کرتے، مجبوری ہے۔ کیونکہ لوگ پوچھیں گے کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟ پھر حیات اور ممات والا سلسلہ چل پڑے گا۔ لوگ عقل کی کسوٹی یہ پرکھیں گے، مگر یہ باتیں ماوراء العقل ہیں۔

## قرآن محل میں کیا کیا مشاہدہ:۔

ایک دفعہ مولانا منظور صاحب ہماری مسجد میں آئے، میں عصر کی نماز پڑھ کے فارغ

ہوا تو دیکھا کہ وہ تشریف فرما ہیں۔ میرے ساتھ بڑی عقیدت و محبت سے ملے اور مجھے اپنے ساتھ ہی گاڑی میں بٹھا کر قرآن محل میں لے گئے اور اندر سے سارے قرآن محل کا وزٹ کروایا۔ ایک جگہ مصلے پر پھول بچھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا؟ تو کہنے لگے کہ یہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نفل پڑھے تھے۔ اب یہ بات بھی ہمارے موجودہ اہل حدیث نہیں مانتے، لیکن میں نے بھی وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگی۔ ایک بات جو خاص طور پر مشاہدہ کی گئی، وہ یہ کہ جب میں قرآن محل میں داخل ہوا، تو یقین جانیں کہ میرا دل لرزتا تھا۔ ایک عجیب طرح کی ہیبت تھی اور عجیب سی کپکپی مجھے اپنے بدن میں محسوس ہوئی۔ خصوصی طور پر وہ جگہ جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نوافل ادا کیے تھے، اس جگہ عجیب ہی کیفیت تھی۔ یہ چیزیں بہر حال ہمارے ماننے میں تو آجاتی ہیں کیونکہ ہمارے مشاہدات میں ایسی باتیں آتی رہتی ہیں، لیکن جو نہیں مانتے وہ کبھی یقین نہیں کر سکتے۔

## حضرت مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نشانی:

ہمارے پاس اب مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی استعمال شدہ چیزیں تو نہیں ہیں مگر ایک نشانی موجود ہے۔ جب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکان بنایا تھا تو لکڑی کے ایک پلر پر چاقو کیساتھ اپنا نام تراشا تھا۔ لکڑی کے پلر کا اتنا حصہ اب بھی ہم نے محفوظ رکھا ہوا ہے اور سامنے دیوار پر چسپاں کیا ہوا ہے جس پہ خود مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا نام ''مولانا غلام رسول'' لکھا ہوا ہے۔

## وضو کے پانی سے برکت کا حصول:

مولانا حکیم محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (جہانیاں منڈی) کے بیٹے ڈاکٹر سعید اختر صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دادا جان (مولانا محمد سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے چالیس سال اپنی بنائی ہوئی مسجد کے حجرے میں گزار دیئے۔ گھر میں تو کبھی کبھار چکر لگاتے

تھے۔اکثر اوقات ذکر، عبادت، نوافل میں مشغول رہتے۔ دادا جی رحمۃ اللہ علیہ کے بس یہی دو کام تھے۔ درس دیتے اور عبادت کرتے۔ دراصل وہ بہت روحانیت والے تھے، وہ بہت بڑے صوفی تھے۔ سکھوں اور ہندوؤں کی عورتیں دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے جاتیں اور اپنے برتن صاف کر کے اس میں بطور برکت رکھ لیتیں اور مختلف بیماریوں میں اسے استعمال کرتیں۔ رشتوں کیلئے غیر مسلم اپنے بچوں کو لے کر آتے اور کہتے کہ جی یہ یہ رشتے ہیں، جیسے آپ مناسب سمجھیں کر دیں۔ یہ مقام تھا دادا جی حضرت مولانا حکیم محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا۔ روڑی کا سارا علاقہ ہندوؤں کا تھا۔ ہمارے اجداد میں سے مولانا غوث الدین رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ کی غرض سے اس علاقے میں آئے اور بہت سے غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ ہمارے آباؤ اجداد سارے صوفیائے کرام اور تمام ہی حکماء تھے (بحوالہ: ڈاکٹر سعید اختر صاحب نے یہ واقعہ اپنی رہائش گاہ پر بالمشافہ ملاقات کے دوران سنایا۔ از: مرتب)

## ڈبے میں برکت ہمیشہ باقی رہتی:

مولانا امیر حمزہ صاحب لکھتے ہیں: صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصاری عورت حضرت ام مالک رضی اللہ عنہا کے پاس گھی کا ایک ڈبا تھا۔ اس میں سے وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی کا تحفہ بھیجا کرتی تھیں۔ اسی طرح ام مالک کے بیٹے، جن کے پاس کوئی شے نہ ہوا کرتی تھی، وہ ان کے (یعنی ماں کے) پاس آتے تھے اور سالن مانگا کرتے تھے۔ اس پر ام مالک رضی اللہ عنہا اسی ڈبے کی جانب جاتیں، جس میں سے وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھیں۔ تو اس ڈبے میں گھی کو موجود پاتیں۔ یہ گھی ان کے گھر کا مستقل سالن بن چکا تھا۔ حتیٰ کہ ایک بار ام مالک نے سارا گھی نچوڑ لیا۔ پھر وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سارا نچڑا ہوا گھی لے کر آ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: گھی کو نچوڑ لیا ہے؟ ام مالک

رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اس ڈبے کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس میں ہمیشہ کیلئے گھی رہتا۔

## ایک آدمی کا کھانا اسی آدمی کھا گئے:

صحیح مسلم کی "کتاب الاشربة" میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی ہے اور زمین پر پیٹ رکھ کر لیٹے ہوئے ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھوک کو محسوس کرلیا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھوک سے یہ حال ہے، کھانے کو کچھ ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! اور پھر جو کے آٹے کی روٹیاں تیار کر دیں، انہیں اپنی اوڑھنی کے ایک کنارے میں باندھ کر رکھ دیا اور چادر کا باقی حصہ خاوند پر دے دیا، جو لیٹے ہوئے تھے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا انتظار ہونے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلانے کیلئے چلے گئے۔ جب وہ مسجد میں پہنچے تو وہاں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی ستر کے قریب آدمی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ جناب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی ہے اور وہ بلا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارے لوگوں سے کہہ دیا: آؤ چلیں! ابوطلحہ کے گھر دعوت کھا آئیں۔ حضرت انس جلدی جلدی جناب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو صورتحال بتلائی تو وہ گھبرا گئے، انہوں نے اپنی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا کو صورتحال سے آگاہ کیا تو آپ کہنے لگیں: اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے گھر سے باہر نکل کر استقبال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ساتھ لیا اور گھر میں آ گئے۔ عرض کی: اے اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کھانا تھوڑا سا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت ڈالے گا۔ پھر فرمایا: جو کچھ بھی ہے، لے آؤ۔ چنانچہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو گھر میں تھا آگے رکھ دیا۔ جو کی روٹیاں، گھی اور کھجوریں۔ اب روٹیوں کا چورا کیا گیا۔ ان پر گھی ڈالا گیا اور کھجوریں ڈال دی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے پر ہاتھ رکھ کر اللہ کا نام لیا اور فرمایا: دس دس آدمیوں کی جماعت کھانا شروع کرے۔ سب نے کھانا کھایا۔ ستر یا اسی آدمی تھے، جنہوں نے کھانا کھایا۔ کھانا پھر اسی طرح باقی تھا (بحوالہ کتاب: مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۲۶ ناشر: مکتبہ دارالاندلس، مرکز القادسیہ، لاہور)

## بیعت سے برکات ملتی ہیں:

سابق ناظم جمعیت اہل حدیث مولانا سید محمد ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بیعتِ طریقت کے بارے میں حضرت والد مولانا سید محمد داؤد غزنوی علیہ الرحمۃ کی رائے وہی تھی، جس کا اظہار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "القول الجمیل" میں کیا ہے۔ حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بیعتِ طریقت کو مسنون اور موجب برکات سمجھتے تھے۔ فرماتے تھے کہ یہ کہنا درست نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں صرف بیعت اسلام اور بیعت جہاد ہی تھی۔ مُسلم شریف، ابوداؤد اور نسائی کی اس حدیث سے استدلال فرماتے تھے:

"عن عوف بن مالك الاشجعي رضى الله عنه قال : كنا عند النبي ﷺ تسعة او ثمانية اوسبعة فقال: "الا تبايعون رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فبسطنا ايدينا وقلنا: على ما نبايعك يا رسول الله ؟ قال: على ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وتصلوا الصلوات الخمس وتسمعوا وتطيعوا واسر كلمة خفيفة قال ولا تسئلوا الناس شيئا فلقد رأيت بعض اولئك النفر يسقط سوط احدهم فما يسئال احداً ينا وله اياه"

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر تھے۔ ہم سات آدمی تھے یا آٹھ یا نو ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس امر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان باتوں پر بیعت کرو کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ گے اور پانچ وقت نماز پڑھو گے اور احکام توجہ سے سنو گے اور اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ کی اور وہ یہ تھی کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان میں سے بعض افراد کو دیکھا کہ اُن میں سے کسی کا کوڑا (چابک) گر جاتا تو وہ بھی کسی سے نہ مانگتا کہ اُسے اُٹھا کر دے دے۔ فرماتے تھے: حضرت والد مولانا سید محمد داؤد غزنوی علیہ الرحمہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، اس لیے یہ بیعت اسلام نہ تھی اور بیعت کے مضمون سے ظاہر ہے کہ بیعت جہاد بھی نہ تھی بلکہ اعمال صالحہ کے التزام واہتمام پر بیعت لی گئی اور صُوفیائے کرام کے ہاں جو بیعت ہوتی ہے، اس کی حقیقت بھی اعمال صالحہ کے التزام واہتمام کا معاہدہ ہے۔ (بحوالہ کتاب: سوانح مولانا محمد داؤد غزنوی ؒ ص 368 ناشر: مکتبہ غزنویہ، فاران اکیڈمی، اردو بازار لاہور)

## ماہِ رمضان کی برکت رجب ہی سے شروع ہو جاتی ہے:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے: یا اللہ ہمیں رجب اور شعبان کے مہینوں کی برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا (بحوالہ کتاب: اقتضاء الصراط المستقیم، صفحہ 70 ناشر: ادارہ ترجمان السنہ، ایبک روڈ لاہور)

## امام کی نماز کا مقتدیوں پر اثر:

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے استاد شیخ الحدیث مولانا کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم اور صاحبِ تقویٰ بزرگ تھے۔ دہلی کے بادشاہ سلطان غیاث الدین بلبن نے جب ان کی شہرت سنی تو اپنے پاس بلا کر گزارش کی کہ اگر آپ میری نمازوں کی امامت قبول فرمالیں تو ممکن ہے کہ آپ کی امامت کی برکت سے میری نمازیں بھی بارگاہِ خداوندی میں قبول ہو جائیں۔ جواب میں مولانا کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بے نیازی سے فرمایا: میرے پاس نماز کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ کیا آپ اسے بھی مجھ سے چھین لینا چاہتے ہیں؟ یہ سن کر بادشاہ نے چپ سادھ لی اور معذرت کر کے انہیں واپس بھیج دیا۔ (بحوالہ کتاب: فقہائے ہند، جلد 1 صفحہ 161 ناشر: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ، لاہور)

## اولیاء اللہ کے ہاتھوں سے تبرک کا حصول:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے شیخ محمد بن احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب قطب الدین تھا۔ فتنۂ تاتار میں اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد آپ ※ غزنی سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لے آئے۔ نہایت نیک اور بہادر شخص تھے۔ سلطان قطب الدین ایبک رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مخالفین اسلام کے ساتھ جہاد میں مصروف رہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی فتوحات عطا فرمائیں۔ سلطان قطب الدین ایبک رحمۃ اللہ علیہ ان کی بہادری، نیکی اور تقویٰ کی بناء پر ان کا بہت احترام کرتا، ان کو صدرِ مجلس بناتا، ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا اور ان سے تبرک حاصل کرتا تھا (بحوالہ کتاب: فقہائے ہند، جلد 1 صفحہ 162 ناشر: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور)

## امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات:

پروفیسر محمد یحییٰ صاحب (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) لکھتے ہیں کہ: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ علیہ الرحمہ جب قلعے میں قید کیے گئے اور علماء کی شکایت پر قلم دوات اور کاغذ

سے بھی محروم کردیے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ مغموم رہنے لگے۔ فارغ اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ تلاوت، ذکر اور تسبیح میں گزارتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایام قید میں اکاسی قرآن ختم کیے اور بیاسویں کی تلاوت کرتے ہوئے وفات پا گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر ہر گھر میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ لوگ جوق در جوق قلعے میں آنے لگے۔ حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں کی بھی چیخ وپکار دلخراش تھی۔ ہجوم کے اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض اشیاء نیلام کردی گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گلے کا دھاگہ 150 درہم میں فروخت ہوا۔ 500 درہم میں کنگھی فروخت ہوئی، جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غسل کا پانی بھی لوگوں نے آپس میں بانٹ لیا۔ جنازہ اٹھنے سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روشن پیشانی کو چوما۔ نمازِ جنازہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی شیخ زین الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 7 نومبر 1986ء صفحہ 13 ناشر: دارالدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## بسم اللہ پڑھنے سے مالداری ملتی ہے:

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ لیا کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور جو (کھانا) تمہارے قریب ہو، اسے کھایا کرو۔ چنانچہ میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا، تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں برکت دے اور خوب آسودگی (مالداری) اور زہد وقناعت حاصل ہوسکے۔

(صحیح مسلم 192، سنن ابن ماجہ 3267)

## آب زم زم کی برکت سے فالج کا خاتمہ:

رانا محمد اسلم صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ: حال ہی میں برطانیہ کے چار معذور افراد زم زم پینے سے صحت یاب ہوگئے ہیں۔ ان میں 9 سالہ بچی ریحانہ اعظم، دس سالہ رضیہ، تیرہ سالہ ارم فاروق اور ساٹھ سالہ احمد دین کو حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے شفاء نصیب ہوئی۔ محمد اعظم نے خوشی سے آنسو بہاتے ہوئے بتایا کہ میری بیٹی ریحانہ کے ہاتھ

پاؤں پیدائشی طور پر مفلوج تھے۔ ہم نے لندن کے ماہرین ڈاکٹروں کو بھی دکھایا لیکن وہ علاج نہ کر سکے۔ اتنے میں ہمیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا سنہری موقع ملا۔ بچی نے عمرہ ادا کر کے آبِ زم زم پیا تو میں نے اس میں کچھ تبدیلی محسوس کی۔ وہ ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ اسی طرح آبِ زم زم پیتے ہی رضیہ کی بینائی لوٹ آئی۔ تیسری لڑکی اِرم گونگی تھی۔ آبِ زم زم کی برکت سے وہ بول اٹھی۔ ویل چیئر پر بیٹھنے والا فالج زدہ احمد دین بھی اب آسانی سے ہاتھ پاؤں ہلا سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ عمر نے احادیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آب زم زم کے طبی خواص کا ذکر کیا اور کہا کہ جو مریض جدید ایجادات اور طبی سہولتوں سے شفاء نہیں پا سکے تھے، آبِ زم زم سے شفاء یاب ہو گئے (مسلم ورلڈ نیوز 29 مئی 1989ء بحوالہ : ہفت روزہ الاعتصام 11 اگست 1989ء ناشر: مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ سے برکت لینے آیا ہوں:

تفسیر ابن کثیر کے مصنف امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: سن 9 ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد آیا، جس میں 100 سال کے بوڑھے بزرگ حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنا جسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک جسم سے مَس کر کے برکت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میرا یہ بیٹا میرا بہت تابعدار ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، انہیں کچھ بکریاں عطا کیں اور ان کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ ان کے بیٹے فرماتے ہیں: حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے باپ کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی۔ انہوں نے ہمیں ایسی سفید بکریاں بھی عطا کیں، جو زیادہ طاقت ور (یعنی موٹی تازی) تو نہیں تھیں، لیکن (برکت کے سبب) ان کا دودھ ہمارے برتن بھر دیتا ہے۔ کیونکہ جس نے تحفہ دیا تھا وہ خود بھی بابرکت ہیں، اور انہوں نے جو تحفہ عطا فرمایا، اس میں بھی

برکت ہی برکت ہے۔ پس میں جب تک زندہ رہوں، میری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام کا تحفہ پیش ہوتا رہے۔

(بحوالہ کتاب: البدایہ النہایہ، جلد 5 صفحہ 195)

## ایک محدث نے مرتے دم تک برکت تلاش کی:

اسی طرح امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: امام الحافظ ابو حجاج رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث، عابد، زاہد اور جلیل القدر عالم دین تھے۔ اپنی وفات والے دن، جبکہ ان کا وضو قائم تھا، لیکن ظہر کی نماز کے وقت انہوں نے دوبارہ نیا وضو صرف اس لیے کیا، تاکہ وہ برکت حاصل کر سکیں۔

(بحوالہ کتاب: البدایہ والنہایہ جلد 14 ص 191)

## منحوس تقریروں سے بچیں:

حافظ محمد عبد الاعلیٰ مرحوم (بریڈ فورڈ برطانیہ) لکھتے ہیں کہ حضرت سید ابو بکر غزنوی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ فرمایا کرتے تھے: جو مقرر موقع بہ موقع قرآن کی آیات نہیں پڑھتا، وہ منحوس ہے۔ موضوع ہو یا نہ ہو، قرآنی آیات خواہ بطورِ تبرک ہی پڑھی جائیں، بے تحاشا پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 4 جنوری 1991ء ناشر: مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## پورا سال محروم رہنے والا بدنصیب:

ملک عبد الرشید عراقی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ رمضان المبارک کو قرآن مجید کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اس مہینے میں نازل ہوا۔ یہ مہینہ ہر قسم کی خیر و برکت کا حامل ہے۔ آدمی کو پورے سال میں جتنی برکتیں بھی حاصل ہوتی ہیں، وہ اس مہینے کے سامنے ایسے ہیں، جیسے سمندر کے سامنے ایک قطرہ۔ اس مہینے میں

جمعیتِ باطنی کا حصول پورے طور پر جمعیتِ ظاہری کیلئے کافی ہوتا ہے اور اس میں کی جانے والی غفلت پورے سال کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ قابلِ مبارک ہیں وہ لوگ، جن سے یہ مہینہ راضی ہو کر گیا اور ناکام اور بدنصیب ہیں وہ لوگ، جو اس مہینے کو ناراض کر کے ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گئے (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام ۱۵ مارچ ۱۹۹۱ء ناشر: مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## علم کی برکت کس کو نہیں ملتی؟

مولانا فضل الرحمان بن محمد الازہری مرحوم (صدر دار الدعوۃ السّلفیہ) لکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے جب میرے دل میں دینی علوم کے حصول کی رغبت پیدا کی تو میں نے مسجد القدس چوک دالگراں میں تقریباً تین سال تک مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی۔ پھر مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتظامیہ سے کچھ اختلاف ہو گیا تو تعلیم کا سلسلہ میری دکان پر منتقل ہو گیا۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ میری دکان پر آ کر مجھے پڑھاتے۔ ایک دن سبق ہو رہا تھا کہ شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ ہمیں دیکھ کر فرمانے لگے: یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے عرض کی: سبق ہو رہا ہے اور ساتھ ہی دکان میں پڑھنے کی وجہ بھی بیان کر دی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اچھے خاصے غصے کے لہجے میں بولے: ان اسباق میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا نزول نہیں ہو سکتا۔ شاگرد کا کام ہے کہ استاد کے پاس جا کر پڑھے، نہ کہ استاد خود شاگرد کے پاس آ کر پڑھائے۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے پروگرام بنایا کہ آئندہ سے مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جا کر حصولِ علم کیا کروں گا (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام، اشاعتِ خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 876 ناشر: مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

محترم قارئین! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف برکتوں کے

اتنے زیادہ متلاشی تھے، کہ ہر عمل میں چیک کرتے تھے کہ کیا یہ عمل ہمارے لیے بابرکت ثابت ہوگا یا نہیں؟ حالانکہ ہوم ٹیوشن کا سلسلہ تو سالہا سال سے جاری ہے، لیکن ہمارے اسلاف کی نگاہِ باکمال میں یہ سلسلہ باعثِ برکت نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج طالبِ علم کے پاس معلومات کا ذخیرہ تو وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے، لیکن وہ اپنے گھر والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور معاشرے کیلئے ایک پُر امن شہری نہیں بن پاتا، یعنی وہ علم کی برکت سے محروم رہتا ہے (از: مرتب)

## زم زم پینے سے ہر حاجت پوری ہوگی:

مولانا فاروق اصغر صارم حفظہ اللہ (مدرس جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ) لکھتے ہیں کہ: زم زم کا کنواں ایسی بابرکت جگہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی بے تابی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیاس بجھانے کی خاطر جاری فرمایا تھا اور یہ اب تک جاری وساری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زم زم کا پانی بابرکت ہے اور یہ کھانے والے کی خوراک اور پینے والے کیلئے باعثِ شفاء ہے۔ اور فرمایا: زم زم کا پانی اپنے پینے والے کی غرض کو پورا کرے گا (السنۃ الصحیحہ: ۸۸۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکیزے بھر بھر کر اپنے ساتھ مدینہ منورہ میں لے جاتے تھے۔

(بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام ۲۶ فروری ۱۹۹۹ء ناشر: مکتبہ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

## آبِ زم زم ہر دور میں متبرک ہے:

مولانا غلام مصطفےٰ ظہیر حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: آبِ زم زم ہر دور میں متبرک اور پُر تاثیر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ زمین کے پانیوں میں سب سے بہتر پانی زم زم ہے (المعجم الکبیر 11/ 98)

## آبِ زم زم آبِ کوثر سے افضل ہے:

شیخ سراج الدین البلقینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آبِ زم زم، آبِ کوثر سے افضل ہے۔اس کے افضل ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس پانی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ اطہر کودھویا گیا تھا۔ظاہر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینۂ اطہر افضل پانی ہی سے دھویا جانا تھا۔

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ اطہر کو آبِ زم زم سے دھونے میں حکمت یہ تھی، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین و آسمان کی بادشاہی اور جنت وجہنم دیکھنے کی قوت حاصل ہوجائے۔کیونکہ زم زم کے خواص میں سے ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ یہ دل کو تقویت بخشتا ہے۔پریشانی، دکھ، تکلیف اور ڈر کی حالت میں سکون مہیا کرتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: شفاء الغرام جلد 1 صفحہ 406 ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

## ایک مہینہ کھانے کے بغیر گزار دیا:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں ایک ماہ قیام کیا۔ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، صرف زم زم پر گزارہ کرتے تھے (صحیح مسلم)

## زم زم پینے سے ہر نیت پوری ہوتی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آبِ زم زم جس نیت سے پیا جائے، وہ پوری ہوجاتی ہے (ابن ماجہ، مستدرک حاکم، مسند احمد، بیہقی)

## یااللہ! مجھے قیامت کی پیاس سے محفوظ رکھنا:

حضرت حسن بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو زم زم کے کنویں کے پاس دیکھا، کہ انہوں نے اس میں سے ایک ڈول نکالا اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کہنے لگے: یااللہ! عبداللہ بن مومل رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حدیث بیان کی جو انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

سنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آب زم زم جس نیت سے بھی پیا جائے، وہ نیت پوری ہوتی ہے۔ یا اللہ! میں یہ پانی روزِ قیامت کی پیاس سے بچنے کیلئے پیتا ہوں (بحوالہ کتاب: المتجر الرابح از: امام دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ۔ طبقات الفقہاء لابن الصلاح)

## موت جیسی تکلیف سے نجات:

امام ابن علی فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پانی میں ستو ملا کر پیے۔ ستو میں ایک سوئی تھی جو اس کے حلق میں اٹک گئی۔ نہ وہ منہ بند کر سکتا تھا اور نہ ہی کچھ کھا پی سکتا تھا۔ تکلیف کی شدت سے ایسے پڑا رہتا تھا، جیسے میت پڑی ہوتی ہے۔ اسی دوران ایک شخص نے جا کر اسے کہا: اللہ تعالیٰ سے شفاء کا سوال کرتے ہوئے زم زم پیو۔ اس نے زم زم پیا تو اس کی مصیبت ٹل گئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے تکلیف سے نجات دے دی (بحوالہ کتاب: شفاء الغرام، جلد 1 صفحہ 411 ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

## میرے ساتھ تمام مریض ٹھیک ہو گئے:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: مشہور فقیہ علامہ ابوبکر بن عمر منصور رحمۃ اللہ علیہ نے استسقاء کے مرض میں زم زم پیا تو صحت یاب ہو گئے۔ اسی طرح امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میرے ساتھ ساتھ کئی لوگوں نے زم زم کو بعض عجیب و غریب امور میں تجربے کے طور پر آزمایا اور مختلف امراض سے شفاء کی نیت سے پیا تو اللہ جل شانہٗ کے حکم سے سب تندرست ہو گئے (بحوالہ کتاب: زاد المعاد جلد 4 صفحہ 393)

## امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ترقی کا راز:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بلند مقام کے پیچھے یہ راز ہے کہ انہوں نے آبِ زم زم اس نیت سے پیا تھا کہ میں حافظے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبے کو پہنچ جاؤں (بحوالہ کتاب: طبقات الحفاظ، صفحہ 348 ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

## میڈیکل میں آبِ زم زم کے فوائد:

یہ پانی بخار کی حرارت کو ٹھنڈا کرتا ہے، مریضوں پر چھڑکنا اور ان کو پلانا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آبِ زم زم سر درد کو دور کرتا ہے۔ زم زم کے کنویں میں جھانکنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ امام ابن الصاحب المصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین کے تمام پانیوں پر اس پانی کو طبی اعتبار سے بھی فضیلت حاصل ہے اور شرعی اعتبار سے بھی۔ میں نے آبِ زم زم کا وزن مکہ کے کسی اور پانی سے کیا تو اس کا وزن زیادہ نکلا۔ پھر میں نے مزید تجربہ کیا تو اس کو تمام پانیوں سے طبی اور شرعی لحاظ سے افضل پایا (شفاء الغرام، جلد 1 صفحہ 412 بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 21 اپریل 2000ء ناشر: مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

## وضو کے پانی سے برکت کا حصول:

حضرت ابوحیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا: آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کیا، پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ تین دفعہ چہرہ دھویا اور تین دفعہ ہی بازو دھوئے۔ ایک دفعہ مسح کیا، پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں بتاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے (رواہ الترمذی والنسائی، بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام، ۴ فروری ۲۰۱۱ صفحہ ۱، ناشر: مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

## اسلاف میں برکتوں والا زمانہ:

مولانا زبیر علی زئی مرحوم لکھتے ہیں کہ: تمام درد والم کا علاج آج بھی تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے جو چودہ صدیاں پہلے بھی اپنی بہاریں دکھا چکی ہیں۔ محمد بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پچھلے زمانے کے اسلاف کو دیکھا تھا، جو ایک ہی

حویلی میں اپنے اہل وعیال سمیت اکٹھے رہتے تھے۔بعض دفعہ ان میں سے کسی کا مہمان آجاتا تو وہ کسی دوسرے گھرانے کی ہنڈیا چولہے سے اتار کر مہمان کو کھلا دیتا۔ہنڈیا کے مالک اپنی ہنڈیا ڈھونڈتے رہتے۔اٹھانے والا بعد میں بتادیتا کہ میں نے اپنے مہمان کی خاطر اٹھائی تھی تو وہ کہتے: بارک اللہ لکم فیھا (اللہ تمہیں برکتوں سے نوازے) یہی حال روٹیوں کا ہوتا۔پکائی کسی اور نے ہوتیں اور کھا کوئی اور لیتا۔نہ کسی کا گلہ، نہ ہی کسی سے شکوہ (الادب المفرد، امام بخاریؒ، بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 24 فروری 1995ء صفحہ 18 ناشر: مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

## محدث کی زیارت سے خیر و برکت کا حصول:

معروف اہل حدیث مصنف محترمہ مریم خنساء لکھتی ہیں کہ: شیخ امین الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے معروف محدث تھے۔شیخ تقی فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے شیوخ کی طویل فہرست درج کی ہے۔ان کے اعلیٰ علمی مقام کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے حدیث کا سماع کیا تھا۔شیخ تقی فاسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ان کا چہرہ بہت منور تھا۔علم وتقویٰ کا نور ان کے چہرے سے جھلکتا تھا۔لوگ خیر و برکت کے حصول کیلئے ان کے پاس آیا کرتے تھے (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 14 جولائی 2000، صفحہ 22 ناشر: مکتبہ السّلفیہ، لاہور)

## بہن اپنے بھائیوں سے سبقت لے گئی:

شیخ شہاب الدین نویری رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی خدیجہ نویری رحمۃ اللہ علیہا خلوت پسند تھیں۔زیادہ تر عبادت اور ذکرواذکار میں مصروف رہتیں۔علماء وصلحاء سے بہت عقیدت رکھتیں۔اپنے عہد کی خواتین میں دین، عفت، عزت اور شرافت میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔انکے بھائی بھی ان کے زہد وتقویٰ کے معترف تھے۔ان کے اکرام میں نہایت مبالغہ کرتے اور ان سے حصول برکت کیلئے دعا کروایا کرتے (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 15 ستمبر 2000 صفحہ 28 ناشر: مکتبہ السّلفیہ، لاہور)

## اللہ والوں کی وفات سے برکتیں ختم ہو جاتی ہیں:

مولانا محمد ابراہیم خادم قصوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ استاذ المکرم حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل تھے۔ ان کی وفات پر مولانا قاری محمد حنیف میواتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اب مولانا عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کا علاقہ یتیم ہو گیا ہے۔ کسی بستی سے جب بزرگوں کا جنازہ اٹھ جاتا ہے تو برکتیں ختم ہو جاتی ہیں (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 21 جولائی 2000 صفحہ 24 ناشر: مکتبہ السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

## ان شاء اللہ کہنے کی برکات:

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی بنی اسرائیل، جنہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا، فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اگر بنی اسرائیل "وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ" نہ کہتے تو انہیں گائے ذبح کرنے کی توفیق کبھی نہ ملتی (ابن کثیر الجزء الاوّل ص 111) اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں آج رات اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، تاکہ ان میں سے ہر ایک کے ہاں ایک طاقت ور بچہ پیدا ہو اور وہ جوان ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو ان کے ایک مصاحب نے کہا: ان شاء اللہ (بھی ساتھ کہیے) لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام یہ جملہ نہ کہہ سکے، لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی کوئی بھی بیوی حاملہ نہ ہو سکی۔ البتہ صرف ایک بیوی کے ہاں ایک ناقص بچہ پیدا ہوا۔ یہ بیان کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر حضرت سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے تو ہر بیوی سے ایک بچہ پیدا ہوتا، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا (صحیح بخاری جلد اول صفحہ 487)

## یاجوج ماجوج کے نکلنے کا راز:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاجوج

ماجوج روزانہ دیوار توڑ کر اس میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب سورج کی شعاع دیکھتے ہیں ( کہ وہ غروب ہونے والا ہے ) تو ان کا سردار حکم دیتا ہے کہ اب واپس چلو ، ہم اسے کل توڑیں گے۔ پس جب وہ اگلے دن اسے توڑنے کیلئے آتے ہیں، تو اسے پہلے سے بھی زیادہ سخت پاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمائے گا تو وہ اسے توڑیں گے اور جب سورج کی شعاع کو دیکھیں گے تو ان کا حکمران کہے گا کہ واپس لوٹ جاؤ، اللہ نے چاہا تو (یعنی ان شاء اللہ) ہم اسے کل توڑ دیں گے۔ اگلے روز جب توڑنے کیلئے آئیں گے تو اسے اسی حالت پر پائیں گے، جس پر انہوں نے بوقتِ شام اسے چھوڑا تھا۔ لہٰذا وہ اسے جلد ہی توڑ لیں گے اور لوگوں کی طرف نکل کھڑے ہوں گے اور دریاؤں کا پانی پی جائیں گے۔ پس معلوم ہونا چاہئے کہ ان شاء اللہ کہنے کی بہت برکت ہے اور یہ بھی کہ ان شاء اللہ کہنے کی توفیق من جانب اللہ ملتی ہے (تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 104، تفسیر فتح القدیر جلد 3 صفحہ 314 بحوالہ : ہفت روزہ الاعتصام لاہور، جلد 40 شمارہ 52، اشاعت خاص)

## مقبول بندوں کے چلنے کا راستوں پر اثر:

مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ جب مولانا محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیماری کی حالت میں مہدی زمان خان صاحب کے پاس کھلابٹ لے کر گئے تو ایک دن یہ تینوں حضرات سیر کرتے کرتے ایک ندی کے کنارے پہنچے۔ مہدی زمان خاں صاحب نے بتایا کہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا لشکر جب جہاد کے لیے اس علاقے میں آیا تھا، تو ان کا گزر اس مقام سے ہوا تھا، جہاں ہم اس وقت کھڑے ہیں۔ یہ الفاظ سن کر مولانا حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہو گئی اور ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعائے صحت کی۔ دعا کرنے کے بعد مولانا ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ایسے محسوس ہو رہا ہے، جیسے بخار اتر گیا ہے اور وہ صحت یاب ہو گئے ہیں۔ مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مہدی زمان رحمۃ اللہ علیہ انہیں ان کے معالج کے پاس لے

گئے۔ معالج کا کلینک ایک پہاڑی کے اوپر تھا۔ نبض دیکھی تو کہا نبض کی حرکت تیز ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بخار نہیں اترا۔ مولانا ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میری جسمانی حالت مجھے بتا رہی ہے کہ بخار اتر گیا ہے اور نبض کی رفتار اس لیے تیز ہے کہ نیچے سے پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کمزوری کی وجہ سے سانس پھول گیا ہے۔ آپ دس منٹ بعد نبض دیکھیں گے تو ان شاء اللہ اسی نتیجے پر پہنچیں گے، جس پر میں پہنچا ہوں۔ چنانچہ دس منٹ بعد نبض دیکھی گئی تو وہ بالکل ٹھیک تھی اور وہ ایک ہفتے بعد واپس گوجرانوالہ آ گئے۔ اللہ نے مریض کی دعا جو دل کی گہرائی سے نکلی تھی، قبول فرمائی اور بیماری ختم ہو گئی (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام لاہور، جلد 40 شمارہ 52، اشاعت خاص، صفحہ 95)

## "یا علیم یا بصیر" پڑھنے کی برکت:

نبض شناسی کے سلسلے میں مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جہانیاں منڈی) کے متعلق ایک عجیب وغریب واقعہ ملاحظہ ہو۔ قیام پاکستان سے قبل کچھ خانہ بدوش چمار لوگ ایک ایسے مریض کو حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر آئے، جس کا تمام جسم کوڑھ سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی نبض دیکھنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کو اس کا قارورہ (پیشاب) لانے کیلئے کہا۔ قارورہ دیکھا تو فرمایا: اسے کوڑھ نہیں ہے، بلکہ سانپ کے زہر کے اثرات ہیں۔ انہوں نے کہا: اس کو سانپ نے تو کبھی نہیں کاٹا۔ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مریض سے پوچھا: تم نے کبھی مور کا گوشت کھایا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: مور کا گوشت کھانے کے بعد تمہاری یہ حالت ہوئی ہے؟ مریض نے کہا: میرے سامنے ایک مرتبہ مور نے ایک سانپ نگلا اور وہ مر گیا، بعد میں میں نے اس مور کا گوشت کھا لیا۔ پھر میری یہ حالت ہو گئی۔ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مریض کو تریاق دیئے اور اللہ نے اسے صحت عطا فرما دی۔ لوگوں نے اس عجیب وغریب تشخیص کے بارے میں حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ قارورہ ٹیسٹ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ میں اس

میں ایک قطرہ سرسوں کے تیل کا ڈالتا ہوں اور پھر اس کا مشاہدہ کرتا ہوں۔اس سے مرض کا اندازہ ہو جاتا ہے۔لیکن اس مریض کے پیشاب میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔ میں نے تیل کے قطرے کو اچھی طرح دیکھا تو اس میں مور کی شبیہ نظر آئی جس نے منہ میں سانپ پکڑا ہوا تھا۔حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''یا علیم یا بصیر'' کا وظیفہ ہر روز صبح وشام سوسو مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔فرماتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ قارورہ میں مور کی جو شبیہ نظر آئی، وہ اس وظیفے کی برکت کا نتیجہ ہے (بحوالہ کتاب: ہفت اقلیم :ص ۴۵۴ مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم، ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور)

## جمعے کا خاص الخاص برکتی پیکج:

مولانا عبدالرحیم صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام ایک سفید آئینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لائے، جس میں ایک چھوٹا سا نکتہ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام فرمانے لگے: یہ جمعے کی مثالی شکل ہے۔جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور آپ کی امت کو نوازا گیا ہے۔باقی تمام ادیان (یہود ونصاریٰ) تمہارے تابع ہیں۔ تمہارے لیے یہ دن باعثِ برکت ہے۔اس میں ایک ایسا بابرکت وقت ہے کہ ہر آدمی کی منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے۔اور ہمارے ہاں اس دن کو یوم المزید کہا جاتا ہے (یعنی فضائل کا دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یوم المزید کا مطلب کیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس میں ایک وسیع میدان تیار کرایا ہے، جس میں کستوری کی چٹانیں ہیں۔جب جمعے کا دن ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ مقررہ مقدار میں فرشتے بھیجتا ہے اور اس میدان کے چاروں طرف نورانی تخت ہیں، جو انبیاء کی نشست گاہیں ہیں۔اور ان تختوں کے پیچھے چاروں طرف سنہری منبر ہیں، جو شہداء اور صدیقین کی آرام گاہیں ہیں۔اور ان منبروں کے اوپر یاقوت اور زبرجد کے جڑاؤ ہیں۔جب اللہ تعالیٰ اور انبیاء وشہداء اپنی اپنی سیٹوں پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں، تو خداوندی اعلان ہوتا ہے کہ میں تمہارا مولا ہوں، جس نے جملہ

وعدے پورے کیے، اب کچھ مانگو تو حاضر ہے۔ سب متفق ہو کر بولیں گے کہ ہمیں تیری رضامندی مطلوب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: لیجئے آپ کی مراد پوری کر دی گئی اور میں تم پر راضی ہوا اور آئندہ تم جو تمنا کرو گے، پوری کر دی جائے گی، بلکہ میں ان عطاؤں میں اضافہ بھی کروں گا۔ چنانچہ سب فرشتے اور انبیاء وشہداء اس وقت جشن کے انتظار میں رہتے ہیں، کیونکہ ہر جمعہ لطف وکرم میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی وہ دن ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ عرش معلیٰ پر رونق افروز ہوئے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن واقع ہوگی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو اپنی مسند میں لائے ہیں اور ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی مختلف سندیں جمع کی ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے اندر بے شمار برکات رکھتی ہے (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 26 مئی 1950، صفحہ 7 ناشر: ادارہ الاعتصام گوجرانوالہ)

## ماہِ شعبان کی برکات:

شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ بانی مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور لکھتے ہیں کہ: مسند امام احمد وغیرہ میں ایک طویل حدیث حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس میں یہ ذکر بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ شعبان میں بکثرت نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ میرے سوال پر فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے، جس میں لوگ عام طور پر غافل ہوتے ہیں۔ لیکن اس ماہ میں چونکہ رب العالمین کی بارگاہ میں انسانوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، اس لیے میری خواہش ہے کہ روزے ہی کی حالت میں میرے اعمال پیش ہوں۔

## شب برأت میں دعا کی قبولیت:

شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ بانی مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور آگے لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابہ سے متعدد اسناد سے مروی ہے کہ اس رات اللہ جل شانہٗ کی توجہ خصوصی ہوتی ہے۔ مغفرت اور رحمت کے طلب گاروں کو ان دونوں نعمتوں سے نوازا جاتا ہے اور ان کی

ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رات پہلے آسمان پر نزول فرماتے ہیں اور بندوں کی اکثریت کی کوتاہیاں معاف کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مغفرت تو عام ہوتی ہے، لیکن مشرک، کینہ رکھنے والے، ناحق خون کرنے والے اور زانی مرد و عورت اس مغفرت سے محروم رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کر کے ان گناہوں سے باز آجائیں۔

(بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 2 جون 1950 صفحہ 3 ناشر: ادارہ الاعتصام، چوک نیائیں، گوجرانوالہ)

## ماہِ شعبان میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا معمول:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں شعبان کا چاند دیکھتے ہی لوگ قرآن پاک پر جھک جاتے۔ کثرت سے تلاوت فرماتے اور مساکین پر زکوٰۃ تقسیم کرتے، تاکہ وہ بھی رمضان المبارک کیلئے اپنی خوراک کا بندوبست کر لیں۔ امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ، جو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض یافتہ ہیں، اپنی کتاب "لطائف المعارف" میں فرماتے ہیں کہ یہ رمضان کیلئے تیاری اور مشق ہے۔ تاکہ ان روزوں کی حلاوت رمضان کے روزوں کیلئے باعثِ شوق ثابت ہو (بحوالہ: ہفت روزہ الاعتصام 2 جون 1950 صفحہ 3 ناشر: ادارہ الاعتصام، چوک نیائیں، گوجرانوالہ)

## برکت حلول کر گئی:

شیخ الاسلام مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: استاذ الآفاق حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی قدس سرہُ العزیز، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تینوں نانا حضرت شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین رحمہم اللہ اجمعین سے علم حاصل کیا۔ چونکہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ نرینہ نہیں تھی، اس لیے ان کے بعد مسندِ خلافت پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی بیٹھے۔ شیخ عمر بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ میں اپنے نانا حضرت شاہ

عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی برکتِ علمی حلول کرگئی ہے (بحوالہ کتاب: تاریخ اہل حدیث صفحہ 293 ناشر: مکتبہ الرحمٰن السلفیہ، سول لائن سرگودھا)

## برکت والا آٹا ختم نہیں ہوتا:

مولانا محمد خالد گھرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ کسی چیز میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوبیوں اور بھلائیوں کے جمع ہوجانے کو برکت کہتے ہیں۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ مجھے جو نعمتیں ملیں، ان میں اتنی برکت ہوجائے کہ وہ کبھی ختم نہ ہوں اور یہ بات بھی بالکل حقیقت ہے کہ بعض لوگوں کے برتنوں میں سے کبھی آٹا ختم نہیں ہوتا، اور بعض لوگ تھوڑی سی آمدنی میں بھی باعزت طریقے سے گزارہ کرلیا کرتے ہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہیں آتی۔ اس کے برعکس جن کو برکت نہیں ملتی، وہ زیادہ آمدنی کے باوجود بھی تنگدستی اور پریشانی کا شکار رہتے ہیں (بحوالہ کتاب: بابرکت رزق اور موجودہ دور کے فتنے، صفحہ ۵ ناشر: جمعیت اہل حدیث گھرجاکھ، گوجرانوالہ)

## تنگ دستی کے دروازے بند کروانے کا راز:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی نیت آخرت کی طلب میں رہتی ہے (یعنی جس کا مقصد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوجائے اور قیامت کے دن میں کامیاب ہوجاؤں) تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کردیتا ہے اور اس کی تمام پریشانیوں کو دور کردیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر آتی ہے۔ اور جس شخص کی نیت صرف دنیا ہی کی طلب میں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تنگ دستی میں مبتلاء کرکے اس کے گرد پریشانیاں ڈال دیتا ہے اور محنت کے باوجود اسے ملتا وہی ہے، جو اس کے نصیب میں لکھ دیا گیا ہے (بحوالہ ترمذی، مشکوٰۃ، رواہ احمد والدارمی عن زید بن ثابتؓ) یعنی محنت اور کوشش کرنے کے باوجود اس کی روزی میں برکت نہیں دی جاتی، بلکہ اس کے کاروبار سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

ایک اور حدیثِ قدسی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: اے ابنِ آدم! میری عبادت کیلیے اپنے آپ کو فارغ کر لے، میں تیرے دل کو غِنا سے بھر دوں گا (یعنی تجھے غنی/ مالدار /خوشحال کر دوں گا) اور تیری زندگی سے تنگدستی کو بند کر دوں گا۔ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو مشغولیت سے بھر دوں گا اور تیری زندگی سے تنگدستی دور نہیں ہوگی (احمد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ) (بحوالہ کتاب:" بابرکت رزق اور موجودہ دور کے فتنے، صفحہ 7-8 ناشر: جمعیت اہل حدیث گھر جاکھ، گوجرانوالہ)

## حرام روزی میں برکت نہیں آسکتی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ حرام کمائی کر کے اس میں سے صدقہ کرتا ہے تو وہ قبول نہیں ہوتا اور نہ ہی اس مال کو خرچ سے اس میں برکت ہوتی ہے۔ اس حرام کمائی میں سے کیا گیا صدقہ اس کیلیے جہنم کا سامان بنے گا، اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا، بلکہ نیکی سے برائی کو مٹاتا ہے۔ کیونکہ گندگی سے گندگی دور نہیں ہوتی (رواہ احمد و مشکوٰۃ)

## بابرکت رزق اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کی نیک بختی (اس میں) ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے پر خوش ہو جائے اور اس کی بدبختی (اس میں) ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسند کردہ چیزوں کو چھوڑ دے اور یہ بھی بدبختی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر خوش نہ ہو (رواہ احمد، ترمذی، مشکوٰۃ) یعنی انسان کی نیک بختی اسی میں ہے کہ جو فیصلے اللہ تعالیٰ نے اس کی بھلائی کیلیے فرمائے ہیں، انہیں قبول کرے اور یہ بات یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کیلیے صرف حلال چیزیں ہی پسند فرمائی ہیں۔ اب جو شخص حلال روزگار کو پسند کرتا ہے، اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، وہ بابرکت ہوتا ہے۔ (بحوالہ کتاب: بابرکت رزق اور موجودہ دور کے فتنے، صفحہ ۲۱ ناشر: جمعیت اہل حدیث گھر جاکھ، گوجرانوالہ)

## زہد وتصوف کیا ہے؟

سابقہ حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ انسان کاروبار کرنا ہی چھوڑ دے، بلکہ زہد تو نام ہی صرف حرام کو چھوڑنے کا ہے۔ جس شخص نے حرام سے کنارہ کیا، وہ زاہد ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ موٹے اور کھردرے کپڑے پہننے سے زہد نہیں آتا اور نہ ہی خشک اور باسی کھانا کھانے سے زہد آتا ہے، بلکہ زہد اس چیز کا نام ہے تو اپنے دل سے حرص کو ختم کردے (بحوالہ: مشکوٰۃ باب الامل) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں حلال اور پاکیزہ کاروبار کرنے اور حریص نہ ہونے کا نام زہد ہے (مشکوٰۃ) یعنی جو شخص حلال کاروبار کرتا ہے اور ناجائز حرص میں آکر حرام کی طرف مائل نہیں ہوتا، وہ مکمل زاہد شخص ہے، اگرچہ اس کی آمدنی تھوڑی ہو، لیکن وہ برکت والی ہوگی (بحوالہ کتاب: بابرکت رزق اور موجودہ دور کے فتنے، صفحہ 23 ناشر: جمعیت اہل حدیث گھرجاکھ)

## میں ایک ہفتے کی کمائی سے پورا مہینہ گزار لوں گا:

مولانا محمد خالد گھرجاکھی مرحوم لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست نے اپنے ٹھیکے داری کے زمانے کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ ہم کوئی پُل تعمیر کروا رہے تھے، کہ دوسرے مستریوں کے ساتھ ہم نے ایک ایسا مستری معمار لگایا جو ان سب کاریگروں سے ڈیڑھ گنا زیادہ کام کرتا۔ یعنی اس کے کام کرنے کی مہارت اور رفتار سب سے زیادہ تھی۔ ایک ہفتہ گزرنے پر اس نے پچھلا حساب کیا اور پیسے لے کر چلا گیا۔ بعد میں اس نے آنے سے انکار کردیا۔ ہم نے بہت اصرار کیا، لیکن وہ نہ مانا۔ بالآخر کہنے لگا کہ میرے پاس اتنے پیسے ہوگئے ہیں کہ میں آرام سے پورا ایک مہینہ یادِ الٰہی میں مشغول رہ سکوں۔ جب یہ پیسے ختم ہوں گے تو پھر کچھ دن کام کرنے آجاؤں گا۔ (بحوالہ کتاب: بابرکت رزق اور موجودہ دور کے فتنے، صفحہ 24 ناشر: جمعیت اہل حدیث گھرجاکھ)

## برکت والا مال کون سا ہوتا ہے؟

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عطا کر دیا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے (یعنی خوش نظر و خوش ذائقہ ہوتا ہے) پس جو شخص اسے نفس کے لالچ کے بغیر لے گا، اسے اس میں برکت دی جائے گی اور جو اسے نفس کے لالچ کے ساتھ لے گا، اس کیلئے یہ مال بابرکت نہیں ہوگا اور اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ وہ کھائے لیکن اس سے سیر نہ ہو سکے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

☆☆☆☆

# ہم برکت کیسے حاصل کریں

### مصنف: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر امین عبداللہ شقاوی،

### ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور

## وضاحت:

محترم قارئین! برکت کا متلاشی بننا اور خیر و برکت والے اعمال سرانجام دینا صرف اسلاف ہی کے دور میں نہیں تھا، بلکہ آج بھی اہل حدیث میں ایسے کئی علمائے کرام موجود ہیں، جو خود بھی برکت کے قائل ہیں اور عوام کو بھی برکت تلاش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ انہی میں سے زیرِ نظر کتاب" ہم اپنے مال، وقت اور زندگی میں برکت کیسے حاصل کریں" کے مصنف بھی شامل ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں برکت حاصل کرنے کے کون کون سے نادر و نایاب نسخے درج ہیں (از: مرتب)

## برکت حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ:

ہر مسلمان کو برکت اور اس کے اسباب کی معرفت ہونی چاہئے تاکہ وہ اپنی زندگی میں اس عظیم خیر کو حاصل کر سکے اور ایسے تمام اقوال وافعال سے بچ سکے، جو برکت کی راہوں میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ برکت کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی خشیت ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: اگر بستیوں والے واقعی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے (الاعراف:96 بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں صفحہ 11)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ برکت مانگا کرتے:

امام راغب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی چیز میں خیر اور بھلائی کا ثابت ہو جانا برکت کہلاتا ہے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ برکت کا معنی کسی چیز میں بڑھوتری اور زیادتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: وبارك لی فیما اعطیت۔ اے اللہ! تو نے مجھے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان میں برکت ڈال دے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو کہا: بارك الله لك فی اهلك ومالك یعنی اللہ پاک تجھے تیرے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے۔
(بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں صفحہ 14 ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور)

## برکت مانگنا کیوں ضروری ہے؟

جب کسی چیز میں برکت آجائے تو اس کے فائدے بڑھ جاتے ہیں۔ جبکہ جو کمائی، جو وقت، جو بیوی، جو اولاد اور جو کام برکت سے خالی ہو، وہ بے وقعت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور نیک لوگ (اولیاء صالحینؒ) ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے برکت کا سوال کرتے تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دفعہ اپنے

بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملنے گئے تو وہ گھر میں نہ تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی اہلیہ سے پوچھا: تمہارا کھانا پینا کیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ ہم لوگ گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا دی اے اللہ! ان کے کھانے پینے میں برکت ڈال دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا آج تک چلی آ رہی ہے (صحیح بخاری 3365)

## صحابہ کرامؓ ہر موقع پر برکت طلب کرتے:

جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پکڑتے اور دعا فرماتے: اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا في مدنا: اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت ڈال دے، ہمارے مدینے میں برکت ڈال دے، ہمارے صاع اور مُد (ماپ تول کے پیمانے) میں برکت ڈال دے۔ یا اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ کیلئے دعا کی تھی، میں تجھ سے مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ انہوں نے تجھ سے جو کچھ مکہ کیلئے مانگا، میں اس سے دوگنا تجھ سے مدینے کیلئے مانگتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس موجود سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور اسے وہ پھل دے دیتے (صحیح مسلم 1373)

## برکت کی دعا کا 94 برس تک اثر:

حضرت جعید بن عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو 94 برس کی عمر میں بہت زیادہ قوی اور صحت مند دیکھا تو انہوں نے فرمایا: مجھے یقین ہے کہ میں اب تک اپنے کانوں اور آنکھوں سے جو نفع حاصل کر رہا ہوں، وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میرے لیے برکت کی دعا کا نتیجہ ہے۔ ایک دفعہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہا: یہ میرا بھانجا بیمار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کیلئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پہ ہاتھ پھیر

اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی میں نے پی لیا (صحیح بخاری 3541)

## برکت ملنے کے بعد آمدنی میں اضافہ:

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس سے بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد (مجھے اتنی برکت ملی کہ) میں جب بھی بازار جا کر کوئی سودا کرتا تو حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے کہ ہمیں بھی اس سودے میں شریک کرلو، کیونکہ آپ کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی ہوئی ہے۔ پھر میں انہیں بھی اس سودے میں شریک کرلیتا اور بعض اوقات پورے اونٹ برابر غلے کا نفع ہوتا تو وہ اسے گھر بھیج دیتے (صحیح بخاری 2502)

محترم قارئین! درج بالا حدیث میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں برکت کی اتنی قدردانی تھی، کہ وہ قدم قدم پر اس کے متلاشی رہتے تھے۔ ان کی نظر مال کی کثرت پر نہیں ہوتی تھی، بلکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر تھوڑے مال میں بھی برکت والی نعمت شامل ہو جائے تو زندگی سنور جاتی ہے اور ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی قرآن مجید کے اس حکم کے مطابق برکت کے متلاشی بنیں (فأن آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا۔ اگر وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان والے بن جائیں، تبھی ہدایت پا سکتے ہیں)

## برکت والی کھجوریں ختم نہیں ہوتیں:

سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجوریں لایا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان

میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ان کو پکڑ لو اور اپنے کسی تھیلے میں ڈال لو۔ جب ضرورت ہو تو تھیلے میں ہاتھ داخل کرنا اور بقدر ضرورت استعمال کر لینا۔ اور انہیں کھلی ہوئی مت نکالنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان میں سے 60 صاع (کم وبیش ساڑھے 4 من) کھجوریں نکال کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیں۔ ہم خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ تھیلی ہمیشہ میرے پاس رہی۔ حتیٰ کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن وہ تھیلی بھی گم ہوگئی (سنن ترمذی 3839) یہ وہ عظیم الشان برکت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی بدولت انہیں حاصل ہوئی کہ وہ تقریباً پچپن برس تک انہی کھجوروں کو کھاتے اور لوگوں کو کھلاتے رہے (بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں، صفحہ 25 ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور، ریاض)

## صحابہ رضی اللہ عنہم کو برکت کا کامل یقین ہوتا تھا:

جب غزوۂ تبوک میں لوگ شدید بھوک میں مبتلاء ہوئے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ ذبح کر لیں۔ ہم کچھ کھا لیں گے اور کچھ تیل بنا لیں گے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ایسا کر لیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے فرمائیں کہ وہ اپنے پاس بچا ہوا کھانے پینے کا سامان لے آئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں برکت کی دعا فرما دیں، عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی میں برکت ڈال دے۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کو پسند فرمایا۔ پھر ایک چادر منگوا کر بچھائی اور لوگوں سے کہا: جس کے پاس جو کچھ ہے، وہ لا کر اس چادر پہ رکھ دے۔ اس کے بعد کوئی مکئی لے کر آیا، کوئی کھجور اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لایا۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور فرمایا: اس چادر

سے اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ چنانچہ سب نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا اور خوب سیر ہو کر کھایا، لیکن چادر پہ پھر بھی کھانا بچا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے کسی شک میں نہ ہوا تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا (صحیح مسلم 27)

## بابرکت چیزوں کی تلاش:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس تھوڑا سا پانی تھا۔ اسے برتن میں ڈال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا اور مبارک انگلیوں کو کھولا۔ پھر فرمایا: آؤ وضو کر لو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پھوٹ کر گر رہا تھا، لوگوں نے وضو کیا اور پیا بھی۔ پھر میں نے بھی یہ پرواہ کیے بغیر کہ میرے پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے، خوب پیا۔ کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ یہ بابرکت پانی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس دن آپ کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: چودہ سو یا پندرہ سو (صحیح بخاری 5639) امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے صرف برکت کی وجہ سے جان بوجھ کر پانی زیادہ پیا۔ اسی طرح امام ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کھانے پینے کی اشیاء میں برکت آجائے تو اس کا زیادہ استعمال کرنا اسراف نہیں ہے، بلکہ یہ مستحب ہے (بحوالہ کتاب: فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 10 صفحہ 102)

## برکت کی تلاش کرنا انبیاء کا شیوہ ہے:

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام (صحت ملنے پر) غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپؑ پر گرنے لگیں۔ حضرت

ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے۔ اتنے میں اللہ جل شانہٗ نے انہیں پکارا: اے ایوب! کیا میں نے آپؑ کو اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا، جسے آپ دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں میرے رب تیری عظمت کی قسم! لیکن تیری برکت سے بے نیازی میرے لیے کیسے ممکن ہے؟ (بحوالہ: صحیح بخاری 279)

## قدم قدم پہ برکت مانگو:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقا سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے، اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے: اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه۔ اے اللہ ہمیں اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے مزید بہتر کھانا کھلا اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے: اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه۔ اے اللہ ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ دے (مسند احمد 1978 حدیث حسن) اسی طرح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتر میں پڑھنے کی جو دعا سکھائی، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: وبارك لي فيما اعطيت۔ اے اللہ تو نے مجھے جو کچھ بھی عطا فرمایا ہوا ہے، اس میں مزید برکت ڈال دے (سنن ترمذی 464)

## بکری پالنا باعث برکت ہے:

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بکریاں رکھو، کیونکہ ان میں برکت ہوتی ہے (مسند احمد 27381 اسنادہ صحیح) اسی طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک عزیز سے فرمایا: تم اپنے گھر "برکت" کیوں نہیں لاتے ہو؟ اس نے عرض کیا: "برکت" سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: "شاة تحلب" یعنی دودھ دینے والی بکری۔ مزید فرمایا: انه كانت في داره شاة تحلب اونعجة او بقرة وفبر كاة كلهن جس گھر میں دودھ دینے والی بکری، بھیڑ یا گائے ہو تو یہ سب برکتیں ہیں۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کی اہمیت کے بارے میں

فرمایا: نعم المال الشاۃ بکری بہت اچھا سرمایہ ہے (بحوالہ: مجمع بحار الانوار ج ۱۴ ص ۶۸۶ از: شیخ محمد طاہر محدث ہندیؒ) مذکورہ حدیث میں بکری اور گائے کے علاوہ "نعجۃ" کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ اس لفظ کے بہت سے معانی ہیں مثلاً وحشی گائے، پہاڑی بکری یا بھیڑ۔ شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ بکری ایسا بابرکت جانور ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو بکری پالنے سے چند ہی دنوں میں وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔

## برکت والی چیزیں:

1: قرآن مبارک کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا برکت کے حصول کے اہم اسباب میں سے ہے: وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور یہ برکت والی کتاب ہم نے نازل کی لہٰذا تم لوگ اس کی پیروی کرو اور (اللہ کی ناراضگی اور عذاب سے) بچو تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جائے (الانعام) اور فرمایا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف برکت والی کتاب نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور تاکہ عقلمند (اِس کے ذریعے) نصیحت حاصل کریں (سورۃ ص) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿لا تجعلوا بیوتکم مقابر إنّ الشّیطان ینفر من البیت الّذی تقرأ فیہ سورۃ البقرۃ اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ بے شک شیطان اُس گھر سے دور بھاگتا ہے، جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے (صحیح مسلم 780 / کتاب الصلاۃ المسافرین وقصرھا/ باب 29)

## تقویٰ اختیار کرنے میں برکت ہے:

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد گرامی ہے وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور اُن پر آسمان اور زمین

سے برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پس ہم نے اُن کو اُن کے کیے پر پکڑا
(الاعراف 96) یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق
ایمان لانا اور عذاب سے بچنے کی کوشش میں رہنا اللہ کی طرف سے آسمان اور زمین کی
برکتیں حاصل کرنے کا سبب ہے۔

## درود شریف پڑھنے سے برکت ملتی ہے:

فضیلۃ الشیخ ابوالریان نعیم الرحمان صاحب لکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود
پاک بھیجنا ایمان کا جزو اور خیر و برکت کو سمیٹنے کا باعث ہے۔ جو شخص درود شریف
پڑھنے سے لاپروائی کرتا ہے، اس کیلئے تباہی ہی تباہی ہے۔ درود پاک نہ پڑھنے والا
شخص اپنے آپ کو بدبختی اور ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ درود پاک درجات کی
بلندی کا ذریعہ ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہے۔ غموں سے نجات کا نسخہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
کی شفاعت حاصل کرنے کا انمول تحفہ ہے (بحوالہ کتاب: اعمال ایسے کہ فرشتے
اتریں، صفحہ 70 ناشر: مکتبہ دارالاندلس، مرکز القادسیہ، چوبر.جی چوک لاہور)

## بعض لوگوں میں بھی برکت ہوتی ہے:

اللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے نیک بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، دوسرے کے لیے
برکت کا ذریعہ بنا دیتا ہے اور وہ برکت جس نیکوکار ایمان والے شخص کے ذریعے ملتی ہے
،لغوی طور پر اُس شخص کی برکت بھی کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ تیمم کی آیات نازل ہونے
اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے
بارے میں کہا مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان
والو! یہ آپ لوگوں کی پہلی برکت نہیں ہے (بخاری و مسلم) اِن الفاظ کی شرح میں اِمام ابن
حَجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کی اِس بات "یہ آپ لوگوں
کی پہلی برکت نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ اِس واقعہ سے پہلے بھی اُن لوگوں سے بر

ظاہر ہو چکی تھیں ۔ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ آپ کو خیر والی جزاء عطاء فرمائے۔اللہ کی قسم آپ کے لیے جب بھی کوئی دُکھ والا کام واقع ہوا تو اللہ نے آپ کے لیے اُس میں سے نکلنے کا راستہ بنایا اور اُس میں مُسلمانوں کے لیے برکت دی (متفق علیہ) اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں نے اِس نکاح کی وجہ سے جویریہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے کے تمام غلاموں کو رہا کر دِیا کہ یہ لوگ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سُسرال ہیں۔ پھر فرمایا: پس ہم نے کسی عورت کو اُس کی قوم کے لیے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ برکت والا نہیں دیکھا کہ اُن کی وجہ سے بنی مُصطلق کے سو گھرانوں کے افراد کو غلامی سے نجات ملی (سنن ابوداؤد 3933)

## سحری کے کھانے میں برکت ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةٌ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے (صحیح البخاری 1963 صحیح مسلم 1095) حضرت ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحری کے کھانے کو الغداءُ المُبارك برکت والی خوراک قرار دیا (سنن ابی داؤد 2344)
حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تَسَحَّرُوا ولو بِجُرعةٍ مِن مَاءٍ سحری کے وقت ضرور کھایا پیا کرو خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی ہو (صحیح الجامع الصغیر)

## کھانے کے درمیان میں برکت ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا إذا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا من حَافَتِهِ وَذَرُوا وَسَطَهُ فإن الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ جب کھانا رکھ دیا جائے تو اُس کے کناروں میں سے لو اور اُس کا درمیانی حصہ چھوڑ دو کیونکہ برکت اُس کے درمیانی حصے میں نازل ہوتی ہے۔
(سُنن ابن ماجہ 3275 سُنن ترمذی 1805)

## کھانے کے ذرات میں برکت ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ تم لوگوں میں سے کوئی بھی (کھانا کھانے کے بعد آخر میں) اپنے ہاتھ کو صاف کرنے سے پہلے چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس کے کھانے میں برکت کہاں ہے (سنن ابن ماجہ 3270) انہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كل شَيْءٍ من شَأْنِهِ حتى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فإذا سَقَطَتْ من أَحَدِكُمْ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ ما كان بها من أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا ولا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فإذا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فإنه لَا يَدْرِي فى أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ: یقیناً شیطان تم میں سے ہر ایک کے ہر کام کے وقت موجود ہوتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی، لہٰذا اگر تم میں سے کسی سے اُسکا لقمہ گر جائے تو (وہ اُس لقمے کو اُٹھا لے اور) اُس لقمے پر تکلیف والی جو چیز لگ گئی ہو، اُسے صاف کر لے اور پھر اُسے کھا لے اور اُس لقمے کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب وہ کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت تھی (صحیح مُسلم 2033)

مذکورہ بالا بیان کی گئی احادیث پاک میں ہمیں اللہ کے رسول ﷺ کی زبان مبارک سے یہ خبر دی گئی کہ جب ہم اللہ کا نام لے کر کچھ کھاتے پیتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اُس چیز میں برکت نازل کی جاتی ہے اور اس برکت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم اُس چیز میں سے کچھ بھی ترک نہ کریں حتیٰ کہ اپنے ہاتھ پر جو کچھ اس چیز میں سے لگا ہے، اسے چاٹ کر صاف کریں اور کھانے کے برتن کو بھی۔

## مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طعام الاثنین کافی الثلاثه وطعام الثلاثة کافی الاربعة ۔ یعنی دو بندوں کا کھانا تین آدمیوں کیلیئے کافی ہوجاتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کیلیئے کافی ہوجاتا ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اکٹھے مل کر کھانا کھانے سے تھوڑے کھانے میں بھی برکت شامل ہوجاتی ہے( صحیح بخاری 5077 صحیح مسلم 2058)

## ثرید میں برکت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: والبرکۃُ فی ثَلاثَۃٍ فی الْجَمَاعَۃِ وَالثَّرِیدِ وَالسُّحُورِ اور برکت تین چیزوں میں پائی جاتی ہے، جماعت، ثرید اور سحری کے کھانے میں (المعجم الکبیر للطبرانی 6127، صحیح الجامع الصغیر 2882) ثرید ایسے کھانے کو کہا جاتا ہے جس میں روٹیوں کو شوربے والے سالن میں ڈبو کے نرم ہونے پر کھایا جاتا ہے۔

## گھوڑوں میں برکت ہوتی ہے:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الْبَرَکَۃُ فی نَوَاصِی الْخَیْلِ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے( متفق علیہ)

## زمزم کے پانی میں برکت ہے:

زمزم کے بارے میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ بے شک یہ برکت والا (پانی) ہے اور یقیناً مکمل کھانا ہے( صحیح مسلم 2473 )ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں زَمزَم طَعَامُ طُعمٍ و شِفاءُ سُقمٍ زم زم برکت والا (پانی) ہے (اور) یقیناً مکمل کھانا ہے اور بیماریوں کی شفاء ہے(مسند البزار 3929،3946 صحیح الترغیب والترھیب )

## بکریوں میں برکت ہے:

اُم ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اتَّخِذِي غَنَمًا فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً تم بکریاں لو (یعنی بکریوں کی تجارت کرو) بکریوں میں برکت ہوتی ہے (سنن ابن ماجہ/ حدیث 2304 / کتاب التجارات)

## نماز کے دوران اپنے مسائل حل کروائیں:

مسند احمد میں روایت موجود ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی نماز میں یہ دعا مانگ رہے تھے: اللهم اغفري ذنبي ووسع لي في داري وبارك لي فيما رزقتني اے اللہ میرے گناہ معاف کردے اور میرے لیے میرا گھر وسیع کردے اور میرے لیے میرے رزق میں برکت ڈال دے (مسند احمد 16899)

## مٹی کو ہاتھ لگاتے تو سونا بن جاتا:

حضرت عروۃ البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک بکری خرید کر لاؤں۔ میں نے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار کے بدلے بیچ دی اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی، جس کے بعد اگر میں مٹی کا بھی سودا کرتا تو مجھے اس سے بھی نفع ہو جاتا (صحیح بخاری 3642) سنن ترمذی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تیرے دائیں ہاتھ کے سودے میں برکت ڈال دے۔ پس اس کے بعد وہ کوفہ چلے گئے اور وہاں کے مالداروں میں شمار ہونے لگے (سنن ترمذی 1010 صححہ الالبانی)

## کستوری کی خوشبو دینے والا کراماتی پھول:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ! اپنے خادم انس کیلئے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کردے اور جو تو نے اسے عطا کیا ہے، اس میں برکت ڈال دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری اولاد اور پوتے 100 سے تجاوز کر چکے ہیں۔ ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جو سال میں دو دفعہ پھل لایا کرتا تھا اور اس باغ میں ایک ایسا پھول تھا جو کستوری کی خوشبو دیتا تھا (صحیح مسلم 2480، فتح الباری ج 4 صفحہ 22)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے برکت کا حصول:

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عمر حفظہ اللہ (جامعہ سلفیہ فیصل آباد) لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپائے خیر و برکت تھے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی یا سر کے بال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں تقسیم کرلیا کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کبھی منع نہیں فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم فرماتے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بیمار ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دم کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھیرتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مجھ سے زیادہ برکت والا تھا (صحیح بخاری و مسلم)

## برکت اکٹھی کرنا بالکل درست کام ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا

کے گھر جاتے اور ان کے بستر پر سو جاتے ، جبکہ وہ گھر موجود نہ ہوتیں۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر جا کر سو گئے۔ وہ آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک بہہ کر چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک ڈبی کھولی اور پسینہ اکٹھا کر کے اس میں بھرنے لگیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے تو فرمایا: کیا کر رہی ہو؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنے بچوں کی برکت کیلئے اسے اکٹھا کر رہی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا (بخاری ومسلم)

## برکت مانگنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وقل رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین :اے ہمارے رب ہمیں برکت والی جگہ پر اتاریئے ، کیونکہ آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں (سورۃ المومنون آیت 29)

## کفن کیلئے بابرکت کپڑے کا انتظام:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک قمیص لائی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں چاہتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پہن لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پہن لی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے اسے دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ قمیص کتنی خوبصورت ہے، یہ مجھے پہنا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دے دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے ملامت کی اور کہا: آپ نے اچھا نہیں کیا، جبکہ آپ کو پتہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی، اس کے باوجود آپ نے ان سے لے لی۔ انہوں نے جواب دیا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پہن لیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف برکت کی امید سے حاصل کیا تاکہ میں اسے اپنا کفن بنا سکوں (صحیح بخاری حدیث 6036)

## تبرک بانٹنا جائز ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں جمرہ کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمی کی، پھر اپنے خیمے میں آکر قربانی فرمائی۔ پھر حجام سے بال مونڈھنے کو فرمایا اور دائیں جانب اشارہ کیا۔ اس نے دائیں جانب سے ابتداء کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک یا دو دو بال لوگوں میں بانٹ دیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں جانب سے مونڈنے کو فرمایا۔ اس نے بائیں جانب سے مونڈھ دیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بال انہیں دے دیے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تبرک کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کو بانٹنا جائز ہے (صحیح مسلم 1305، شرح امام نوویؒ جلد 3 صفحہ 54)

## وضو کا بچا ہوا پانی جسم پر ملنے کا ثبوت:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی حاصل کر کے اپنے جسم پر ملنے لگے (صحیح بخاری حدیث 187، صحیح مسلم، حدیث 503)

## برکت والی تھوڑی چیز بھی افضل ہے:

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عمر حفظہ اللہ (فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد) لکھتے ہیں کہ: کسی چیز کی کثرت اس کے اچھا ہونے کی دلیل نہیں ہوتی، بلکہ اچھی چیز وہ ہے، جس میں برکت ہو۔ اگرچہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ بابرکت چیز اگرچہ دیکھنے میں تھوڑی ہی ہو، لیکن وہ بے برکتی والا زیادہ چیز سے ہر حال میں افضل ہوتی ہے۔ وہ وقت بابرکت ہوتا ہے، جس میں کثرت سے اعمال صالحہ کیے جائیں۔ وہ علم بابرکت ہے، جس پر خود بھی عمل کیا جائے اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ مال بابرکت ہوتا ہے، جس سے قناعت پسندی حاصل ہو۔ وہ صحت باابرکت ہے، جس سے سکون وسلامتی نصیب ہو۔ وہ اولاد

بابرکت ہے، جو آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ وہ بیوی بابرکت ہے، جو خاوند سے حسن سلوک سے پیش آئے اور بچوں کی اچھی تربیت کرے (بحوالہ کتاب: برکت کیسے تلاش کریں، صفحہ 47 ناشر: مکتبہ بیت السلام لاہور، ریاض)

## درج ذیل چیزیں برکت لاتی ہیں:

فضیلۃ الشیخ مولانا ابراہیم بن محمد حفظہ اللہ لکھتے ہیں: یہ چیزیں برکت لاتی ہیں۔ تقویٰ اختیار کرنا۔قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔تمام کاموں میں بسم اللہ کہنا۔کھانے کی عزت کرنا اور انگلیاں چاٹنا۔ناپ تول میں انصاف کرنا۔سحری کے اوقات کی قدر کرنا۔ زم زم کے پانی سے برکت حاصل کرنا (بحوالہ کتاب: برکت اور اس کے اسباب صفحہ 36 ناشر: الدار السّلفیہ، ممبئی)

## بیماری کی کیا مجال جو کلام کے سامنے ٹھہرے؟

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم سے برکت حاصل کرنے کے ضمن میں لکھتے ہیں: قرآن کریم تمام قلبی وجسمانی، دنیاوی واخروی بیماریوں کیلئے مکمل شفاء ہے۔لیکن ہر آدمی اس سے شفاء حاصل کرنے کے لائق نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر کسی کو اس سے شفاء حاصل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔اگر کوئی مریض سچے دل سے اس پر ایمان لاکر اس سے علاج کرے تو اس کے مقابلے میں بیماری کبھی نہیں ٹھہرے گی۔یہ بیماریاں زمین وآسمان میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے سامنے ٹھہر بھی کیسے سکتی ہیں، کیونکہ اگر یہ کلام پہاڑ پر بھی نازل کردیا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہوجاتا اور اگر یہی کلام زمین پر نازل کردیا جاتا تو یہ پھٹ جاتی (بحوالہ کتاب: زاد المعاد جلد 4 صفحہ 352 ناشر: الدار السّلفیہ، ممبئی)

## سورۃ البقرہ پڑھنا مت چھوڑو کیونکہ:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کریم پڑھو، کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے کی قیامت والے دن سفارش

فرمائے گا۔تم سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کرو کیونکہ یہ دونوں اپنے پڑھنے والے کے اوپر قیامت کے دن دو بادل کے ٹکڑوں کی صورت میں یا صف بنائے پرندوں کے جھنڈ کی صورت میں آئیں گیاور اپنے پڑھنے والے کی طرف سے حجت کریں گی۔تم سورۃ البقرہ پڑھو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے، اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگروں کا اس پر بس نہیں چلتا (صحیح مسلم، مسند احمد، دارمی باب فضائل القرآن)

## جب بھی ضرورت پڑے، میرے مولا سے مانگ لینا:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میری طرف سے قرض ادا کردینا۔اگر اس معاملے میں تمہیں کوئی دشواری پیش آئے تو میرے مولا (رب کائنات) سے مدد مانگ لینا۔اس وقت ان کا قرض بائیس لاکھ تھا۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! قرض کی ادائیگی میں مجھے جب بھی کوئی دشواری آئی تو میں نے کہا: اے زبیر کے مولا! زبیر کا قرض ادا کرنے میں میری مدد فرما۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ترکے میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے، بلکہ انہوں نے زمین چھوڑی تھی۔گزرتے دنوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کی زمین میں برکت ڈال دی۔چنانچہ جب بیچنے کا وقت آیا تو اس کی قیمت پانچ کروڑ دو لاکھ تک پہنچ گئی۔ان کی چار بیویاں تھیں اور ہر بیوی کے حصے میں بارہ بارہ لاکھ درہم آئے (صحیح بخاری 3129)

## برکت والا زمانہ دوبارہ آنے والا ہے:

صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانے میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: آخری زمانے میں برکت ہوگی تو زمین کو کہا جائے گا: اپنے پھلوں کو اگاؤ اور اپنی برکت کو باہر نکالو۔اس وقت ایک انار کو پوری ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں لوگ بیٹھیں گے۔اور ان کے دودھ میں

برکت ہوگی۔ حتیٰ کہ دودھ والی ایک اونٹنی ایک بڑی جماعت کو کفایت کرے گی اور دودھ والی ایک گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کفایت کرے گی اور دودھ والی ایک بکری ایک جماعت کو کفایت کرے گی (صحیح مسلم، رقم الحدیث 3129)

## عدل وانصاف کے دور کی برکات:

اس حدیث کی شرح میں امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت گندم کا دانہ آج کے دانے سے بڑا ہوگا، کیونکہ اس میں برکت ہوگی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بنوامیہ کے خزانوں میں سے ایک تھیلی ملی، جس میں کھجور کی گٹھلی کے برابر گندم کے دانے تھے۔ اس تھیلی کے اوپر لکھا ہوا تھا: عدل وانصاف کے دور میں اس طرح کا غلہ ہوتا تھا (بحوالہ کتاب: زادالمعاد، جلد 4 صفحہ 333)

## ام المومنین رضی اللہ عنہا اور برکت کی قدردانی:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اپنا ہاتھ اور چہرہ دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے پی لو اور اپنے چہرے اور سینے پر بھی ڈال لو اور خوش ہو جاؤ۔ پس انہوں نے اسی طرح کیا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا تھا۔ اتنے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پردے کے پیچھے سے پکارا اور فرمایا: اپنے برتن میں اپنی ماں کیلئے بھی پانی بچا کر رکھنا تو انہوں نے ان کیلئے بھی تھوڑا سا پانی بچا لیا (صحیح بخاری حدیث 4328 صحیح مسلم، حدیث 2497)

## جاں نثار غلاموں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنی خشعم میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا، جسے کعبۃ الیمانیہ کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذوالخلصہ کو برباد کر کے مجھے راحت کیوں نہیں دیتے؟ چنانچہ میں نے 150 سب سے اچھے گھڑ سوار

اکٹھے کیے اور انہیں لے کر چلنے لگا، لیکن میں خود اتنی اچھی گھڑ سواری نہیں کرسکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے گھوڑے کی پشت پر ثابت رکھنا اور اسے رہنمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔ اس کے بعد ہم ذوالخلصہ کی طرف گئے اور اس مکان کو توڑ کر آگ لگادی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی (صحیح بخاری 3020، صحیح مسلم 2476)

## ہمیشہ خدمت کے بدلے ہی برکت ملتی ہے:

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید کر لائیں۔ انہوں نے اس ایک دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک دینار اور ایک بکری آقا سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ اس کے بعد اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی ان کو نفع ملتا۔ سنن ترمذی کی روایت میں ہے کہ وہ اہل کوفہ کے سب سے زیادہ مالدار لوگوں میں شمار ہونے لگے (صحیح بخاری 3642) اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم ہے، اس کیلئے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارك لہ فیما اعطیتہ: اے اللہ! اسے مال اور اولاد زیادہ عطا فرما اور جو بھی عطا فرمائے، اس میں برکت ڈال دے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری اولاد اور پوتے ایک سو سے زائد ہیں (صحیح بخاری 6344)

## اپنے بچوں کیلئے بھی برکت منوائیں کیونکہ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کی

اہلیہ محترمہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا: میرے دونوں بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ۔ جب انہیں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: اے اللہ! اسے جعفر رضی اللہ عنہ کا اس کے گھر والوں میں نائب بنا اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے سودے میں برکت ڈال دے (مسند احمد 1750)

## نسلوں میں دعا کے آثار:

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کیلئے دعا فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول کی جاتی اور دعا کی برکت کے آثار بھی نظر آنے لگتے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا اثر آدمی کی نسلوں تک جاری رہتا تھا (بحوالہ: الاعلام بمافی دین النصاری من الفساد والاوہام صفحہ 367)

## اونٹ پر دعا کی برکت کا اثر:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس حال میں ملے کہ میں اپنے پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرے اونٹ کو کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تھک چکا ہے۔ آقا سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے گئے۔ اونٹ کو ڈانٹا اور اس کیلئے دعا فرمائی تو پھر وہ اونٹ سب سے آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پھر پوچھا: تیرے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب وہ بہت بہتر ہے، کیونکہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت پہنچ چکی ہے (صحیح بخاری 2967، صحیح مسلم 715)

## ہاتھ پھیر کر برکت منتقل فرمانا:

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اذان کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک تھیلی دی، جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ

نے ان کی پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور اسے ان کے چہرے پر دو مرتبہ پھیرا۔ پھر سامنے سے ان کے جگر پر بھی پھیرا، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ مبارک ان کی ناف تک پہنچ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔ (مسند احمد 15380)

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی سہی (صحیح بخاری 6386، صحیح مسلم 1427) اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تعلیم دی کہ شادی کرنے والے کو یہ دعا دیں "بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما فى الخير" اللہ پاک تمہارے لیے (اس نکاح کو) بابرکت بنائے اور تم پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو خیر پر جمع فرمائے (سنن ترمذی 15380)

## سادات آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں برکت کی اصل وجہ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: فاطمہ سے کوئی بات کرنے سے پہلے مجھے مل لینا۔ جب وہ ملنے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو فرمایا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈالا اور دعا فرمائی: اے اللہ! ان میں اور ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔

(الطبرانی فی المعجم الکبیر 1153 وصححہ الالبانی)

## نظر بد سے بچنے کیلئے برکت کی دعا مانگو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی میں، اپنے آپ میں یا اپنے مال میں کوئی خوش کن چیز دیکھے تو اس کیلئے برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے (مسند احمد 15700)

# وہ خوش نصیب، جنہیں بچپن میں ہی برکت مل گئی

## حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ وہ خود گھر سے باہر گئے ہوئے تھے، اسی دوران بیٹا فوت ہو گیا۔ جب گھر واپس تشریف لائے تو اہلیہ سے پوچھا: بچے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بچہ پہلے سے اب پُرسکون ہے۔ پھر انہوں نے کھانا کھایا اور ہم بستری کی۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ بچہ فوت ہو چکا ہے، آپ رضی اللہ عنہ اس کے کفن دفن کا انتظام کر لیں۔ صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹے کے متعلق اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے رات کو ہم بستری کی تھی؟ عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ان دونوں میں برکت عطا فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد جب ان کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو انہوں نے مجھے فرمایا: اس بچے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ پس میں اس بچے کو لے کر آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کو پکڑا اور پوچھا: کیا بچے کے ساتھ بھی کچھ ہے؟ میں نے بتایا: جی ہاں، یہ کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور پکڑی اور اسے چبایا۔ پھر منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا (صحیح بخاری 5470)

## حضرت ابراہیم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے گھٹی دی، اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر مجھے واپس دے دیا (صحیح بخاری 5267)

## حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ میں مجھے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا حمل ٹھہر گیا۔ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں قباء نامی مقام پر پہنچی تو بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی گود میں رکھا۔ پھر کھجور منگوا کر اسے چبایا اور بچے کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ پس پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں داخل ہوئی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب مبارک تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی (صحیح بخاری 3909)

## کھانا کھانے اور کھلانے والے کیلئے برکت کا پیکج:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ ہم اپنے کھانے میں برکت کیلئے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں" اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه " اے اللہ! ہمارے لیے اس کھانے میں برکت ڈال دے اور ہمیں اس سے بہتر عطا فرما (صحیح مسلم 2042) اسی طرح یہ بھی تعلیم فرمائی کہ جو شخص ہمیں کھانا کھلائے، ہم اس کیلئے ان الفاظ میں برکت کی دعا مانگیں "اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم " اے اللہ! ان کے رزق میں برکت ڈال دے، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما (سنن ابی داود 3730)

## ہمارے پھل بھی برکت کے محتاج ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی نیا پھل لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: اللهم بارك لنا في مدينتنا وفي ثمارنا وفي مُدِّنا وفي صاعِنا بَرَكةً مع بَرَكةٍ: اے اللہ! ہمارے شہر میں، ہمارے پھلوں میں اور ہمارے ناپ تول کے پیمانوں میں برکت نازل فرما۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ پھل سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔ (صحیح مسلم 1373)

## صدقہ کرنے سے مال میں مزید برکت آتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مفہوم) ایک آدمی نے کسی ویران جگہ پر بادل میں سے آواز سنی: فلاں شخص کے باغ پر برسو۔ یہ آواز سن کر اس بادل کے پیچھے چلنے لگا۔ اس بادل نے ایک جگہ ٹھہر کر خوب پانی برسایا۔ وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر بہنے لگا۔ وہ آدمی بھی ساتھ ساتھ چلتا گیا۔ آخر سارا پانی ایک باغ میں پہنچا تو وہاں ایک آدمی کھڑا تھا جو اپنی کسّی سے باغ کو پانی لگانے میں مصروف ہو گیا۔ آنے والے شخص نے اس آدمی سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ جواب میں اس آدمی نے وہی نام بتایا، جو اس نے بادل میں سے سنا تھا۔ پھر اس نے باغ والے کو وہ سارا قصہ سنا دیا اور پوچھا کہ تم کون سا عمل کرتے ہو؟ باغ والے نے جواب دیا: بھائی میں اس باغ کے پھل کے تین حصے کر لیا کرتا ہوں۔ ایک حصہ تو صدقہ کر دیتا ہوں۔ دوسرا حصہ اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہوں اور تیسرا حصہ واپس اسی باغ پر لگا دیتا ہوں (صحیح مسلم 2984)

بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ ماہانہ آمدنی میں سے کچھ مال صدقہ کر دیتے ہیں تو اگلے مہینے کے آخر تک برکت محسوس ہوتی ہے۔ یہ واقعی ایک تجربہ شدہ بات ہے۔

☆☆☆☆

# کاروبار میں برکت کے اسباب

## لین دین کے موقع پر سچ بولنا:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں، انہیں سودا ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور ہر چیز کی وضاحت کریں تو اس سودے میں ان دونوں کیلئے برکت ہوتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور سودے کے عیوب و نقائص کو چھپائیں تو اس سودے سے برکت ختم ہو جاتی ہے (صحیح بخاری 2110، صحیح مسلم 1532)

## صبح کے وقت معاملات طے کرنا:

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معاملات اور تجارت کے وقت صبح کا وقت اختیار کرنا برکت کا ذریعہ بنتا ہے۔ حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللهم بارك لامتي في بكورها" اے اللہ! میری امت کی صبح کے اوقات میں برکت ڈال دے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکروں کو صبح کے وقت روانہ فرماتے۔ اس حدیث کے راوی حضرت صخر رضی اللہ عنہ تاجر آدمی تھے اور اپنے غلاموں کو صبح کے وقت بھیجتے۔ چنانچہ ان کا مال اس قدر بڑھ گیا کہ انہیں سنبھالنا مشکل ہو گیا (مسند احمد جلد 3 صفحہ 416) یہ آزمائی ہوئی بات ہے کہ انسان جب اس وقت سے فائدہ اٹھاتا ہے تو سارا دن اپنے ہر کام میں برکت محسوس کرتا ہے۔

## تمام اسلاف برکت والے اوقات کو کیش کرتے:

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئے تو ہم نے دروازے پر جا کر سلام کہا۔ انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دے دی، لیکن ہم دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ کچھ دیر بعد لونڈی نے آ کر پوچھا: آپ اندر کیوں نہیں آتے؟ ہم داخل ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے تسبیح کر رہے تھے۔ فرمانے لگے: جب میں نے تمہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی تھی تو پھر تم کیوں نہ داخل ہوئے؟ ہم نے عرض کی: ہمارا خیال تھا کہ کہیں گھر کے بعض افراد سوئے ہوئے نہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے گھر والے غافل ہیں؟ (صحیح مسلم 822)

## فجر کے وقت سونا گھر میں بے برکتی لاتا ہے:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اور ائمہ کرام رحمہم اللہ صبح کے اوقات سے فائدہ اٹھاتے تھے اور اس وقت میں زیادہ سے زیادہ برکت حاصل کرنے کی

حرص رکھتے تھے۔تمام سلف صالحینؒ کے نزدیک فجر کی نماز سے لے کر طلوع آفتاب تک سونا مکروہ ہے۔کیونکہ یہ وقت غنیمت والا ہے۔خصوصاً سفر کرنے والوں کیلئے یہ وقت بہت مفید ہے۔حتیٰ کہ اگر کوئی لشکر رات کے وقت دیر تک سفر میں رہے تو صبح طلوع آفتاب کے بعد ہی اسے پڑاؤ ڈالنا چاہئے کیونکہ یہ وقت رزق کی تقسیم اور رزق میں برکت کا ہے۔اس میں صرف اسے ہی سونا چاہئے ، جسے کوئی مجبوری ہو(بحوالہ کتاب: مدارج السالکین جلد 1 صفحہ 459 ناشر: دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

## کھانے میں برکت پانے کا ایک آسان عمل:

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہم کھانا کھاتے ہیں،لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لگتا ہے کہ تم الگ الگ بیٹھ کر کھاتے ہو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک جگہ پر جمع ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔اس سے کھانے میں برکت آجائے گی (سنن ابی داؤد 3199 حدیث صحیح) اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہوجاتا ہے (صحیح بخاری 5392 صحیح مسلم 2058) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جگہ جمع ہو کر کھانا اپنی برکت کی وجہ سے سب کو کافی ہوجاتا ہے اور برتن میں جتنے زیادہ افراد شامل ہوں گے،اس میں اتنی ہی زیادہ برکت ہوگی (بحوالہ: فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 9 صفحہ 535)

## برکت بالکل درمیان میں نازل ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے،لہٰذا تم کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے مت کھاؤ (سنن ترمذی 1808) اسی طرح سنن بیہقی میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ کناروں سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ دو تو اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی

جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پکڑو اور کھاؤ۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے: تم پر سرزمین فارس اور روم کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ حتیٰ کہ کھانا وافر ہو جائے گا اور کھانے والے اس پر اللہ جل شانہٗ کا نام نہ لیں گے (سنن بیہقی 14430)

## بسم اللہ پڑھنے والی اہم سنت کیوں چھوڑ دی؟

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ہمارے اسلاف نے فارس و روم کو فتح کیا اور ہمیں ان کا وارث بنایا۔ لیکن ہم نے سرکشی کی اور شریعت کے آداب بھلا دیے۔ جن میں سے ایک اہم ادب کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا تھا، مگر افسوس کہ اب ہم لوگ اس سنت کو بھی چھوڑ چکے ہیں (بحوالہ کتاب: السلسلۃ الصحیحہ جلد 1 صفحہ 750 ناشر: مکتبہ انصار السنۃ لاہور)

## نہ جانے کس لقمے میں برکت ہو؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی انگلیوں کو تین دفعہ چاٹتے اور فرماتے: تم میں سے کسی کا لقمہ زمین پر گر جائے تو اسے اٹھائے، پھر اس سے گندگی کو دور کرے اور کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ برتن کو صاف کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصے میں تمہارے لیے برکت ہے؟ (صحیح مسلم 2034)

## عبادت میں مدد حاصل کرنی ہے تو یہ عمل کریں:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان "تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصے میں تمہارے لیے برکت ہے" کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو برکت حاصل کرنے کیلئے اس بات کا مکمل اہتمام کرنا چاہیئے کہ جو لقمے نیچے گرے ہوں، ہو سکتا ہے، ان میں برکت ہو یا جو کھانا برتن کے ساتھ لگا رہ جائے، ہوسکتا ہے، اس

میں برکت ہو۔ دراصل برکت سے مراد یہ ہے کہ انسان کا رزق بڑھ جائے، تکلیفوں سے نجات ملے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے اس کے جسم میں طاقت پیدا ہو سکے۔ یعنی کھانا کھاتے ہوئے برکت کے متلاشی کو عبادت کی زیادہ سے زیادہ توفیق حاصل ہوگی (بحوالہ: شرح صحیح مسلم جلد 5 صفحہ 206)

## کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھانے کا انوکھا فائدہ:

مسند احمد میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب میں ثرید تیار کرتی تو اسے کسی چیز سے ڈھانپ کر رکھ دیتی، حتیٰ کہ اس کی حرارت ختم ہو جاتی۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ ایسا کرنا بہت زیادہ برکت کا باعث ہوتا ہے (مسند احمد 26958 حدیث حسن)

## ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنے کا فائدہ:

ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنے سے بھی اس کام میں برکت شامل ہو جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں استخارے کی دعا اس طرح یاد کرواتے، جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے (صحیح بخاری 1162) جب اس دعا کے ترجمے پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس میں ہر طرح کی آسانی، خیر اور برکت کے الفاظ جمع کر دیے گئے ہیں۔

## کبھی تھوڑا ملے تو پریشان مت ہوں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مفہوم) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو رزق عطا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے آزماتا ہے۔ پس جو شخص اللہ جل شانہٗ کی تقسیم پر راضی ہو جائے تو اسے برکت دے دی جاتی ہے یعنی اس کے تھوڑے رزق میں ہی برکت ڈال دی جاتی ہے اور اس کے رزق کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور جو اللہ جل شانہٗ کے دیے ہوئے پر راضی نہ ہو تو اسے برکت نہیں دی جاتی (مسند احمد 20279)

## کبھی اپنی بہترین چیز بھی صدقہ کر دیا کریں کیونکہ:

حضرت وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ جب وہ ایک آدمی کے پاس گیا تو اس نے صدقے کے طور پہ اپنی انتہائی کمزور اونٹنی پیش کر دی۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تو اس شخص کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے فلاں آدمی سے صدقہ وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا، مگر اس آدمی نے اسے انتہائی کمزور اونٹنی دے دی ہے، اللہ اس آدمی کو برکت نہ عطا فرمائے۔ جب اس آدمی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کا علم ہوا تو اپنی سب سے اچھی اونٹنی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں توبہ کرتا ہوں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت ڈال دے (سنن نسائی 2458) لہٰذا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا ہر اس شخص کو پہنچتی ہے جو اس بندے جیسا کام کرے۔ یعنی جو شخص اپنی بہترین چیز صدقہ کرے تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے برکت حاصل ہو جائے گی۔

## بابرکت اشخاص کا بیان:

فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ محمد عمر صاحب (فاضل جامعہ سلفیہ، فیصل آباد) لکھتے ہیں کہ: بابرکت لوگوں میں سب سے اونچا مقام انبیاءؑ اور رسولوںؑ کا ہے۔ ان میں بھی سب سے زیادہ بابرکت شخصیت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کا پھوٹنا، کھانے کا بڑھ جانا، بیماروں کا تندرست ہو جانا وغیرہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہی کی علامات ہیں۔ اسی طرح گزشتہ انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے: قیل ینوح اھبط بسلٰم منا وبرکٰت علیك : کہا گیا: اے نوح! اتر جا ہماری طرف سے عظیم سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (سورۃ ھود 48) حضرت ابراھیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا:

وبٰرکنا علیہ وعلیٰ اسحاق ومن ذریتھما محسن وظالم لنفسہٖ مبین اور ہم نے اس پر اور حضرت اسحاقؑ پر برکت نازل فرمائی اور ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی تو نیکی کرنے والا ہے اور کوئی اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والا۔ (سورۃ الصافات 113)

## ساتھ جڑنے والے بھی برکت سے حصہ پاگئے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: پس جب وہ وادی میں تشریف لائے تو انہیں آواز دی گئی کہ اس آگ میں برکت دی گئی ہے اور جو اس کے اردگرد ہے (اس میں بھی برکت ہے: سورۃ النمل 8) پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور آیا تو قرآن مجید میں ارشاد ہوا: اور مجھے بابرکت بنایا گیا ہے، میں جہاں بھی ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کی گئی ہے، جب تک میں زندہ رہوں (سورۃ مریم 31) علامہ عبدالرحمٰن سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پس یہی وجہ تھی کہ جو شخص بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت اختیار کرتا، وہ آپ علیہ السلام کی برکت اور سعادت سے حصہ پالیتا (تیسیر الکریم الرحمٰن 465 بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں؟ صفحہ 101 ناشر: مکتبہ بیت السلام لاہور، الریاض)

## نیکی کی دعوت دینا برکت ہے:

امام ابن جریر علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عالم دین اپنے سے بڑے عالم دین سے ملے اور پوچھا: اللہ پاک آپ پر رحمت فرمائے، مجھے یہ بتائیے کہ میں کون سا کام سب سے زیادہ کروں؟ انہوں نے جواب دیا: سب سے زیادہ "نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے روکنے" کا کام کرو۔ کیونکہ یہ وہ چیز ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کیلئے پسند فرمایا اور فقہاء کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ملنے والی برکت سے مراد ہر وقت اور ہر جگہ نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنے کا کام کرنا ہے۔

(بحوالہ: تفسیر طبریؒ جلد 7 صفحہ 5493 ناشر: مکتبہ ابن تیمیہؒ، قاہرہ)

## آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے برکات کا نزول:

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہیں ٹھہر کر ہار تلاش کرتے رہے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو ان کے پاس وضو کیلئے پانی نہ تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمم نازل فرمائی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ: یہ تمہاری وجہ سے نازل ہونے والی پہلی برکت نہیں، یعنی تمہاری وجہ سے پہلے بھی بہت سی برکات نازل ہوئی ہیں (صحیح بخاری 2835)

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کھانا کیسے بڑھا؟

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مہمان آئے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خود کافی رات تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ٹھہرے رہے۔ جب واپس آئے اور مہمانوں کے ساتھ کھانا شروع کیا تو جونہی لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے کھانا مزید بڑھ جاتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! اب تو یہ پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر ان سب نے مل کر کھانا کھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی بھیجا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس میں سے کھایا (صحیح بخاری 6141 صحیح مسلم 2057)

## سو گھرانوں کیلئے بابرکت ثابت ہونے والی خاتون:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: جب لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو مصطلق میں سے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کر لیا ہے تو ان کے پاس جتنے بھی قیدی تھے، انہوں نے سب کو آزاد کر دیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو مصطلق سے ازدواجی رشتہ قائم کیا ہے، ہم نے جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کیلئے بابرکت ثابت ہونے والی کوئی عورت نہیں دیکھی کہ ان کے سبب سے بنو مصطلق کے سو گھرانے کے قیدیوں کو آزاد کر دیا گیا (صحیح بخاری 6352)

## لوگوں میں سے بابرکت کون ہوتے ہیں؟

امام ابن قیم الجوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: نفع دینے والی چیز بابرکت ہوتی ہے اور سب سے زیادہ نفع دینے والی چیز سب سے زیادہ بابرکت ہوتی ہے۔ اور وہ لوگ بابرکت ہوتے ہیں جو دوسروں کو نفع پہنچائیں (بحوالہ: الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم ص 124 ناشر: مکتبہ دارالمعرفہ، بیروت لبنان)

## بعض درخت بھی بابرکت ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض درخت ایسے ہیں، جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے (صحیح مسلم 2811)

## قرآن مجید بابرکت کتاب ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ بہت بابرکتکتاب ہے، جسے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نازل فرمایا، تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں (سورۃ ص 29) امام ابن قیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قرآن مجید اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اس کا نام بابرکت اور مبارک رکھا جائے، کیونکہ اس میں منافع، خیر اور برکت کی بے شمار وجوہات ہیں (بحوالہ کتاب: جلاء الافہام ص 178 ناشر: مکتبہ ابن الجوزیہ، بیروت) علامہ عبدالرحمٰن سعدی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں: قرآن مجید ایسی بابرکت کتاب ہے، جس کے اندر ہدایت، ہر بیماری کی شفاء اور نور ہے (بحوالہ: تفسیر سعدی صفحہ 679 ناشر: مکتبہ دارالسلام، لوئر مال لاہور)

## جان نکالنے والی درد میں سورۃ فاتحہ سے علاج:

امام ابن قیم الجوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قرآن مجید سے دم کیا جانا اور اس کا شفاء والا ہونا اس کے بابرکت ہونے کی دلیل ہے۔ سورۃ فاتحہ سے شفاء طلب کی جاتی ہے اور ہر زمانے میں اس کے تجربات کیے گئے ہیں۔ ایک دفعہ میں مکہ مکرمہ میں کچھ دن

ٹھہرا اور وہاں مجھے دوران طواف اچانک جسم کے ایک حصے میں درد شروع ہوگئی۔ قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی۔ میں نے جلد سے سورۃ فاتحہ پڑھی اور درد والی جگہ پر ہاتھ پھیر دیا۔ درد جسم سے ایسے نکل گئی، جیسے کوئی پتھر نیچے گرتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ سورۃ الفاتحہ کا تجربہ کیا۔ کبھی کبھار میں پیالے میں آبِ زم زم ڈالتا اور اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کے پی لیتا تو اس سے میں اپنے جسم میں بہت قوت محسوس کرتا تھا۔ مجھے اس جیسی کوئی دوائی میسر نہیں آئی (جامع الآداب جلد 3 صفحہ 226 بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں صفحہ 108 ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور)

## سورۃ البقرہ کا مقابلہ کسی کے بس میں نہیں:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ اس کے پڑھنے سے برکت آتی ہے اور اسے چھوڑ دینا حسرت کا باعث ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے (صحیح مسلم 804)

## چھوٹے سے عمل سے بڑی برکت پائیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہا کرو۔ اس سے تجھ پر بھی برکت آئے گی اور تیرے گھر والوں پر بھی برکت ہوگی (سنن ترمذی 2698)

## بعض ایام میں نحوست اترتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہار منہ حجامہ لگوانا بہت اچھا ہے، اس میں شفاء اور برکت ہوتی ہے۔ یہ عمل عقل کو زیادہ اور یادداشت کو مضبوط کرتا ہے۔ پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نام سے حجامہ لگوانا چاہے، وہ جمعرات کے دن کو لگوائے اور جمعے، ہفتے اور اتوار کے دن حجامہ لگوانے سے بچو۔ سوموار اور منگل کے دن حجامہ لگوالو کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ

السلام سے بیماری کو دور کیا تھا۔ بدھ کے دن حجامہ لگوانے سے بچو، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری میں مبتلاء کیا تھا۔ کوڑھ اور برص کی بیماری بدھ کے دن یا رات کو نکلتی ہے (مستدرك حاكم 7556، السلسلة الصحيحه 766)

محترم قارئین! اس سے ثابت ہوا کہ احادیث میں ہر قسم کے شگون سے منع نہیں فرمایا گیا، بلکہ شگون لینا بھی سنت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ بیشتر احادیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض شہروں کے نام بدلے (جیسے یثرب کا نام مدینہ رکھ دیا) اسی طرح بعض لوگوں کے ناموں سے شگون لیا کہ فلاں بندے کے نام سے مشکلات کی بو آتی تھی تو فرمایا: اس کے بدلے ایسے آدمی کا انتخاب کرو، جس کے نام سے آسانی ٹپکتی ہو۔ یہ بھی شگون لینے کی ایک مثال ہے۔ اسی طرح درج بالا حدیث مبارکہ میں بدھ کے دن سینگی لگوانے/حجامہ کروانے سے منع فرمایا گیا ہے، لیکن آج کل اس میں احتیاط نہیں برتی جاتی۔ جگہ جگہ حجامہ سنٹر قائم ہو گئے ہیں، لیکن وہاں بدھ کا ناغہ نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ اس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے (از: مرتب)

## اسلاف اور اکابر بھی باعث برکت ہوتے ہیں:

فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ محمد عمر صاحب (فاضل جامعہ سلفیہ، فیصل آباد) لکھتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ : برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے (صحیح ابن حبان 560) یہاں اکابر سے مراد وہ لوگ ہیں، جو عمر اور علم میں بڑے ہوں۔ انسان کو چاہئے کہ ان کے حقوق کا خیال رکھے۔ اہم معاملات میں ان سے راہنمائی لے اور ان کی عزت و تکریم کرے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا مقام نہ سمجھے۔

## زم زم کے کمالات سے دور کیوں ہیں؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب مکہ میں اسلام قبول کرنے کیلئے آئے تو تیس دن تک

مسجد حرام میں ہی ٹھہرے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا کھانا تو صرف زم زم کا پانی ہے۔ اسے پی کر میں اتنا موٹا ہو گیا ہوں کہ میرے پیٹ سے گوشت لٹکنے لگا ہے اور میں نے کبھی بھوک محسوس نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: وہ برکت ہے اور بہترین کھانا ہے (صحیح مسلم 2473) اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زم زم بابرکت ہے۔ یہ بہترین کھانا ہے اور اس میں بیماروں کیلئے شفاء ہے (سنن بیہقی 9939)

## زم زم پینے والے آدمی کی انوکھی طاقت:

امام ابن اثیر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص پندرہ دنوں تک بھی زم زم کو اپنی غذا بنائے رکھے، اسے بھوک محسوس نہیں ہوگی۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ ایک آدمی چالیس دنوں تک زم زم کا پانی پیتا رہا تو اسے اتنی قوت مل گئی کہ وہ ان دنوں میں اپنی بیوی کے پاس بھی جاتا رہا، روزے بھی رکھتا تھا اور بار بار طواف بھی کرتا تھا (بحوالہ کتاب: الطب النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 516 ناشر: مکتبہ دار المعرفہ، بیروت لبنان)

## کبھی برکت کو آزمانے کیلئے تجربے مت کرنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زم زم کو جس مقصد کیلئے بھی پیا جائے، وہ پورا ہو جاتا ہے (سنن ابن ماجہ 3062) حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حج پر گئے تو زم زم کے کنویں پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے: اے اللہ! تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ زم زم کو جس مقصد کیلئے بھی پیا جائے، وہ پورا ہوتا ہے۔ پس میں اسے قیامت کی پیاس سے بچنے کیلئے پیتا ہوں۔ امام ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کی نیت صحیح ہو، اس کیلئے زم زم

کے فوائد قیامت تک موجود رہیں گے۔ پس اسے چاہئے کہ اس کے ساتھ جھوٹ نہ بولے اور لوگوں کو بتانے کیلئے تجربے نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ توکل کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے اور تجربہ کرنے والے کو رسوا کرتا ہے(بحوالہ کتاب: الجامع الاحکام القرآن جلد 9 صفحہ 370 ناشر: دار عالم الکتب، الریاض)

## جس گھر میں کھجور نہ ہو، وہاں بھوک رہتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک خوشہ لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون سا درخت ہے، جس کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہے؟ میں نے سوچا کہ وہ کھجور ہے، لیکن میں چونکہ باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے چھوٹا تھا، اس لیے خاموش رہا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا: وہ کھجور ہے (صحیح بخاری 5444 صحیح مسلم 2811) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہ ہو، اس کے رہنے والے بھوک وافلاس کا شکار رہتے ہیں۔ اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہ ہو، اس کے رہنے والے بھوک و افلاس کا شکار رہتے ہیں۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ دو تین مرتبہ دہرائے (صحیح مسلم 2046)

## سحری میں کیسا راز پوشیدہ ہے؟

حضرت عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری میں برکت ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہے، لہٰذا اسے ترک مت کرو (سنن نسائی 2162) امام ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخرت کے لحاظ سے سحری اس طرح بابرکت ہے کہ اس

ہیں سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے اجر وثواب ملتا ہے اور دنیاوی اعتبار سے اس طرح با برکت ہے کہ اس سے انسان کو جسمانی طور پہ فائدہ ملتا ہے (فتح الباری جلد 4 صفحہ 140)

## گھوڑے کی پیشانی میں بخت ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں برکت رکھ دی گئی ہے (صحیح بخاری 2851) اسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کیلئے خیر رکھ دی گئی ہے (صحیح بخاری 2850)

## بکریاں ہر سال بڑھ کیوں جاتی ہیں؟

حضرت عروۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اونٹ گھر والوں کیلئے باعث عزت ہیں اور بکریاں باعث برکت ہیں اور گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کیلئے خیر رکھ دی گئی ہے (سنن ابن ماجہ 2305) اسی طرح حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: بکریاں رکھو، کیونکہ ان میں برکت ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے کتوں اور بکریوں پر تعجب ہوتا ہے کہ بکری کو سال میں کئی دفعہ ذبح کیا جاتا ہے، جبکہ کتے کا معاملہ اس طرح نہیں ہے، اس کے باوجود بکریوں کی تعداد کتوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے (بحوالہ کتاب: صحیح الادب المفرد صفحہ 447 مصنف: امام بخاریؒ ناشر: مکتبہ دارالعلم، ممبئی)

## شکر گزار بندے کو ایک ان دیکھی نعمت ملتی ہے:

محترم قارئین! اس کی یہی وجہ ہے کہ بکری حلال ہے اور چونکہ حلال میں برکت کا وعدہ ہے، اس لیے بکری اگرچہ صرف ایک یا دو بچے دیتی ہے، لیکن سارا سال ذبح ہونے اور خاص طور پہ عیدالضحیٰ کے تین دنوں میں کروڑوں کی تعداد میں قربانیاں ہونے کے باوجود بھی ہر طرف بکریوں کے ریوڑ نظر آتے ہیں، کیونکہ حلال پہ برکت نازل ہوتی

ہے۔ جبکہ کتیا کم از کم 6 / 7 بچے دیتی ہے، لیکن چونکہ وہ حرام ہے، اس لیے اللہ جل شانہٗ کا وعدہ ہے کہ کثرت ہونے کے باوجود حرام کو ہم کبھی نہیں پالیں گے۔ لہٰذا گزشتہ صفحات پر گزری ہوئی حدیث مبارکہ کی روشنی میں جو شخص اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ملے ہوئے تھوڑے حلال رزق پر راضی ہوجاتا ہے اور شکوہ کرنے کی بجائے شکر کا مزاج اپناتا ہے، تو اسے اس سے اگلی ایک اَن دیکھی نعمت "برکت" عطا کی جاتی ہے، جو مشکوک اور حرام مال کمانے والے کی پہنچ سے باہر ہوتی ہے (از: مرتب)

## عیدالفطر کی برکت حاصل کریں:

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید کے دن باہر میدان کی طرف نکلیں، حتیٰ کہ ہم کنواری لڑکیوں کو بھی پردہ کرواکے عیدگاہ میں لے جائیں اور حائضہ عورتوں کو بھی لے جائیں اور عورتیں مردوں سے پیچھے رہیں۔ ان کی تکبیر کے ساتھ وہ بھی تکبیر کہیں اور دعا کرتی رہیں اور اس دن کی برکت اور (گناہوں سے) طہارت کی امید رکھیں (بحوالہ: صحیح بخاری 971)

## مکہ میں زیادہ برکت ہے یا مدینہ میں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا، یقیناً وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے (اور وہ) بہت بابرکت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ میں رکھی ہوئی ہے، اس سے دوگنی برکت مدینہ میں ڈال دے (صحیح بخاری 1885، صحیح مسلم 1369)

## دن کے پہلے وقت میں چھپے راز:

معروف اہل حدیث مصنف محترمہ ام عبدمنیب صاحبہ لکھتی ہیں کہ: حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللھم بارك لامتی فی بکورھا اے اللہ! میری امت کے دن کے پہلے حصے میں برکت رکھ

دے (طبرانی فی الاسط، سنن ترمذی، سنن ابوداؤد) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو دن کے پہلے وقت میں بھیجتے۔ چنانچہ یہی وہ وقت ہے جب تمام چرندو پرند بیدار ہوکر اپنے رب کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ان کو اس بابرکت وقت کا اتنا زیادہ احساس ہوتا ہے کہ اگرچہ سورج کی لالی نظر آئے یا نہ آئے، یہ ہر صورت اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جس میں بیمار مریض بھی اپنے مرض میں افاقہ محسوس کرتے ہیں، اور یہی وہ وقت ہے، جس کی قسم اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اٹھائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "**والفجر ولیال عشر**" مجھے قسم ہے فجر کے وقت اور ذی الحجہ کی دس راتوں کی۔اسی طرح ایک حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ارشاد ہے کہ سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے (بحوالہ کتاب: فجر کی طبی وروحانی برکات، صفحہ 6 ناشر: مکتبہ علم وحکمت، ملتان روڈ لاہور)

## سحری کی برکات:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب ہر رات، جب آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے، تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ کون مجھ سے دعا مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کروں۔کون مجھ سے مغفرت چاہتا ہے کہ اس کو بخش دوں (مختصر صحیح بخاری رقم الحدیث 606)

اسی طرح ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے، جس میں بندۂ مومن اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جو بھی خیر مانگتا ہے، اسے مل جاتی ہے (صحیح مسلم)

## فجر کے وقت لگنے والی جادوئی گرہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں باندھ کر یہ دم کرتا ہے کہ بڑی لمبی رات ہے، ابھی سوئے رہو۔اب اگر وہ بیدار ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو

ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز شروع کر دیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔لہٰذا صبح کے وقت وہ ہشاش بشاش رہتا ہے، ورنہ سارا دن بدمزاج سست رہتا ہے (بخاری ومسلم۔ ریاض الصالحین) شیطان چونکہ انسان کا ازلی دشمن ہے اور چونکہ وہ صبح کی برکات سے بھی آگاہ ہے۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ انسان فجر کے وقت کی بھلائی حاصل نہ کرے۔ اس کے فجر کے وقت کیے جانے والے افسون (جادو) کو ہم روزانہ محسوس کرتے ہیں کہ اٹھنے سے لے کر وضو کرنے تک ہمیں اس ان دیکھے دشمن سے مقابلے کرنے میں کس قدر مشقت پیش آتی ہے (بحوالہ کتاب: فجر کی طبی وروحانی برکات، صفحہ 19 ناشر: مکتبہ علم وحکمت، ملتان روڈ لاہور)

## اللہ تعالیٰ کی کفایت حاصل کرنے کا عمل:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو دن کے شروع میں میرے لیے چار رکعت نماز ادا کر لے، میں سارا دن تیرے کاموں کیلئے کافی ہو جاؤں گا (صحیح سنن ترمذی)

## اذان کا جواب دینے کی برکت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے پورے یقین کے ساتھ اذان کا جواب دیا، وہ جنت میں داخل ہوگا (ابوداؤد، بخاری، مسلم)

## صبح کے روزگار میں مالداری ہے:

حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دن کے ابتدائی حصے میں برکت رکھ دی ہے۔ لہٰذا حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ اپنا مال تجارت صبح سویرے بھیجا کرتے تھے۔ اس کی بدولت ان کے مال میں اتنی زیادہ برکت پیدا ہوئی کہ وہ بہت مال دار ہو گئے (سنن ابوداؤد)

## روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ:

بعض لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں لیکن ان کی موت ان کے روحانی فیض کو ختم نہیں کر سکتی۔ لوگ ان کی قبروں کو رحمتِ خداوندی کے نزول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے، جیسے موبائل فون کے سگنل ویسے تو ہر جگہ آرہے ہوتے ہیں، لیکن جہاں ٹاور موجود ہو، وہاں سگنل ہمیشہ پورے ہوتے ہیں اور بات کرتے ہوئے آواز میں انٹرپشن پیدا نہیں ہوتا۔ جب تحقیقی نگاہ سے دیکھا جائے تو خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی برکت سے رحمتِ خداوندی طلب کیا کرتے تھے۔ سنن دارمی میں یہ روایت موجود ہے: حضرت اوس بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے لوگ شدید قحط سالی میں مبتلاء ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جا کر درخواست پیش کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف دیکھو۔ یعنی روضۂ اطہر کے قریب جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ پھر آسمان کی طرف ایک روشن دان بنا دو، تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور بارش سے اتنا سیراب ہوئے کہ ہر طرف سبز گھاس اُگ پڑی اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے، گویا کہ چربی سے پھٹے جا رہے ہوں (سنن دارمی ج 1 صفحہ 56 حدیث 92)

## امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص عمل:

امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: انی لا تبرك بابی حنيفة واجیء الیٰ قبره فی كل يوم يعنی زائرا فاذا عرضت لی حاجة صليت ركعتين وجئت الیٰ قبره وسئلت الله تعالیٰ الحاجة عنده فما تبعد عنی حتیٰ تقضی کہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے برکت حاصل کرتا ہوں۔ ہر روز ان کی قبر پر زیارت کیلئے

حاضر ہوتا ہوں اور اس کے قریب کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی کی دعا مانگتا ہوں۔ لہٰذا بہت جلد میری دعا پوری ہو جاتی ہے (بحوالہ کتاب: تاریخ بغداد، مصنف: امام خطیب بغدادیؒ، جلد 1 صفحہ 101 ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

## علمائے اسلاف کا متواتر عمل:

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے صحیح بخاری کی بہترین شرح "فتح الباری" لکھی ہے، اپنی کتاب "الخیرات الحسان" میں تحریر فرماتے ہیں: واضح رہے کہ علمائے سلف ہمیشہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کرتے اور اپنی حاجات براری میں ان کا وسیلہ پکڑتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان علماء میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں (بحوالہ کتاب: الخیرات الحسان، صفحہ 129 مطبوعہ مصر۔ سن اشاعت 1906ء)

## صالحین کی قبر پر رحمت کا نزول:

امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ محدث وفقیہ امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر رحمتوں کا اتنا زیادہ نزول ہوا کہ ان کی وفات کے بعد لوگ ان کے قبر کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے تو وہ پوری ہو جاتیں۔ خشک سالی کے موقع پر بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے تو اللہ تعالیٰ بارش عطا فرما دیتا (بحوالہ کتاب: الطبقات الکبریٰ، جلد 6 صفحہ 145 مطبوعہ بیروت)

## مسواک کی برکات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسواک کے ساتھ نماز کی فضیلت بغیر مسواک کی نماز سے 70 گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مسواک کے ساتھ میں دو رکعتیں پڑھو تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھوں (بحوالہ کتاب: الترغیب جلد 1 صفحہ 206)

## ہر وقت باوضو رہنے کی برکات:

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! جب تو وضو کرے تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ کر وضو شروع کر۔ بے شک جب تک تیرا وضو قائم رہے گا، فرشتے تیرے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے (بحوالہ: طبرانی فی الصغیر واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 89 ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

## وضو کے ذریعے بڑا گھر حاصل کریں:

استاذی المکرم شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ نے "پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری دعائیں" کے صفحہ نمبر 12 پر کتاب الاذکار صفحہ 15 کے حوالے سے وضو کے دوران پڑھی جانے والی ایک دعا کا ذکر کیا ہے: اللھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارك لی فی رزقی۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما (یعنی مجھے بڑا گھر عطا فرما) اور میرے رزق میں برکت عطا فرما (بحوالہ کتاب: وضو کے فیوض وبرکات، صفحہ 39 ناشر: مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادیؒ، ناشر: ادارہ امر بالمعروف حسین خانوالہ، پتوکی)

## وضو کی برکت سے گناہ دھل جاتے ہیں:

امام کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو تمام گناہ، جن کی طرف اس نے آنکھوں سے دیکھا تھا، پانی کے قطروں کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو تمام خطائیں، جو اس نے ہاتھ کے ساتھ کیں، پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔ اور جب پاؤں دھوتا ہے تو سب خطائیں جن کی طرف یہ پاؤں سے چل کر گیا، پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جاتا ہے (صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 125)

## ہر قدم پر بخشش ہی بخشش:

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم ہے: بے شک تم میں سے جس شخص نے بھی اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد میں صرف نماز ہی کے ارادے سے آیا۔ پس وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے، ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے، نماز ہی کی حالت میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس کیلئے دعائیں کرتے ہیں، جب تک کہ وہ اپنی جگہ پہ رہے۔ فرشتے کہتے ہیں: یا اللہ اس پر رحم کر۔ یا اللہ اس کو بخش دے۔ یا اللہ اس کی توبہ قبول کر۔ جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا، یا جب تک کسی کو ایذاء نہیں پہنچاتا، تب تک فرشتے یہی دعا کرتے رہتے ہیں (رواہ ابوداؤد، جلد 1 صفحہ 82)

## درود شریف کی بدولت لاعلاج بیماری سے شفاء:

صحیح بخاری کی شرح کرنے والے امام قسطلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی بیماری لگ گئی کہ معالج علاج کرکر کے تھک گئے اور انہوں نے بیماری کو لاعلاج قرار دے کر معذرت کر لی۔ پس میں نے کثرت سے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک رات میں سو رہا تھا کہ ایک شخص کاغذ کا ٹکڑا لے کر آیا، جس پر لکھا ہوا تھا: یہ احمد بن قسطلانی کے مرض کی دوا ہے، حضور علیہ السلام کی بارگاہ سے اجازت کے بعد، پھر میں جاگا تو اللہ کی قسم حضور علیہ السلام کی برکت سے میری بیماری ختم ہو چکی تھی (البدایہ ج ۳ ص ۲۱۳، المغازی ج ا ص ۹۶، اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۹۰)

## سورہ توبہ کی آخری آیات کی برکات:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت شبلی ابو بکر بن مجاہد علیہ الرحمۃ کے پاس آئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم کی، معانقہ فرمایا اور پیشانی پر بوسہ بھی دیا تو محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ جن کی

کنیت بھی ابوبکر ہے، کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: شبلی کی اس قدر تعظیم کا سبب کیا ہے؟ حالانکہ بغداد والے تو اسے دیوانہ سمجھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی حضور علیہ السلام کی مجلس میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ تو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبلی کے ساتھ ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ھذا یقرأ بعد صلوته لقد جاء کم رسول من انفسکم الی اخرھا شبلی ہر نماز کے بعد سورۂ توبہ کی آخری دو آیات پڑھتے ہیں۔ محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے شبلی سے پوچھا کہ آپ ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا" ہاں! کرتا ہوں" (بحوالہ کتاب: جلاء الافہام لابن قیمؒ ص ۲۹۷، القول البدیع ص ۳۷۱ ناشر: مکتبہ ابن الجوزیہ، بیروت)

## کشف کیسے حاصل ہوتا ہے؟

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ، بخاری شریف ج ۲ ص ۹۶۳ کی مشہور حدیث "یتقرب الیّ عبدی" کی شرح میں فرماتے ہیں: اور اسی طرح جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہیشگی کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے، جس کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ فرماتا ہے کنت له سمعا وبصرا اور جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع (کان) بن جاتا ہے تو وہ بندہ سمع القریب والبعید واذصار ذلك النور ید اله قدر علی التصرف فی الصعب والسھل والقریب والبعید۔ دور نزدیک کی آوازوں کو سننے لگتا ہے اور جب یہی نور اس کی بصر (آنکھ) بن جاتا ہے تو وہ دور نزدیک کی چیزوں کو دیکھنے لگتا ہے اور جب یہی نور اس بندے کا ید (ہاتھ) بن جاتا ہے تو وہ مشکل و آسانی میں دور اور قریب تصرف کرنے لگ جاتا ہے (بحوالہ بتفسیر کبیر ج ۵ ص ۶۸۸ مطبوعہ مکتبہ دار الفکر مصر)

## مراقبے کی برکات:

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بیک وقت قادری اور نقشبندی سلسلے کا فیض بخشا۔ چشتی سلسلہ سے حصولِ فیض و نسبت کے متعلق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: روزے حضرت ایشاں بسوئے مرقدِ منور حضرت خواجہ خواجگاں خواجہ قطب الاقطاب بختیار کعکی قدس سرہ العزیز تشریف فرما شدندو بر مرقدِ مبارک ایشاں مراقب نشستند در یں اثنا بروحِ پُر فتوح ایشاں ملاقات متحقق شد و آنجناب برحضرت ایشاں توجہ بس قوی فرمادند کہ بسببِ آں توجہ ابتدائی حصول نسبت چشتیاں متحقق شد" یعنی ایک دن سید احمد صاحب حضرت خواجہ خواجگان، قطب الاقطاب بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر تشریف لے گئے اور وہاں مراقبے میں بیٹھے۔ اسی اثناء میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رُوحِ پرفتوح سے ملاقات نصیب ہوئی۔ انہوں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر بڑی زوردار توجہ فرمائی۔ اس توجہ کی برکت سے نسبتِ چشتیہ کے حصول کی ابتدا ہوئی (بحوالہ کتاب: صراط مستقیم صفحہ ۱۶۶ ناشر: مطبع فخر المطابع، لکھنو)

## شدید بخار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کے حالات میں بڑا ایمان افروز واقعہ لکھا ہے: ایک دفعہ ان کو شدید بخار ہو گیا۔ ایک دن اونگھ آئی تو شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوئے اور فرمایا: اے فرزند! حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کو تشریف لا رہے ہیں۔ شاید اس طرف سے تشریف لائیں اور اسی طرف تیرے پاؤں ہیں، لہٰذا چارپائی اس طرح بچھاؤ کہ تیرے پاؤں دوسری طرف ہو جائیں۔ چنانچہ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو حاضرین کو فرمایا:

چار پائی کا رُخ تبدیل کردو۔ اسی اثناء میں حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کیف حالك یا بنی ؟ اے بیٹے ! تیرا کیا حال ہے۔ اس کلام کی شیرینی مجھ پر ایسی غالب آئی کہ ایک عجیب قسم کا وجد اور بکاء اور اضطراب مجھ پر ظاہر ہوا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس طرح گود میں لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص مبارک میرے اشکوں سے تر تھی۔ آہستہ آہستہ اس وجد نے تسکین پائی تو میرے دل میں آیا کہ مدتوں سے موئے مبارک کی آرزو ہے، اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم فرما دیں تو زہے نصیب۔ حضور علیہ السلام میرے خیال پر مطلع ہوئے اور ریش مبارک پہ ہاتھ پھیر کر دو بال عطا فرمائے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی برکات:

میرے دل میں خیال آیا کہ کاش یہ بال بیداری میں بھی باقی رہیں۔ حضور علیہ السلام اس خیال پر بھی مطلع ہوئے اور فرمایا یہ بال عالم شہادت میں بھی تمہارے پاس رہیں گے اور صحت کلّی اور طویل عمری کی بشارت دی۔ میں بیدار ہوا۔ چراغ طلب کیا، بال مبارک نہ پا کر غم ناک ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو ایک غیبی آواز واقع ہوئی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فرزند! ہم نے بالوں کو تکیے کے نیچے رکھ دیا تھا، وہاں سے لے لو۔ میں نے بال لیے اور ان کو بڑی تعظیم سے رکھا۔ ان بالوں کے خواص میں ایک یہ ہے کہ اوّلاً آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب درود شریف پڑھا جاتا ہے تو دونوں الگ الگ اور سیدھے ہو جاتے ہیں۔

## اولاد میں تبرکات کی تقسیم:

دوسرا یہ کہ تین لوگوں نے میرا امتحان لینا چاہا تو میں اس بے ادبی پر راضی نہ ہوا۔ مگر جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو وہ عزیز بغرض امتحان ان بالوں کو دھوپ میں لے گئے۔ فوراً بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور اس نے بالوں پہ سایہ کر دیا۔ حالانکہ دھوپ بہت تھی اور

بادل کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ دوسرے نے کہا یہ اتفاقی ہے، پھر کرتے ہیں۔ چنانچہ بار بار ایسا ہی ہوا اور تین مرتبہ ہی بادل آجاتا۔ وہ تینوں تائب ہو گئے۔ تیسرا یہ کہ ایک مرتبہ بہت لوگ زیارت کو جمع ہوئے۔ میں نے بڑی کوشش کی، مگر تالا نہ کھلا۔ میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ فلاں آدمی جنبی ہے، اس لیے تالا نہیں کھلتا۔ میں نے عیب پوشی کی۔ سب کو تجدید طہارت کا حکم دیا۔ جب وہ جنبی مجمع سے گیا تو فوراً تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔ آخر میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں تبرکات کو تقسیم فرمایا تو ان میں سے ایک بال مجھے بھی عطا فرمایا (بحوالہ کتاب: انفاس العارفین ص ۱۴۱ مطبع احمدی، مدرسہ عزیزیہ دہلی ہند)

## تبرک حاصل کرنا جائز ہے:

حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ: تبرک بآثار صالحین سے کسی کو انکار نہیں لیکن اسی طریقے پر ہونا چاہیے، جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم یا خیر القرون نے حاصل کیا (بحوالہ کتاب: فتاویٰ اہل حدیث ج ۱ ص 347 ناشر: ادارہ احیاء السنہ النبویہ، ڈی بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا)

محترم قارئین! حضرت روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے مطابق صالحین کے آثار سے فیض و برکت حاصل کرنا تمام اسلاف کے نزدیک جائز بلکہ ضروری تھا۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں مستند احادیث کے حوالے آپ کے پیش خدمت ہیں۔

## سست گھوڑے پر برکت کا اثر:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ہوا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات، مدینے والوں کو خطرہ محسوس ہوا، چنانچہ وہ لوگ آواز کی طرف

گئے تو انہیں راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پہلے آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، جس پر کاٹھی نہیں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں تلوار تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: یَا أَیُّهَا النَّاسُ! لَنْ تُرَاعُوا "اے لوگو! مت گھبراؤ۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں واپس جانے کو کہہ رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ہم نے اسے سمندر کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے/ یا فرمایا کہ یہ تو سمندر رہے۔ حدیث کے راوی حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا تھا، جو بہت سست رفتار تھا لیکن اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں گزر سکا (صحیح البخاری ۵۵۷۳، سنن ابن ماجہ ۲۷۶۲)

## اونٹ پر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برکت کے اثرات:

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ملے اور اس وقت میں ایک ایسے اُونٹ پر سوار تھا جو تھکا ہوا تھا، چل نہ سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کہا: تمہارے اُونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: وہ بیمار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ سب اونٹوں سے آگے ہی چلتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اب تمہارا اُونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے وہ بہتر ہو گیا ہے (بحوالہ کتاب: صحیح معجزات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ ۵۱ تالیف: فضیلۃ الشیخ علامہ ناصر الدین البانیؒ، ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور)

## لاغر بکری نے دودھ دینا شروع کر دیا:

سیدہ ام معبد رضی اللہ عنہا جن کا اصل نام عاتکہ بنت خالد الخزاعیہ رضی اللہ عنہا ہے،

وہ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جارہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام بھی تھے، جن کا نام عامر بن فہیرہ تھا اور عبداللہ بن اریقط اللیثی ان سب (لوگوں) کے رہبر تھے (ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ ہمارے پاس سے گزرے تو میرے خیمے میں آ گئے اور میں اپنے خیمے میں چیزیں ذخیرہ کر کے رکھا کرتی تھی اور گزرنے والوں کو کھلایا پلایا کرتی تھی۔ گزرنے والا پوچھتا: اے ام معبد! کیا تیرے پاس گوشت ہے؟ میں ان کی طرف دودھ والی بکری بھیج دیتی، لیکن وہ واپس کر دیتے، پھر میں اس کی طرف ایک سال تک کی بکری بھیجتی تو وہ اسے قبول کر لیتا اور کہتا: ہم نے وہ بکری اس لیے واپس کی تھی کیونکہ وہ دودھ والی تھی۔ پھر وہ پوچھتا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں کہتی: نہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس کھجوریں ہوتیں تو تمہیں مجھ سے مانگنے کی نوبت ہی نہیں آنی تھی اور تم نے ان کے بغیر میرے خیمے سے آگے بھی نہیں جانا تھا (میں نے خود پیش کر دینی تھیں) وہ مفلس اور قحط زدہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمے کے ایک گوشے میں ایک بکری دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ میں نے جواب دیا: کمزوری کی وجہ سے چرواہے نے اسے ریوڑ سے پیچھے رکھا ہے اور یہ دودھ اور گوشت والی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: تَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَّدْنُوَ مِنْهَا وَنَحْلِبَ؟ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس سے دودھ دوھ لیتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں (اجازت ہے) اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوھ لیں! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب آئے، اپنے مبارک ہاتھ اس کے تھنوں پر پھیرے، بسم اللہ پڑھی اور اپنے رب سے دعا کی تو بکری نے پاؤں کھول دیے، اس کے تھنوں میں دودھ بھر گیا، وہ جگالی کرنے لگی اور دودھ کے لیے تیار ہو گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن منگوایا، میں نے اپنے گھر سے ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا، یہ ایسا برتن تھا کہ

جب ہم اسے بھرتے تھے تو وہ ایک جماعت کو کافی ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں دودھ دوہا اور وہ بھر گیا اور جھاگ اوپر آنے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پلایا، حتی کہ میرا پیٹ بھر گیا، پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے پیا، پھر ان آدمیوں نے بھی ایک ایک کر کے پیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پیا (بحوالہ کتاب: صحیح معجزات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ ۸۴ تالیف: فضیلۃ الشیخ علامہ ناصر الدین البانیؒ ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور)

## نالی کے پانی سے چشمہ جاری ہونا:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے، جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سفر میں نمازیں جمع کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر اکٹھی پڑھی، پھر مغرب اور عشاء بھی اکٹھی پڑھیں۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں دیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھی، پھر اندر چلے گئے، پھر اس کے بعد دوبارہ نکلے اور مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَداً إِنْ شَاءَ اللهُ عَيْنَ تَبُوكَ، وَ أَنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَاءِ هَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ ''اگر اللہ نے چاہا تو کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم وہاں دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچو گے، تم میں سے جو کوئی وہاں (چشمے پر) پہنچے تو میرے آنے تک اس (چشمے) کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے'' (سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم اس چشمے پر پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ چشمے میں پانی جوتے کے تسمے کے برابر تھا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے سوال کیا: ''تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ڈانٹا اور جو اللہ کو منظور تھا، وہ ان کو کہا۔ اس کے بعد لوگوں نے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اپنے ہاتھ اور

اپنا چہرہ دھویا۔ پھر وہ پانی اس چشمے میں (واپس) ڈال دیا تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں نے پانی پیا (اور جانوروں کو پلایا) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس (چشمے) کا پانی باغوں کو بھر دے گا (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۴۲۲۹)

## بھوکے مسافروں پر نازل ہونے والی غیبی مدد:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بھیجا اور سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر کیا، تا کہ ہم قریش کے ایک قافلے کو پکڑیں اور ہمیں ایک تھیلہ کھجوروں کا بطور زادِ راہ دیا۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کچھ میسر نہ آیا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہر روز ہمیں ایک کھجور دیا کرتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ایک کھجور کے ساتھ کیسے گزارہ کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس (کھجور) کو اس طرح چوستے تھے، وہ ہمیں دن اور رات کے لیے کافی ہو جاتی تھی اور ہم اپنی لاٹھیوں سے پتے جھاڑتے، پھر ان کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے تھے۔ اس کے بعد ہم سمندر کے ایک کنارے پر گئے، وہاں ہمارے لیے ایک لمبی اور موٹی چیز نمودار ہوئی، ہم اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ ایک جانور ہے، جسے عنبر کہتے ہیں: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک مردار ہے، پھر کہا: نہیں! بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کے راستے میں نکلے ہیں اور تم لوگ مجبوری کی حالت میں بھی ہو، لہٰذا تم اسے کھا لو۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم وہاں ایک مہینے تک رہے اور ہم تین سو آدمی تھے، اس کا گوشت کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور اس کی آنکھ کے حلقے میں ان کو بٹھا دیا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی اٹھا کر کھڑی کی اور پھر جو ہمارے ساتھ اونٹ تھے، ان میں سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا گیا، وہ اس کے نیچے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت سے وشائق بنا لیے (وشائق یعنی گوشت

ابال کر سفر کے لیے محفوظ کر لینا) پھر جب ہم مدینے پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور ہم نے یہ قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا (مفہوم) وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا رزق تھا، جو اس نے تمہارے لیے خاص طور پہ بھیجا تھا۔ پس کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ گوشت ہے، جسے ہم بھی کھائیں؟ لہٰذا ہم نے اس میں سے گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے تناول فرمایا (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۳۵۷۶)

## دورانِ خطاب کپڑے بھی برکت سمیٹتے ہیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے، حالانکہ میں نے بھی اللہ سے ملنا ہے (یعنی مجھے بھی موت آنی ہے) وہ کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار اس طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے؟ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اصل میں میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید وفروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے انصار بھائیوں کو ان کے مالوں کے معاملات مشغول رکھا کرتے تھے اور میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر لینے کے بعد مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر رہتا تھا۔ جب یہ سب لوگ حاضر نہ ہوتے تھے، میں اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ہوتا تھا اور جن احادیث کو یہ یاد نہ رکھتے تھے، میں ان کو بھی یاد رکھتا تھا۔ ایک دن نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لَنْ يَّبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا ''تم میں سے جو شخص اپنے کپڑے کو میری اس تقریر کے ختم ہونے تک پھیلائے رکھے، پھر اسے اپنے سینے پر لگا لے تو میری احادیث کو کبھی نہیں بھولے گا (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اپنی چادر کو پھیلا لیا، حالانکہ میرے بدن پر اس کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا۔ جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تقریر ختم فرمائی تو میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو

سچا نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، میں آج تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تقریر کی وجہ سے کوئی حدیث نہیں بھولا (بحوالہ کتاب: صحیح معجزات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ نمبر ۱۳۶ تالیف: علامہ ناصر الدین البانی ؒ ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور)

## وضو کے بچے ہوئے پانی سے شفاء:

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا اور بے ہوش تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کرنے آئے: فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَنِ الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور میرے اوپر اپنے وضو کے پانی کے چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وراثت کس کے لیے ہے، کیونکہ میرا کوئی وارث نہیں ہے، پھر حصص والی آیت نازل ہوئی (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۸۷، صحیح مسلم، رقم الحدیث ۳۰۳۴)

## یمن کی سرزمین بھی بابرکت ہے:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا: اے اللہ! ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت پیدا فرما (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۰۳۷) ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: اَلْإِيمَانُ هَاهُنَا، وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ ایمان اِدھر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا (صحیح البخاری ۳۴۸۷ صحیح مسلم ۵۱)

## مدینہ کی وادی عقیق بھی بابرکت ہے:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی عقیق میں فرما رہے تھے: رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا: اس بابرکت وادی میں نماز ادا کریں اور یہ بھی کہیں کہ یہ عمرہ وحج میں داخل ہے (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۵۳۴)

## وادی طویٰ بھی بابرکت جگہ ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (القصص:۳۰) تو جب وہ اس کے پاس آیا تو اسے اس بابرکت قطعہ میں وادی کے دائیں کنارے سے ایک درخت سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پس جب وہ اس کے پاس آیا تو اسے آواز دی گئی کہ برکت دی گئی ہے، اسے جو آگ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہے اور اللہ پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ علامہ عبدالرحمٰن سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پکارا اور خبر دی کہ یہ بابرکت اور مقدس جگہ ہے۔ اس کے برکت والی سرزمین ہونے کی یہ بھی وجوہات ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے بات کی اور انہیں نبوت عطا فرمائی۔

(تفسیر ابن سعدی، ص:۵۷۲)

## نہر فرات بھی بابرکت ہے:

حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ: غَرْسُ الْعَجْوَةِ، وَاَوَاقٌ تَنْزِلُ فِي الْفُرَاتِ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ بَرَكَةِ الْجَنَّةِ، وَالْحَجَرُ: زمین میں تین چیزیں جنت سے ہیں: عجوہ کھجور کا درخت، نہر فرات میں ہر روز جنت کی برکت سے کچھ اوقیے نازل ہوتے ہیں۔ اور حجر اسود (بحوالہ: تاریخ بغداد جلد 1 صفحہ 55 علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے)

## مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بابرکت جگہ ہے:

مدینہ منورہ کی فضیلت اور برکت کی دعا والی احادیث میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور قیامت کے دن میرا منبر میرے حوض پر ہوگا (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۱۹۶، صحیح مسلم، برقم ۱۳۹۱)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گیا جس کے اردگرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے۔

تینوں مسجدوں کی برکت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صَلَاةٌ مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفٍ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۴۶۹۴) میری مسجد (مسجد نبوی شریف) میں نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی اور مسجد میں نماز ادا کرنے سے ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنا کسی اور مسجد میں نماز ادا کرنے سے ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

## چیزوں کو ماپنے سے برکت اٹھ جاتی ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے اور میرے توشہ دان میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی سوائے تھوڑے سے جَو کے، میں اس توشہ دان سے کافی دن کھاتی رہی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں نے انہیں ماپنا چاہا تو وہ ختم ہو چکے تھے (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۶۴۵۱) یہاں صحیح بخاری کی ایک اور روایت سے یہ شک پیدا ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو خود غلے کو ماپنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے غلے کو ماپ لیا کرو، اس سے تمہارے لیے برکت ہوگی (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۲۱۲۸) جبکہ یہاں پر معاملہ اُلٹ ہے۔ اس دونوں احادیث کی تشریح میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس حدیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے

کہ غلہ خریدتے وقت اسے ماپ لینے سے اس میں برکت شامل ہوجائے گی کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے۔ اور اگر ہم نے ماپنے میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کی تو معصیت کی وجہ سے برکت نکال لی جائے گی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو اس معنی میں لیں گے کہ انہوں نے یہ اندازہ لگانے کے لیے ماپا تھا کہ توشہ دان میں کتنا غلہ باقی ہے؟ اس لیے وہ کم ہوگیا۔

## بعض اوقات ان دیکھے سودے میں خیر ہوتی ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مشابہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تیسری دفعہ فرمایا: مجھے دستی کا گوشت دو، تو انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بکری کی تو دو ہی دستیاں ہوتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو یہ نہ کہتا تو جب تک میں یہ مانگتا رہتا تو دیتا رہتا (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۳۸۵۹) ایک اور حدیث بھی اس معنی پر دلالت کرتی ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ ”تم گن گن کے خرچ نہ کرو، ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دیں گے( صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۴۳۳)

## اگر تو نہ ماپتا تو کھانا ہمیشہ باقی رہتا:

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی اس معنی پر دلالت کرتی ہے: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھانا مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آدھا وسق جَو دے دیے۔ وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان مسلسل اسے کھاتے رہے۔ حتیٰ کہ اس آدمی نے انہیں ماپ لیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے (اور اس بارے میں خبر دی) تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو نہ ماپتا تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے برقرار رہتا (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۲۸۱) اس موقع پر اہل علم حضرات کہتے ہیں کہ اس نے ماپا تو وہ ختم ہو گئے کیونکہ اس کا ماپنا اللہ جل شانہٗ کے دیئے ہوئے رزق پر توکل کے منافی تھا۔ پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ حکمت اور فضل کا احاطہ کرنا چاہا تو اس سے وہ نعمت چھین لی گئی (شرح صحیح مسلم 5/51)

## گھی کو نچوڑنے سے برکت واپس پلٹ گئی:

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۲۸۰)

''حضرت ام مالک رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں۔ کبھی کبھار ایسا ہوتا کہ ان کے بیٹے گھر آتے اور سالن مانگتے لیکن ان کے پاس کچھ نہ ہوتا۔ لہٰذا وہ جس برتن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھیں، اس کو دیکھتیں تو اس میں گھی موجود ہوتا تھا (پس وہ اسے استعمال کر لیتے) ہمیشہ ایسے ہی ان کے گھر میں سالن رہتا۔ ایک دن انہوں نے اسے نچوڑ لیا (تو وہ گھی ختم ہو گیا) پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور یہ خبر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تو نے اسے نچوڑا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو نہ نچوڑتی تو وہ ہمیشہ ایسے ہی قائم رہتا۔''

## اگر ایک لاکھ لوگ بھی ہوتے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ، وَلَا نَشْرَبُ

إِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا برتن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وضو کیا۔ لوگ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے اور نہ پینے کے لیے ہے، سوائے اس پانی کے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا تو پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح بہنے لگا۔ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا: اس دن آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کافی ہو جاتا لیکن اس دن ہم پندرہ سو تھے (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۵۷۶ صحیح مسلم، برقم ۱۸۵۶)

## دس آدمیوں کا کھانا اسّی آدمی کھا گئے:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی ہے، اس میں کمزوری تھی، اور میں نے پہچان لیا کہ بھوک کی وجہ سے ایسا ہے۔ کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں، پھر انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں اور اپنی چادر پکڑی اور وہ روٹیاں اس کے ایک حصے میں لپیٹ دیں۔ پھر اس چادر کو میرے کپڑے میں چھپا دیا اور چادر کا دوسرا ٹکڑا میرے ساتھ لپیٹ دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیج دیا، میں گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی موجود تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑا ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کھانے کے لیے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس موجود لوگوں سے کہا: چلو اٹھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلنے لگے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے چل دیا۔ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو بتایا، ابوطلحہؓ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آرہے ہیں جبکہ ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے اتنا کھانا نہیں ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: اے امّ سلیم! تیرے پاس جو بھی ہے میری طرف لاؤ۔ انہوں نے وہ روٹیاں پیش کردیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا۔ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے برتن سے گھی نچوڑ دیا اور اس سے کھانا بنا دیا۔ پھر جو اللہ نے چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں دعا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، ابوطلحہ ※ نے انہیں بلایا۔ انہوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ان کے پیٹ بھر گئے، پھر وہ چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: دس کو بلاؤ۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بلایا، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس کو بلاؤ۔ حتیٰ کہ سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ ستر یا اسّی کی تعداد میں تھے (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۵۷۸ صحیح مسلم ۲۰۴۰) اسی طرح صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہوگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کھانا تو بہت تھوڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لے آؤ، اللہ اس میں برکت ڈال دیں گے (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۰۴۰) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ڈھکن کھول کر فرمایا: بسم اللہ! اے اللہ! اس میں بہت زیادہ برکت ڈال دے (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۳۵۸۷)

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برکت کے متلاشی تھے:

صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اُطْلُبُوا فَضْلَةً مِنَ مَاءٍ، فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ، فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۵۷۹)

''ہم لوگ نشانیوں کو برکت شمار کیا کرتے تھے اور تم ان سے ڈرتے ہو۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو پانی کم پڑ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ لوگ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس برتن میں داخل کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بابرکت پانی لے لو، اور برکت اللہ کی طرف سے ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے فوارے کی طرح پھوٹ رہا تھا۔ اور ہم کھانے کے دوران کھانے کی تسبیح بھی سن لیا کرتے تھے''۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار برکت کی دعا فرماتے:

صحیح بخاری میں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ، وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ، فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ

ترجمہ: (سفر میں) لوگوں کے پاس زادراہ (کھانا) ختم ہوگیا اور ان پر فقر و محتاجی آگئی، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اُونٹ ذبح کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔ (واپس جاتے ہوئے) راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے، لوگوں نے انہیں یہ بات بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اُونٹ ذبح کرلو گے تو زندہ کیسے رہو گے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر یہ اُونٹ ذبح کرلیں گے تو زندہ کیسے رہیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو کہ جس کے پاس جتنا بھی کھانا ہے وہ لے آئے۔ پھر چمڑے کی ایک چادر بچھائی گئی اور لوگوں نے کھانا اس پر رکھ دیا۔ رسول اللہ نے اس پر برکت کی دعا کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو برتن لانے کا حکم دیا۔ لوگوں نے کھانے سے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا سچا رسول ہوں (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۲۴۸۴)

## دورانِ سفر غیبی مدد:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (عمران کو) چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا اور ہم سخت پیاسے تھے۔ اسی حالت میں ہم چلتے رہے تو ایک جگہ پر ہمیں ایک عورت ملی، جو دو مشکیزوں کے درمیان (سواری پر) پاؤں لٹکا کر جارہی تھی۔ ہم نے اسے کہا: پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: یہاں سے کتنے فاصلے پر پانی ملے گا؟ اس نے جواب دیا: ایک دن اور ایک رات کے فاصلے پر۔ ہم نے اسے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلو۔ اس نے کہا: رسول اللہ کیا ہیں؟ ہم نے اس کی بات پر توجہ نہ دی اور ہم اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی وہی کہا جو ہمیں کہا تھا۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ

ایک یتیم کی ماں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مشکیزے اتارنے کا حکم دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا، پھر ہم چالیس آدمیوں نے خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ ہم نے اپنے مشکیزوں اور بالٹیوں کو بھی بھر لیا۔ صرف اپنے اونٹوں کو نہ پلایا، اس کے باوجود مشکیزے اتنے بھرے ہوئے تھے، قریب تھا کہ ابھی بہہ پڑیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس کھانے کا سامان وغیرہ ہے تو لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لاکر رکھ دی گئیں۔ پھر وہ اپنے قبیلے کے پاس آئی تو اس نے کہا: آج میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں یا واقعی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا، جیسے لوگ کہتے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وجہ سے اس کے قبیلے کو ہدایت دی، وہ عورت بھی مسلمان ہوگئی اور قبیلے والے بھی مسلمان ہوگئے (صحیح البخاری، ۳۵۷۱ صحیح مسلم، ۶۸۲)

## قرض اُتارنا ہے تو برکت سے مدد لیں:

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اُحد کے دن میرے والد شہید ہوگئے اور ان پر قرض تھا، جب قرض خواہوں نے شدت کے ساتھ اپنے حق کا مطالبہ کیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا (اور اپنا معاملہ بتایا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض خواہوں سے کہا کہ میرے باغ کا پھل لے لیں، اور میرے باپ کو قرض سے بَری کردیں لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پھل نہ دیا اور فرمایا: ہم صبح تیرے باغ میں آئیں گے۔ صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغ میں آئے، چلے پھرے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر میں نے کھجوریں اتاریں اور قرض خواہوں کو قرض دیا۔ پورا قرض دینے کے بعد بھی کھجوریں بچ گئیں (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۲۳۹۵) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسی وقت سمجھ گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغ میں چل رہے تھے کہ اس میں ضرور برکت ہوگی (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۲۳۹۶)

## ایک بکری کی کلیجی سے 130 افراد کا پیٹ بھرنا:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سوتیس کی تعداد میں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی ایک صاع کے قریب آٹا لے کر آیا، اسے گوندھا گیا، پھر ایک بڑا لمبا مشرک شخص اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اِدھر آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: یہ بیچنے کے لیے ہیں یا عطیہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں! بلکہ بیچنے کے لیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے ذبح کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! ایک سوتیس افراد میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے کلیجی کا ایک ٹکڑا نہ لیا ہو۔ جو وہاں موجود تھا اس نے لے لیا اور جو وہاں موجود نہ تھا اس کا حصہ رکھ لیا گیا۔ پھر اس کے گوشت کو دو برتنوں میں رکھ دیا گیا۔ ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس کے باوجود دونوں برتنوں میں بچ گیا، چنانچہ میں نے اسے اونٹ پر رکھ لیا۔

## کیا آج کوئی شخص باعث برکت بن سکتا ہے؟

ایسے الفاظ جن میں کسی کے بابرکت ہونے کا اظہار کیا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ: تَبَارَکْتَ عَلَیْنَا یَا فُلَان" (اے فلاں! ہم پر تو باعث برکت ہوا ہے) علامہ بکر بن عبداللہ ابوزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان الفاظ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح علامہ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے ان الفاظ کے بارے میں پوچھا گیا "کُلُّكَ بَرَكَةٌ" (تم تو سراپا بابرکت ہو) تو انہوں نے جواب دیا: ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آل کے لیے بھی حدیث میں استعمال کیے گئے ہیں یعنی اے آل ابوبکر! یہ تمہاری وجہ سے نازل ہونے والی پہلی برکت نہیں ہے (بحوالہ کتاب: ثمرات التدوین من مسائل ابن عثیمین) بعض

لوگ کہتے ہیں کہ یہ آدمی بابرکت ہے، یہ دن بابرکت ہے، یہ رات بابرکت ہے۔ اگر مراد یہ ہو کہ اس دن کوئی بھلائی یا فائدہ حاصل ہوا تھا تو پھر درست ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (الدخان: ۳) بے شک ہم نے اسے ایک بہت برکت والی رات میں اتارا۔

## کمزوروں کی برکت سے رزق ملتا ہے:

بعض لوگ کہتے ہیں "نَحۡنُ فِیۡ بَرَكَةِ فُلَانٍ" ہم فلاں کی وجہ سے بابرکت ہوئے۔ یا یہ کہنا کہ جب سے وہ ہمارے پاس آیا ہے، ہمیں برکت نصیب ہوئی ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ کلام ایک اعتبار سے صحیح ہے اور ایک اعتبار سے غلط۔ صحیح اس وجہ سے ہے کہ اگر یہ مراد لیا جائے کہ اس نے سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کی، ہمیں خیر و بھلائی کی تعلیم دی، ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے منع کیا ہے، یا اس کی اتباع کی برکت سے ہمیں خیر حاصل ہوئی ہے تو یہ ان الفاظ کا صحیح معنی ہے۔ جیسے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مدینہ کے پاس آئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ایمان لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی برکت سے انہیں دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ ہر مومن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتا ہے، اسے دنیا اور آخرت میں ایسی ایسی سعادتیں نصیب ہوتی ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہوتا ہے۔ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کے سبب ہے۔ اسی طرح اگر ان الفاظ سے یہ مراد لیا جائے کہ اس کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مشکل اور بیماری کو ہم سے دور کر دیا اور ہمیں وسعت رزق اور مدد الٰہی نصیب ہوئی ہے تو یہ معنی بھی درست ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے تمہارے کمزوروں کی وجہ سے۔ یعنی ان کی دعاؤں، نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کافروں اور نافرمانوں سے اس لیے عذاب دور کرتے ہیں تاکہ ان کے درمیان رہنے والے

مومنین جو عذاب کے مستحق نہیں، ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے (بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں، صفحہ 153 تالیف: ڈاکٹر امین عبداللہ الشقاوی، ترجمہ: فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عمر، ناشر: مکتبہ بیت السلام لاہور)

## بابرکت لوگوں کی مثالیں:

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ جو مسلمان نوجوان شادی کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس اخراجات نہیں ہیں تو اس کے لیے بیت المال حاضر ہے، لہٰذا وہ شادی کر لے۔ اور کبھی اعلان کرنے والا اعلان کرتا تھا: جو مقروض ہے، بیت المال کا خزانہ اس کے لیے موجود ہے، لہٰذا وہ اپنا قرض ادا کر لے۔ جو بیت اللہ کے حج کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ کی طاقت نہیں، وہ بیت المال کے خرچ پر حج کر سکتا ہے۔ یہ اعلانات حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ خلافت، جس کی مدت تقریباً اڑھائی سال تھی، میں ہر روز کیے جاتے تھے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی امارت کے کم ترین عرصہ میں اس قدر محنت کی کہ مظلوموں کو ان کا حق دلایا، ہر حق دار کو انصاف دلایا۔ اور ہر روز یہ اعلان کیا جاتا تھا مقروض، شادی کرنے والے، مسکین اور یتیم کہاں ہیں؟ لیکن برکت اتنی زیادہ تھی کہ ہر آدمی اس مال سے بے پرواہ ہو چکا تھا (بحوالہ: البدایۃ والنہایۃ 696 / 12)

## امام ابن تیمیہؒ کی زندگی میں برکت کا ثبوت:

امام ابن الوردی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ دن رات تفسیر، فقہ اور اصول پر کتابیں لکھتے رہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اس قدر تصنیف کا کام کیا کہ ان تمام کتابوں کی تقریباً پانچ سو جلدیں بن سکتی ہیں۔ اسی طرح امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قوت حافظہ کا ان کی کتابوں میں بڑا عجیب وغریب مشاہدہ کیا۔ آپؒ

جب بھی کوئی تصنیف فرماتے، عام کاتب اسے ایک ہفتے یا اس سے زائد دنوں میں لکھتا تھا (بحوالہ کتاب: الوابل الصیب جلد 1 صفحہ 106 ناشر: الدار السلفیہ، ممبئی)

## مشکوک کمائی ہمیشہ پریشان کرتی ہے:

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر امین عبداللہ شقاوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: مجھے میرے بعض دوستوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی سودی بنک میں ملازمت کرتا تھا۔ کافی اچھی تنخواہ، مکان کا کرایہ اور اس کے لیے گاڑی مقرر تھی۔ لیکن اسے ہمیشہ یہ شکوہ رہتا تھا کہ اس کے مال میں برکت نہیں اور دولت کے باوجود اس کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ اسے اس کے دوستوں نے نصیحت کی کہ یہ حرام کام ہے، تو اسے چھوڑ دے۔ چنانچہ اس نے سودی بنک کی ملازمت چھوڑ دی اور ایک دوسری ملازمت جو خلاف شریعت نہ تھی وہ اختیار کر لی۔ اس ملازمت میں اسے پہلی کی نسبت آدھی تنخواہ ملتی تھی لیکن اس نے اس میں برکت محسوس کی اور یہ تھوڑی تنخواہ اس کی ضرورت پوری کرنے کے بعد بھی بچی رہتی تھی (بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں، صفحہ 160 ناشر: مکتبہ بیت السلام لاہور)

## مجھے عقلی دلائل سے برکت ثابت کر کے دکھاؤ:

ایک آدمی امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں پڑھتا تھا، اس کا ایک پروفیسر یہودی تھا۔ ایک دن وہ یہودی پروفیسر سودی بنک سے مال پر ملنے والے نفع کے فوائد بیان کرنے لگا۔ اس مسلمان طالب علم نے اسے کہا: ڈاکٹر صاحب! ان مالوں میں برکت نہیں ہوتی۔ پروفیسر نے کہا: قرآن وحدیث کے علاوہ کسی عقلی مثال کے ساتھ مجھے یہ بات سمجھاؤ۔ مسلمان نے کہا: اگر میں آپ سے کہوں کہ ابھی دس ہزار کتے لے آکر آئیں تو کیا یہ ممکن ہے؟ پروفیسر نے کہا: یہ تو بہت مشکل ہے۔ پھر مسلمان نے کہا: اگر میں یہ کہوں کہ ابھی دس ہزار بکریاں لے کر آئیں تو؟ پروفیسر نے کہا: ہاں یہ ممکن ہے۔ مسلمان نے کہا: آپ بکریوں کو لا سکتے ہیں تو کتوں کو کیوں نہیں لا سکتے؟ حالانکہ کتا سات بچوں

کو جنم دیتا ہے، بکری صرف دو تین بچوں کو جنم دیتی ہے۔ پھر بکریاں کثرت سے ذبح بھی کی جاتی ہیں جبکہ کتا ذبح بھی نہیں کیا جاتا۔ پروفیسر نے کہا: میں اس کی وجہ نہیں جانتا۔ مسلمان نے کہا: یہی تو برکت ہے۔ اس پر وہ غیر مسلم استاد حیران رہ گیا۔ بکریوں کے بارے میں روایات گزر چکی ہیں کہ وہ باعث برکت ہوتی ہیں (بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں، صفحہ 161 ناشر: مکتبہ بیت السلام لاہور)

## کم آمدنی میں پورا مہینہ گزارا:

اسی طرح ایک طالب علم کہتا ہے کہ میں یونیورسٹی سے آٹھ سو پچاس ریال وظیفہ لیتا تھا اور میں اس سے اپنے بیوی بچوں کے اخراجات چلاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی میں میرے لیے برکت ڈال دی اور مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہ تھی۔ یہ بات بھی مشہور ہے کہ لوگوں کی اکثریت جو دوسرے شہروں سے مکہ اور مدینہ میں رہائش پذیر ہو جاتے ہیں، وہ یہاں پہلے کی نسبت نصف آمدنی پر بہترین زندگی گزارتے ہیں۔ یہ صرف مکہ اور مدینہ کی برکت کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ گزشتہ صفحات میں یہ بات تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ مکہ، مدینہ، شام، یمن، وادی عقیق، وادی طویٰ، مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ یہ سب بابرکت مقامات ہیں۔ جو شخص مکہ، مدینہ شام اور یمن میں اللہ تعالیٰ کی برکات کی تلاش میں رزق کے حصول کے لیے یا فتنہ وفساد سے بچنے کے لیے ان مقامات پر رہائش اختیار کرے گا تو اسے خیر اور بھلائی نصیب ہوگی۔ (بحوالہ کتاب: ہم برکت کیسے حاصل کریں، صفحہ 163 تالیف: ڈاکٹر امین عبداللہ الشقاوی، ترجمہ: فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عمر، ناشر: مکتبہ بیت السلام لاہور)

## قمیض کی برکت سے بینائی کا لوٹ آنا:

سورۂ یوسف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِىۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ اَبِىۡ يَاۡتِ بَصِيۡرًا (یوسف، ۹۳) میری

یہ قمیص لے جاؤ، سوا سے میرے ابا جان (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دینا، وہ بینا ہو جائیں گے۔اس کے بعد کے واقعے کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: پھر جب خوشخبری سنانے والا آ پہنچا اس نے وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دی تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی (یوسف:۹۶)

محترم قارئین !اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس چیز کو انبیائے کرامؑ و صلحائے عظامؒ سے نسبت ہو جائے ،اس چیز سے برکت حاصل کرنا توحید کے منافی نہیں کیونکہ قمیص کو بھیجنے والے بھی نبیؑ، اس سے فائدہ اٹھانے والے بھی نبیؑ اور بیان کرنے والا بھی شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے والا یعنی قرآن مجید ہے (از: مرتب)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے بینائی لوٹ آنا

ایک مستند حدیث میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ نے دعا کی تو فوراً قبول ہوگئی۔حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:أن رجلاً ضریر البصر أتی النبی ﷺ. فقال: ادعُ الله لی أن یعافینی. فقال: إن شئت أخرتُ لك وهو خیر، وإن شئت دعوتُ. فقال: ادعُه فأمره أن یتوضاء فیحسنِ وضوئه، ویُصلی رکعتین، و یدعو بهذا الدعاء: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسأَلُكَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ ﷺ إِنِّي أتَوَجَّهُ بِكَ إِلىٰ رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقضٰى، اللّٰهُمَّ! فَشَفِّعْهُ فِيَّ

اس روایت کی سند درج ذیل کتب میں موجود ہے (۱) سنن ابن ماجہ:۱۰۰ (۲) جامع الترمذی ۲:۱۹۷ (۳) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۷ ۱۴، رقم:۹۔۶۵۸، (۴) مسند احمد بن حنبل، ۴:۱۳۸، (۵) دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶:۱۶۶، (۶) المستدرک للحاکم، ۱:۳۱۳، ۵۱۹ (۷) صحیح ابن خزیمۃ، ۲:۶۔۲۲۵، رقم:۱۲۱۹، (۸) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۱۲۳، (۹) کتاب الاذکار للنووی: ۸۳ (۱۰) اسد الغابۃ،

۳:۱۷۵ (۱۱) تحفۃ الاشراف :۶: ۲۳۶، رقم :۹۷۶۰ (۱۲) البدایۃ والنھایۃ، ۴:۵۵۸،
(۱۳) الجوھرالمنظم لابن حجر :۱۶: (۱۴) تحفۃ الذاکرین للشوکانی :۵۔۱۹۴

## حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کی قبولیت پر دوسرا ثبوت:

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس کو مؤخر کرتا ہوں اور یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے عرض کی: براہ کرم دعا فرما دیجئے۔ پس آپ ﷺ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھ۔ پھر یہ دعا کر: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ جو سارے جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔ اے محمد ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوں تاکہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اے اللہ! آپ اپنے نبی ﷺ کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمائیں۔ جلیل القدر محدثین امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، جبکہ امام ترمذیؒ نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

## حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کی قبولیت پر تیسرا ثبوت:

اسی طرح امام حاکمؒ کی بیان کردہ ایک اور روایت کے الفاظ ذرا مختلف ہیں، جس میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک نابینا شخص آیا۔ اس نے اپنی بینائی ختم ہونے کی شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری رہنمائی کرنے والا کوئی بھی نہیں اور میں سخت مشکل سے دو چار ہوں۔ اس کی بات سننے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: إئت المیضاۃ فتوضأ، ثم صل رکعتین ثم قل: اللّٰھُمَّ! إِنِّي

أسْئَلُكَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فَيُجَلِّي لِي عَنْ بَصَرِي. اللّٰهُمَّ! شَفِّعْهُ فِيَّ وَ شَفِّعْنِي فِي نَفْسِي.
قال عثمان: فوالله! ماتفرقنا ولا طال بنا الحديث حتى دخل الرجل و كأنه لم يكن به ضر قط (المستدرک حاکم، ۱:۷، ۵۲۶)

وضو کے لیے لوٹا لاؤ، پھر وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر کہو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری آنکھیں روشن کردے۔ اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو میرے بارے میں اور میری دعا کو بھی میرے حق میں قبول فرما۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم ابھی مجلس سے اٹھے ہی نہ تھے اور نہ ہی کوئی طویل گفتگو کی کہ وہ شخص (صحیح سلامت آنکھوں کے ساتھ) داخل ہوا، گویا اس کو کوئی اندھا پن تھا ہی نہیں۔ امام حاکمؒ نے اسے امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، جبکہ امام ذہبیؒ نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔

## ان تمام اسناد کی توثیق وتصدیق:

فضیلۃ الشیخ محمود سعید حفظہ اللہ اپنی کتاب "رفع المنارہ ص: ۱۲۳" میں اس حدیث کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هذا إسناد صحيح، و قد صححه غير واحد من الحفاظ فيهم الترمذي، و الطبراني و ابن خزيمه، و الحاكم و الذهبي یہ تمام سندیں صحیح ہیں، جن کو بہت سے حفاظ حدیث نے صحیح قرار دیا ہے، جن میں سے امام ترمذی، امام طبرانی، ابن خزیمہ، امام حاکم اور امام ذہبی رحمہم اللہ اجمعین بھی ہیں۔

## بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کا ظہور:

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی بچے تھے تو اس دور میں زبردست قحط اور خشک سالی نے عوام

کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، لوگ پانی کی ایک ایک بوند کو ترس گئے اور ان کیلئے آسمان کو حسرت بھری نظروں کے ساتھ دیکھنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ بھوک سے ان کے جسم نڈھال ہو گئے۔ آہیں اور حسرتیں آنسوؤں میں ڈھل گئیں، مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا اور آسمان پر ایک بدلی بھی نمودار نہ ہوئی۔ آخر حضرت ابوطالب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے بارش مانگنے کی کارگر تدبیر سوجھی۔ چنانچہ حضرت ابوطالب کی قیادت و معیت میں تمام لوگ ایک میدان میں جمع ہو گئے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور آسمان کی طرف اٹھا کر کہا: "اے پروردگار! اس حسین بچے کے طفیل ہم کو بارش عطا فرما، ہم اس کا وسیلہ تیرے دربار میں پیش کرتے ہیں۔" آپ نے تین بار اسی طرح کہا اور وہ آسمان جو آگ برسانے کا منظر پیش کر رہا تھا، اچانک ابر آلود ہو گیا۔ ہر طرف گھٹائیں چھا گئیں اور مینہ برسنا شروع ہو گیا۔ اتنی زبردست اور موسلا دھار بارش ہوئی کہ چھتوں کے پرنالے منہ زور نالوں کی طرح بہنے لگے۔ اس بات کا حوالہ درج ذیل ائمہ نے اپنی اپنی کتب میں پیش کیا ہے بحوالہ (۱) تاریخ ابن عساکر، المواہب اللدنیۃ، ۴: ۳۔ ۲۷۲ (۲) الروض الانف لامام سھیلی، ۱: ۱۷۹، (۳) شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، ۱۱، ۴۔ ۱۴۳)

## صحیح بخاری سمیت دیگر کتب میں ثبوت:

اس واقعہ سے تقریباً ۴۵ سال بعد جب خاندان بنی ہاشم کو شعب ابی طالب میں نظر بند کیا گیا تو اس وقت حضرت ابوطالب نے ایک بہترین قصیدہ لکھا، جس میں اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ کیا اور اہل مکہ کو آگاہ کیا کہ ہم ایسی بابرکت ہستی کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے بلکہ ان کے دفاع میں اپنی جان، اولاد اور ہر چیز قربان کر دیں گے۔ جو لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اپنی یہ متاع بے بہا ان کے سپرد کر دیں گے، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اس ایمان افروز قصیدے کا ایک شعر یہ ہے:

وأبیضُ یُستَسقَی الغمامُ بوجهه
ثِمالُ الیتامٰی عِصمةٌ لِلأرامل

"وہ روشن چہرے والے کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریاد رس ہیں"۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: مجھے بار ہا ابو طالب کا یہی شعر یاد آجاتا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دیکھتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کی دعا میں مصروف ہوتے تھے۔ ابھی منبر شریف سے اترتے بھی نہ تھے کہ پرنالے بہنا شروع ہو جاتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے طلب بارش کیلئے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعائیں کی جاتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے نزول باراں ہو جاتا۔ بخاری شریف میں اس روایت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے: حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدؒ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ ابوطالب کا شعر پڑھتے تھے کہ ''وہ روشن چہرے والے کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے فریاد رس اور بیواؤں کے غمخوار ہیں۔'' عمر بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے خبر دی کہ میں شاعر کا یہ شعر کبھی یاد کرتا اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھتا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کیلئے دعا فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی منبر سے نہ اترتے کہ پرنالے زور سے بہنے لگتے: وہ روشن چہرے والے کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے فریاد رس اور بیواؤں کے غمخوار ہیں۔ بحوالہ (۱) صحیح البخاری، ۱:۷ ۱۳، (۲) سنن ابن ماجہ، ۱:۲۔۹۱، (۳) مسند امام احمد بن حنبل، ۲:۹۳، (۴) دلائل النبوۃ امام بیہقی، ۶:۳۔۱۴۲، (۵) السنن الکبریٰ امام بیہقی، ۳:۳۵۲ (۶) البدایۃ والنہایۃ، ۴:۲۔۴۷۱، (۷) تحفۃ الاشراف، ۵:۳۵۹، رقم: ۶۷۷۵ (۸) عمدۃ القاری، ۷:۳۱۔۲۹، (۱۰) فتح الباری، ۲:۴۹۴۔

## حضور ﷺ کی برکت سے بارش کا نزول:

اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مختلف روایات منقول ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں درج ہیں: ایک دفعہ حضور ﷺ ہمارے درمیان جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص آ گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بارش رک گئی ہے، آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بارش سے سیراب فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہم اپنے گھروں کو بڑی مشکل سے واپس ہوئے یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی آدمی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بارش کو کسی اور جگہ بھیج دے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے دعا کی: یا اللہ تعالیٰ! ہم پر نہیں، بلکہ ہمارے اردگرد علاقوں پر (بارش) نازل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ بادل فوراً دائیں بائیں چھٹ گیا، اور مدینہ منورہ کے سوا گردو پیش پر برابر بارش ہوتی رہی (۱) صحیح البخاری، ۱:۱۳۸، (۲) صحیح مسلم، ۱:۴-۲۹۳، (۳) دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶:۱۴۰، (۴) البدایۃ والنہایۃ، ۴:۲۷۴ (۵) فتح الباری، ۲:۵۰۸

## جس دعا سے بارش برسی، اسی سے بارش رک گئی:

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازے سے مسجد کے اندر داخل ہوا، جو منبر شریف کے سامنے ہے اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ پس وہ شخص آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش برسائے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور (بارگاہِ

الٰہی میں) عرض گزار ہوئے: اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم آسمان پر نہ تو بادل، نہ بادل کا کوئی ٹکڑا دیکھتے تھے اور نہ ہمارے اور سلع (پہاڑ) کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا۔ اچانک سلع (پہاڑ) کے پیچھے سے کوئی ڈھال کے برابر بدلی کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا۔ پس جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا۔ پھر خوب بارش ہوئی۔ خدا کی قسم! ہم نے چھ دن تک آسمان پر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ ایک شخص اسی دروازے سے داخل ہوا جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مویشی ہلاک اور راستے منقطع ہو گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے اوپر بارش روک دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور (بارگاہ الٰہی) میں عرض گزرا ہوئے: اے اللہ! (بارش) ہمارے اردگرد ہو، ہم پر نہ ہو۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں اور وادیوں اور درختوں کے اگنے کے مقامات پر (بارش) ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بارش منقطع ہو گئی اور ہم (مسجد سے) باہر نکلے جبکہ ہم دھوپ میں چل رہے تھے (۱) صحیح البخاری، ۱:۱۔۱۴۰ (۲) الصحیح المسلم، ۱:۴، ۲۹۳ (۳) سنن النسائی، ۱:۲۲۴، (۴) سنن ابن ماجہ: ۹۱، (۵) موطا امام مالک: ۱۷۹، (۶) مسند امام احمد بن حنبل، ۳:۲۵۶، (۷) صحیح ابن حبان، ۳:۲۷۲، ۹۹۲، (۸) مسند ابی یعلی، ۵:۴۱۶، رقم: ۳۱۰۴، (۹) صحیح ابن خزیمہ، ۳:۱۴۷، ۱۴۴، رقم ۱۷۹۲، ۱۷۸۸ (۱۰) السنن الکبری امام بیہقی، ۳:۵۔ ۳۵۴، (۱۱) دلائل النبوۃ امام بیہقی، ۶:۴۰۔۱۳۹، (۱۲) شرح السنۃ للبغوی، ۴:۵۔ ۴۱۲، رقم: ۷۔ ۱۱۶۶، (۱۳) نصب الرایۃ للزیلعی، ۲:۹۔ ۲۳۸، (۱۴) البدایۃ والنہایۃ، ۴:۲۷۲۔

## ادھر ہاتھ اٹھائے، اُدھر قبولیت واضح ہوگئی:

محترم قارئین! یہاں اسی روایت سے ملتا جلتا ایک خوبصورت واقعہ یاد آرہا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے مولانا قاری محمد یاسین سلفی صاحب حفظہ اللہ (سابق مدرس: مدرسہ اشاعۃ التوحید والسنۃ، شرقپور ضلع شیخوپورہ) بتانے لگے: ولی کامل مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اہل حدیث مریدین کے ہاں تربیت واصلاح کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ ہمارے گاؤں فیروز وٹواں میں بھی ہر سال تشریف لاتے تھے۔ ہمارے بڑے بوڑھے بتایا کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کئی دن تک مسلسل بارش برستی رہی۔ انہی دنوں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی علیہ الرحمہ کے آنے کی اطلاع ملی تو لوگ گھوڑی لے کر انہیں لینے کیلئے گاؤں سے باہر پہنچے (یادرہے! حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھوڑی پر سوار ہوکر فیروزوٹواں میں اپنے مریدین کے ہاں جانے کا واقعہ مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم نے بھی اپنی کتاب نقوش عظمت رفتہ میں بیان کیا ہے) چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بارش کے دوران ہی گھوڑی پہ سوار ہوکر گاؤں کی طرف چل پڑے تو ساتھ چلنے والے گاؤں کے مقیمین نے گزارش کی: حضرت! بہت دنوں سے بارش برس رہی ہے۔ راستے خراب ہونے کی وجہ سے ہم اور ہمارے جانور بہت پریشان ہورہے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ بارش تھم جائے۔ بادشاہوں کے چہرے والے حضرت داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعہ نے گھوڑی پہ بیٹھے بیٹھے دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیے اور کوئی عربی دعا پڑھے بغیر اپنی روایتی اردو زبان میں عرض کی: اے اللہ! یہ لوگ بے چارے بارش کی وجہ سے پریشانی میں مبتلاء ہیں، آپ اس کو پہاڑوں پر لے جایئے، جنگلوں اور وادیوں پر برسایئے اور ان لوگوں پر سے ہٹا دیجئے۔ ادھر حضرت غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ تھے، اُدھر دیکھتے ہی دیکھتے بارش تھم گئی اور گاؤں پہنچنے سے پہلے پہلے مطلع صاف ہوگیا (بحوالہ: یہ واقعہ مولانا قاری محمد یاسین حفظہ اللہ نے اگست 2017ء میں ریکارڈ کروایا تھا۔ از: مرتب)

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشانی میں کس طرف بھاگتے؟

یہ بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ قحط پڑا۔ ایک روز ایک دیہاتی روتا پیٹتا حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے لوگوں کی تکالیف و مصائب اور خشک سالی کی حشر سامانیوں اور تباہ کاریوں کا نقشہ جس موثر پیرائے میں بصورت اشعار کھینچا، وہ اس طرح ہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جن حالات میں ہم آپ کے پاس طلب دعا و مناجات کیلئے آئے ہیں، وہ کچھ اس قسم کے ہیں کہ افلاس کے باعث جوان لڑکیاں کام کرنے پر مجبور ہوگئی ہیں اور محنت و مشقت کی وجہ سے ان کے سینے لہولہان ہوگئے ہیں اور صورت حال کی سنگینی نے لوگوں کو اس حد تک خود غرض بنا دیا ہے کہ ماں جیسی شفیق ہستی بھی اپنے بچے سے غافل ہوگئی ہے۔ اور بھوک کی ناتوانی نے بچے کو اس حد تک نڈھال کر دیا ہے کہ بے حس و حرکت گرا پڑا ہے اور اس کے منہ سے کوئی تلخ یا شیریں بات نہیں نکل رہی ہے۔ لوگ جو کچھ کھاتے ہیں اس میں سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور اگر کچھ ہے تو وہ آفت رسیدہ خراب کھجور ہے یا پھر خودرو بے کار گھاس۔

ولیس لنا إلا إلیك فرارنا

وأین فرار الناس إلا إلی الرسل

آقا! ہماری بھاگ دوڑ تو صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہے اور لوگوں کی بھاگ دوڑ رسولوں کے سوا اور کہاں تک ہوسکتی ہے؟

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے قراری سے رحمت الٰہی اتر آئی:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فریاد سن کر بے قرار ہوگئے اور چادر گھسیٹتے ہوئے منبر شریف پر جلوہ فرما ہوئے اور بارگاہ خداوندی میں دست دعا پھیلا دیئے: ''یا اللہ! تو بڑا ہی غفور رحیم ہے۔ موسلا دھار اور لگا تار برسنے والا نفع بخش بادل بھیج، جو

مردہ ڈھانچوں میں زندگی کی روح ڈال دے، پستانوں کو دودھ سے بھر دے اور زمین کو تازگی بخش دے۔ ابھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ بھی نہیں پھیرے تھے کہ بادلوں کے ٹکڑے ہر طرف چھا گئے اور اس طرح برسنا شروع کر دیا جیسے برساتی نالوں کے کشادہ دہانے کھول دیئے گئے ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف جل تھل ہو گیا اور ہر چیز پانی میں نہا گئی۔ بارش کا تسلسل قائم رہا تا آنکہ گردو پیش کے لوگ بھاگم بھاگ آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کثرت باراں کے باعث ہر چیز غرق ہونے کے قریب ہو گئی ہے، جلدی سے دعا فرمایئے کہ بارش رُک جائے، وگرنہ پانی سب کچھ بہا لے جائے گا۔ پانی سے محروم لوگ اس بارگاہِ کرم سے اس طرح سیراب ہوئے کہ اپنی وادیوں اور نہروں کی تنگ دامانی کی شکایت کرنے لگے۔

## برکت ہمیشہ شکر گزار بندے کو ملتی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کی فوری قبولیت، بارش کے نزول اور اس کی کثرت اور اپنے غلاموں کیے متضاد ردّ عمل کا یہ عجیب منظر دیکھ کر اتنا مسرور ہوئے کہ جانفزا مسکراہٹ سے فضاؤں میں انوار اور نغمے بکھر گئے، ہر شے پر بہار آ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خوشی کے عالم میں فرمایا:

للہ درّ أبي طالب، لو کان حاضرا

لقرت عیناہ، من ینشدنا شعرہ؟

ابو طالب کا بھلا ہو۔ اگر وہ یہاں ہوتے تو یہ منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں ضرور ٹھنڈی ہوتیں، ہمیں ان کا شعر کون سنائے گا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ سن کر عرض کرنے لگے: شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شعر سننا پسند فرما رہے ہیں:

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للأرامل

وہ روشن چہرے والے کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریاد درس ہیں۔ اتنے میں بنی کنانہ کا ایک شاعر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنا نذرانہ عقیدت اشعار کی صورت میں یوں پیش کیا: ''اے اللہ! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں اور یہ حمد شکر گزار بندوں کی طرف سے ہے کیونکہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے وسیلے سے بارش عطا کی گئی ہے۔ انہوں نے اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور ساتھ ہی نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا، ایک ساعت نہ گزری تھی کہ ہم نے اس سے بھی پہلے بارش کے موتی دیکھ لیے۔ جس طرح ان کے چچا ابو طالب نے کہا ہے، وہ ویسے ہی خوبصورت اور درخشاں ہیں۔ پس جو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ برکت دیکھتا ہے۔ اور جو ناشکری اور بے قدری کرتا ہے وہ ردّی چیز پاتا ہے'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سچے جذبات کے اظہار سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا ان یکن شاعر أحسن، فقد احسنت اگر شاعر بھی اچھی بات کر سکتے ہیں تو تُو نے بہت اچھی بات کہی ہے بحوالہ (۱) عمدۃ القاری، ۷:۱۳۱، (۲) فتح الباری: ۴۹۵ (۳) دلائل النبوۃ للبیہقی ۶:۲-۱۴۱ (۴) شفاء السقام ۸-۱۲۶، (۵) البدایۃ والنہایۃ ۴:۶-۴۷۵ (۶) سیرت ابن ہشام ۱:۱-۲۸۰، (۷) المواہب اللدنیۃ، ۴:۲۷۱، (۸) شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، ۱۱:۱۳۹۔

## وسیلے کی جائز صورتیں:

قارئین! یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ ہمارے نزدیک صحیح عقیدہ یہی ہے کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی یا دیگر نیک اعمال کو یا اللہ تعالیٰ کے محبوب اولیاء اور صالحین کو وسیلہ بناتے ہیں تو ان تمام صورتوں میں ہم ہرگز ان کو اللہ کا شریک اور برابر نہیں سمجھتے۔ اعمال و ذات تو صرف متوسل بہ ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ متوسل الیہ

ہے۔ وہ ذات وحدہ لاشریک ہے اور کوئی رسول یا نبی، ولی اور کوئی زندہ یا مردہ اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔ وسیلہ کی تمام صورتوں میں متوسل الیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہر کسی کی دعا و پکار کو براہ راست سن لے اور وسیلہ کے بغیر بھی دعا قبول فرمالے، مگر وسیلہ سے قبولیت کی امید بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ان پاک ہستیوں کا وسیلہ دے کر فی الواقع اسی سے دعا کرتے ہیں اور اسی کو پکارتے ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ وہ ذات ستودہ صفات اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین مخلوق اور پسندیدہ اعمال کے وسیلہ سے ہماری دعاؤں کو ضرور شرف قبولیت سے نوازے گا اور ہماری مشکلات و پریشانیوں کو دور کرے گا اور ہماری حاجات پوری فرمائے گا ان شاء اللہ۔ سورۃ نساء، آیت: ۶۴ میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے، تو اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بناء پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے"۔ اس آیت کریمہ کو فقط حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ پر محمول کرنا، جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے، نص قرآنی کا غلط اطلاق ہوگا اور قرآن فہمی سے ناآشنائی کی دلیل ہوگی۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ مفسرین ومحدثین نے اس آیت کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے۔

## تفسیر ابن کثیرؒ میں قبولیتِ دعا کا انوکھا واقعہ:

تفسیر ابن کثیر کے مصنف امام عماد الدین المعروف حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ عاصیوں اور خطا کاروں کو ارشاد فرماتا ہے کہ جب ان سے خطا و گناہ سرزد ہو جائیں تو انہیں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر خدا تعالیٰ سے استغفار کرنا چاہئے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی عرض کرنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے دعا کیجئے۔ جب وہ ایسا کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی طرف توجہ کرے گا، انہیں بخش دے گا اور ان پر رحم فرمائے گا۔ اس لئے لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا فرمایا گیا۔ یہ روایت بہت سوں نے بیان کی ہے جن میں سے ابو منصور صباغ نے اپنی کتاب ''الحکایات المشھورہ'' میں لکھا ہے: حضرت عتبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بناء پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے''۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے گناہوں پر استغفار کرتا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے رب کے سامنے اپنا سفارشی بنا کر حاضر ہوا ہوں۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ''اے مدفون لوگوں میں سب سے بہتر جن کی وجہ سے میدان اور ٹیلے اچھے ہو گئے، میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہیں، جس میں عفاف وجود وکرم ہے''۔ پھر اعرابی تو لوٹ گیا اور مجھے نیند آگئی، میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جا! اس اعرابی کو خوشخبری سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف فرمادیئے (بحوالہ: تفسیر القرآن العظیم صفحہ 519 مصنف: امام ابن کثیرؒ ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت) اعرابی کا مذکورہ بالا مشہور واقعہ درج ذیل کتب میں بھی بیان کیا گیا ہے (۱) شعب الایمان امام بیہقی ۳:۵-۴۹۵، رقم: ۴۱۷۸ (۲) المغنی لابن محمد بن قدامہ، ۳:۵۵۷ (۳) کتاب الاذکار امام نووی: ۳-۹۲، (۴) تاریخ ابن عساکر ۴۶، (۵) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام: ۷-۴۶، (۶) الجوہر المنظم: ۵۱، اس کے علاوہ تمام مذاہب کے جلیل القدر علماء کا حضرت عتبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق دیہاتی کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آکر مغفرت طلب کرنا ان کی کتابوں میں زیارۃ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مناسک حج کے ذیل میں بیان ہوا ہے۔

## جا۔۔۔! تیری مغفرت ہوگئی ہے:

عمدۃ المفسرین امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تفسیر میں حضرت عتبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ملتا جلتا دوسرا واقعہ یوں بیان کیا ہے: شیخ ابو صادق رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے سامنے ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کے تین دن بعد آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کی مٹی اپنے اوپر ڈالی اور پھر کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ہم نے آپ کا قول مبارک سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے احکامات لیے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احکام لیے اور انہی میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے "وَلَوْ اَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ"۔ تحقیق میں نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے استغفار فرما دیں۔ اس اعرابی کی التجاء پر اسے قبر سے ندا دی گئی "أنه غفر لك" بیشک تمہاری مغفرت ہوگئی ہے (بحوالہ بتفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد 5 صفحہ ۲۶۵ ناشر: مکتبہ دار الحدیث قاہرہ)

## تمہارے اعمال دیکھ کر میں خوش ہوا کروں گا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لیے خیر ہے کیونکہ تم احادیث سنتے سناتے ہو اور میری وفات بھی تمہارے لیے خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ چنانچہ اگر نیکیاں دیکھوں گا تو اللہ کا شکر بجا لایا کروں گا اور اگر برائیاں دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ سے استغفار کیا کروں گا (مجمع الزوائد، ۹: ۲۴) امام ابن حجر ہیثمیؒ کا کہنا ہے کہ یہ حدیث بزارؒ نے روایت کی ہے اور اس کے تمام رجال صحیح ہیں۔ جبکہ امام زین الدین العراقیؒ نے بھی اپنی کتاب "طرح التثریب فی شرح التقریب (۳: ۲۹۷)" میں اس روایت کی اسناد کو صحیح

قرار دیا۔ ابن سعدؒ نے ''الطبقات الکبریٰ (۲: ۱۹۴)'' میں یہ روایت بیان کی ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ''الشفا (۱: ۱۹)'' میں یہ حدیث بیان کی ہے اور امام جلال الدین سیوطیؒ نے ''الخصائص الکبریٰ (۲: ۲۸۱)'' اور ''مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا (ص: ۳)'' میں یہ روایت ذکر کر کے لکھا ہے کہ ابن ابی اسامۃؒ نے اپنی ''مسند'' میں بکر بن عبداللہ المزنیؒ اور بزار نے اپنی ''مسند'' میں عبداللہ بن مسعودؓ سے صحیح اسناد کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے۔ علامہ تقی الدین سبکیؒ نے یہ حدیث ''شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ص: ۳۴)'' میں بکر بن عبداللہ المزنیؓ سے روایت کی ہے اور احمد بن عبدالہادیؒ نے ''الصارم المنکی (ص: ۲۶۶-۲۶۷)'' میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہیں اور بکرؒ ثقہ تابعین میں سے ہے۔ بزار کی روایت امام ابن کثیرؒ نے بھی ''البدایۃ والنہایۃ (۴: ۲۵۷)'' میں نقل کی ہے۔

## بارش لینے کا انوکھا انداز:

امام دارمیؒ، حضرت ابوالجوزاء اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ: مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (اپنی دگرگوں حالت کی) شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس جاؤ اور اس سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس بہت زیادہ بارش ہوئی حتیٰ کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے۔ لہٰذا اُس سال کا نام ہی 'عام الفتق' (سبزہ و کشادگی کا سال) رکھ دیا گیا: بحوالہ (۱) سنن الدارمی، ۱: ۴۳، رقم: ۹۳ (۲) الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۲: ۸۰۱، (۳) شفاء السقام: ۱۲۸، (۴) المواہب اللدنیۃ، ۴: ۲۷۶، (۵) شرح الزرقانی، ۱۱: ۱۵۰۔

## خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر بشارت سنائی:

حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ پھر ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر پر آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ (اللہ پاک سے) اپنی امت کے لئے سیرابی مانگئے کیونکہ وہ ہلاک ہو گئی۔ پھر خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس آئے اور فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔ بحوالہ: (۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۲: ۲۔۳۱، رقم: ۱۲۰۵۱ (۲) دلائل النبوۃ امام بیہقی، ۷: ۴۷ (۳) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۲: ۴۶۴ (۴) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۱۳۰ (۵) کنز العمال، ۸: ۴۳۱، (۶) کتاب الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث امام خلیلی، ۱: ۴۔ ۳۱۳)

## روضہ اطہر میں روشن دان والی حدیث کی سند:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے 'اقتضاء الصراط المستقیم (ص: ۳۷۳) میں اس روایت کی تائید کی ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے 'البدایۃ والنہایۃ (۵: ۱۶۷)، میں اس روایت کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہیں۔ اسی سند کے ساتھ ابن ابی خیثمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی شرح لکھنے والے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ" (۳: ۴۸۴) اور فتح الباری شرح صحیح بخاری (۲: ۴۹۵۔۶) میں لکھتے ہیں: ''یہ روایت ابن ابی شیبہؒ نے صحیح اسناد کے ساتھ بیان کی ہے اور سیف بن عمر تمیمیؒ نے 'الفتوح الکبیر' میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ خواب دیکھنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ

تھے۔ امام قسطلانیؒ نے 'المواہب اللدنیۃ (۴:۶ ۲۷ ) میں کہا ہے کہ اسے ابن ابی شیبہؒ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ علامہ زرقانیؒ نے بھی 'شرح (۱۱۔ ۱۵۰) میں امام قسطلانیؒ کی تائید کی ہے۔

## میں کسی پتھر کے پاس تو نہیں آیا:

روایات میں آیا ہے کہ ایک دفعہ خلیفہ مروان بن الحکم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر پر پڑے دیکھا تو کہا: تو یہ کیا کر رہا ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے ایمان افروز جواب دیا۔ وہ روایت یہ ہے: حضرت داؤد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہے تو اس نے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا، دیکھا تو وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں جانتا ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: دین پر اس وقت تک مت روؤ، جب ابھی اس کا ولی اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روؤ جب اس کا ولی نااہل ہو۔ بحوالہ (۱) مسند احمد بن حنبل، ۵:۴۲۲، (۲) المستدرک، ۵۱۵:۴، (۳) المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۸:۴ (۴) المعجم الاوسط للطبرانی، ۱:۲۰۰۔ ۱۹۹ (۵) المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۶۹:۱۰، (۶) شفاء السقام: ۱۱۳ (۷) مجمع الزوائد، ۵:۲۴۵ (۸) کنز العمال، ۸۸:۶، رقم: ۱۴۹۶۷۔

## مسنون دعا کی برکت سے حاکم مہربان:

طبرانی کی روایت سے ثابت ہے کہ ایک آدمی اپنی کسی غرض و حاجت سے بار بار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تھا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اس کی

طرف التفات کرتے اور نہ اس کی حاجت میں غور فرماتے۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے اس کا شکوہ کیا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوٹا لاؤ اور وضو کرو۔ پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ کہو: "اللهم إنی أسالك و أتوجه إليك بنبينا محمد ﷺ نبی الرحمة، يا محمد! إنی أتوجه بك إلی ربی فتقضی لی حاجتی (اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرمادے) اور اپنی حاجت کو ذکر کرو۔ وہ آدمی چلا گیا اور جو اس کو کہا گیا تھا اس نے وہی کیا۔ اس کے بعد جب وہ حضرت عثمان بن عفان ※ کے دروازے پر پہنچا تو دربان آیا، اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور فرمایا کہ تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے اپنی حاجت بیان کی تو حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے اس کی حاجت کو پورا کر دیا اور فرمایا کہ تم نے اب تک اپنی حاجت کا کیوں ذکر نہ کیا؟ آپ نے اسے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ جو بھی ضرورت ہو، ہمارے پاس آنا۔ وہ آدمی جب ان کے ہاں سے رخصت ہوا تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ وہ تو میری حاجت کے بارے میں نہ غور کرتے اور نہ میری طرف التفات کرتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے میری سفارش کر دی۔ تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! یہ میں نے نہیں کہا۔ بلکہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بینائی کے ختم ہونے کا شکوہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کوئی خادم نہیں ہے اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوٹا لے کر

آؤ اور وضو کرو۔ پھر دو رکعت پڑھ کر ان دعائیہ کلمات سے دعا کرو۔ پھر حضرت عثمان بن حنیف ؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم لوگ ابھی نہ تو مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان گفتگو لمبی ہوئی، حتیٰ کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے اندھا پن تھا ہی نہیں: بحوالہ (۱) المعجم الکبیر للطبرانی، ۹:۳۱، رقم:۸۳۱۱، (۲) المعجم الصغیر للطبرانی، ۱:۴۔ ۱۸۳ (۳) دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶:۸۔ ۱۶۷، (۴) الترغیب والترھیب، ۱:۶۔ ۴۷۴، (۵) شفاء السقام: ۱۲۵، (۶) مجمع الزوائد ۲:۹۷۲، (۷) الخصائص الکبریٰ، ۲:۲۔ ۲۰۱)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے پر امام ابن تیمیہؒ کا ثبوت:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے حوالے سے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک شخص حکیم عبدالملک بن سعید کے پاس علاج کی غرض سے آیا۔ انہوں نے اس کے پیٹ کو دبایا اور کہا: تمہیں ایک بیماری ہے، جو ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اس نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے بتایا کہ تمہیں دبیلہ پھوڑا ہے، جو پیٹ کے اندر نکلتا ہے اور اکثر مریضوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ شخص پڑھنے لگا: الله الله ربي لا اشرك به شيئا۔ اللهم إني أسالك و أتوجه إليك بنبينا محمد ﷺ نبي الرحمة، يا محمد! إني أتوجه بك إلى ربي فتقضي لي حاجتي " اللہ! اللہ میرا رب ہے۔ میں اس کا کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف آپ کے نبی حضرت محمد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے آپ کے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری بیماری میں مجھ پر رحم فرمائیں۔ کہتے ہیں کہ حکیم عبدالمالک نے اس کے بعد اس کے پیٹ کو دبایا اور کہا کہ تم ٹھیک ہو گئے ہو، تمہیں کوئی بیماری نہیں۔ امام ابن تیمیہؒ اپنی کتاب میں اس پورے واقعے کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''میں کہتا ہوں کہ یہ اور اس جیسی دیگر دعائیں سلف سے منقول ہیں"۔ اہم بات یہ ہے کہ امام ابن تیمیہؒ نے

بھی اس چیز کی روایت کردی ہے کہ (۱) یہ سلف کا عمل ہے اور (۲) اس عمل سے شفایاب ہونا بھی درست ہے (بحوالہ کتاب: قاعدہ جلیلہ فی التوسّل والوسیلہ:۹۱ مصنف: امام ابن تیمیہ ؒ ناشر: ادارہ البحوث الاسلامیہ، المملکۃ العربیہ السعودیۃ)

## وظیفہ دینے کا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثبوت:

مندرجہ بالا دونوں روایات سے یہ بھی واضح ہوا کہ لوگوں کو وظیفہ دینے کا عمل درست ہے کیونکہ یہ سلف صالحین کا معمول تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم آگے لوگوں کو بھی یہ دعا پڑھنے کا کہہ دینا۔ اس کے باوجود انہوں نے اس بابرکت مسنون وظیفے کو آگے پھیلایا اور مخلوق خدا کو اپنے مسائل حل کروانے کیلئے ایک بہت بڑی خیر عطا فرمائی (از: مرتب)

## صالحین کی استعمال شدہ بابرکت اشیاء کا قرآن میں ثبوت:

یہ حقیقت ہے کہ صالحین سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آثار کو بطور تبرک محفوظ رکھنا اور ان سے برکت حاصل کرنا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنے انبیاء علیہم السلام کے تبرکات کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی آل کے تبرکات سے بنی اسرائیل کا برکت حاصل کرنے کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے: وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ (البقرہ: ۲۴۸)

ترجمہ: اور ان کے نبیؑ نے ان سے فرمایا: اس کی سلطنت (کے مِن جانب اللہ ہونے) کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا، جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون قلب کا سامان ہوگا اور آلِ موسیٰ اور آل ہارون علیہم السلام

کے چھوڑے ہوئے کچھ تبرکات ہوں گے۔ اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا۔ اگر تم ایمان والے ہو تو بے شک اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت لینے کے مختلف طریقے:

احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کروانے کے علاوہ بھی کئی صورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت حاصل کرتے تھے۔ مثلاً! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کا اپنے اوپر مسح کرواتے۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو تبرکاً مس کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے تبرک حاصل کرتے۔ جس پانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ مبارک دھوتے، اس سے تبرک حاصل کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک سے، لعاب دہن مبارک سے، ناک مبارک سے نکلنے والی رینٹھ سے، موئے مبارک (جو حجامت کے وقت اترتے، نیچے نہ گرنے دیتے تھے) سے، ناخن مبارک سے، لباس مبارک سے، عصاء مبارک سے، انگوٹھی مبارک سے، بستر مبارک سے، چارپائی مبارک سے، چٹائی مبارک سے، الغرض ہر اس چیز سے تبرک حاصل کرتے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس سے تھوڑی یا زیادہ نسبت ہوتی۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر مبارک سے بھی تبرک حاصل کیا۔ بلکہ جن مکانوں اور رہائش گاہوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکونت اختیار فرمائی، جن جگہوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائیں اور جن راستوں پر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے، ان کی گرد و غبار تک سے بھی انہوں نے تبرک حاصل کیا۔ یہاں تک کہ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے ادوار کے بعد نسلاً بعد نسلاً ہر زمانے میں اسلاف ائمہ و فقہاء اور علماء و محدثین کے علاوہ خلفاء و سلاطین بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار و تبرکات کو بڑے ادب و احترام سے محفوظ رکھتے تھے۔ خصوصی

ایام میں بہت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو ان کی زیارت کروائی جاتی تھی۔ ان سے تبرک حاصل کیا جاتا اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔

ادب و احترام کا یہی تقاضا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مقدسہ، احادیث مبارکہ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے باب میں بھی ملحوظ رہنا تقاضائے ادب ہے۔ اسی طرح اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کی محبت و ادب بھی اسی نسبت سے واجب ہے۔ ایسے امور کے ملحوظ رکھنے سے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو بہت سے ظاہری و باطنی تبرکات سے نوازتا ہے۔ اس کے برعکس ان کی بے ادبی کرنے سے بہت سی آفات و بلیات نازل ہوتی ہیں جن کا عام لوگوں کو ادراک نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استعمال کی متعدد چیزیں بطور تبرک موجود تھیں۔ ان میں بعض تبرکات کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

## قرب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دفن ہونے کی خواہش:

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب دفن ہونے کے بہت زیادہ خواہش مند تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہوا تھا کہ وہ اس جگہ کو اپنے لئے پسند فرماتی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس جگہ کو اپنے لئے پسند کرتی تھی مگر اب میں عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس آئے اور اپنے والد کو خوشخبری سنائی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الحمد للہ! میرے نزدیک سب سے اہم معاملہ یہ تھا۔ اس حدیث کی مکمل روایت اس طرح ہے: حضرت حصین بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، عمر بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فرماتے تھے: اے عبداللہ! تم ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور کہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتا ہے

اور پھر اجازت مانگنا کہ کیا مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ دفن ہونے کی اجازت ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی، لیکن آج میں عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب وہ پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا خبر لے کر آئے ہو؟ وہ بولے: اے امیر المومنین! انہوں نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج میرے نزدیک اس آرام گاہ سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں ہے۔ جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھے لے جا کر (اس جگہ پر) سلام عرض کرنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت چاہتا ہے۔ اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اجازت دے دیں تو دفن کر دینا، ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا (بحوالہ: صحیح البخاری، ۱: ۴۲۴، ۱۸۶)

## مشکیزے سے حصول برکت کی حدیث:

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر اس نے مشکیزہ کا منہ برکت کے باعث کاٹ کر رکھ لیا، چونکہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک لگا تھا۔ امام ابن ماجہ کی اس روایت کی سند صحیح ہے جبکہ امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔ دیکھیں (۱) سنن ابن ماجہ: ۲۵۳، (۲) جامع الترمذی، ۲: ۲۲ (۳) شمائل الترمذی: ۱۵، (۴) مسند احمد بن حنبل، ۶: ۴۳۴، (۵) مسند الحمیدی، ۱: ۱۷۲، رقم: ۳۵۴، (۶) صحیح ابن حبان، ۱۲: ۹_۱۳۸، رقم: ۵۳۱۸، (۷) المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵: ۱۵ (۸) شرح السنۃ للبغوی، ۱۱: ۳۷۹۔

## بابرکت چمڑہ سنبھالنے کی حدیث:

اسی طرح حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے اس مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا جس مشکیزہ کے

منہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی نوش فرمایا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور گھر میں ایک مشکیزہ (پانی کا) لٹکا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر اس مشکیزے سے (پانی) پیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ لیا۔ پس وہ (اب بھی) ہمارے پاس موجود ہے (۱) مسند احمد بن حنبل، ۳:۱۱۹، (۲) مسند احمد بن حنبل ۶:۴۳۱، (۳) شمائل الترمذی:۱۵، (۴) مسند ابوداؤد طیالسی، ۲۲۹، (۵) المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵:۱۲۷، رقم:۳۰۷، (۶) المعجم الاوسط للطبرانی، ۱:۹۷۔۳۔

## جبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حصول شفاء کی حدیث:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کسروانی طیلسان کا جبہ نکالا جس کے گریبان اور چاکوں پر ریشم کا کپڑا لگا ہوا تھا۔ کہنے لگیں: یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے لے لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پہنتے تھے۔ ہم بیماروں کیلئے اس کو دھوتے اور اس کے ساتھ بیماروں کیلئے شفاء طلب کرتے ہیں (۱) الصحیح لمسلم، ۲:۱۹۰، (۲) سنن ابوداؤد، ۲:۲۰۶، (۳) سنن ابن ماجہ:۲۶۵، (۴) مسند احمد بن حنبل، ۶:۸۔۳۴۷ (۵) الطبقات الکبریٰ، ۱:۴۵۴۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس حدیث میں صالحین کے آثار اور ان کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کے مستحب ہونے پر دلیل ہے (بحوالہ: شرح صحیح مسلم، ۲:۱۹۱)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین کو بابرکت سمجھنے کی حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک اور ایک پیالہ بھی محفوظ تھا، جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی نوش فرماتے تھے۔ صحیح البخاری میں ہے: حضرت عیسیٰ بن طھمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پرانے

نعلین مبارک نکال کر دکھائے۔ پھر ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں (۱) صحیح البخاری، ۱:۸۳۸، (۲) شمائل الترمذی: ۷

## پیالہ مبارک سے حصول برکت کی حدیث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف فرما ہوئے۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے پانی پلاؤ۔ پھر میں نے ان کے لیے یہ پیالا نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا۔ ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں پیا۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پیالہ ان سے مانگ لیا تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ ان کو دے دیا۔

بحوالہ (۱) الصحیح لمسلم، ۲:۱۶۹، (۲) صحیح البخاری، ۲:۸۴۲

## برکت والا پانی چہرے اور سر پہ ڈالنے کی حدیث:

حضرت حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن منگوایا۔ پھر اسے سیاہ غلاف سے نکالا، جو درمیانے سائز سے کم اور نصف چوتھائی زیادہ تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس میں ہمارے لیے پانی ڈال کر لایا گیا تو ہم نے پانی پیا اور اپنے سروں اور چہروں پر ڈالا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا۔ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں: بحوالہ (۱) مسند احمد حنبل، ۲:۱۸۷، (۲) البدایۃ والنہایۃ، ۴:۳۷۰

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال سے برکت حاصل کرنے کی حدیث:

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بال مبارک ہے، پس تم اسے

میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ وہ کہتے ہیں: میں نے وہ بال آپ رضی اللہ عنہ کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور انہیں اس حال میں دفنایا گیا کہ وہ بال ان کی زبان کے نیچے تھا (بحوالہ کتاب: الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ جلد 1 صفحہ 71 ناشر: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

## نظر بد کے شکار مریض کا پانی سے علاج:

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے گھر والوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موئے مبارک تھا اور جب کبھی کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف پہنچتی تو وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا۔ پس میں نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے اس برتن میں چند سرخ بال دیکھے (۱) صحیح البخاری ۲:۸۷۵، (۲) البدایۃ والنہایۃ، ۴:۳۹۰

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ بیمار ہوتے تو وہ ان بالوں سے برکت حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔ اگر کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیمار ہو جاتا تو وہ اپنی بیوی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس برتن دے کر بھیجتے جس میں پانی ہوتا اور وہ اس پانی میں سے بال مبارک گزار دیتیں اور بیمار وہ پانی پی کر شفایاب ہو جاتا۔ اس کے بعد موئے مبارک جلجل میں رکھ دیا جاتا (بحوالہ کتاب: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ۲۲:۴۹)

## بال مبارک کی بدولت جنگ میں فتح:

حضرت صفیہ بنت نجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند موئے مبارک تھے۔ جب وہ ٹوپی کسی جہاد میں گر پڑی تو اس کے لینے کیلئے تیزی سے دوڑے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر اعتراض

کیا۔ فرمایا: میں نے صرف ٹوپی کے حاصل کرنے کیلئے اتنی تگ و دو نہیں کی بلکہ اس ٹوپی مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک تھے۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں اگر یہ مشرکین کے ہاتھ لگ گئی تو اس کی برکت سے محروم ہو جاؤں گا (بحوالہ کتاب الشفاء جلد ۲: صفحہ ۶۱۹ ناشر: مکتبہ نبویہ، لاہور)

## نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کے حیران کن اثرات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض کے لیے فرمایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے کسی کے لعاب دہن سے ہمارا بیمار اللہ کے حکم سے شفا پائے گا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک الفاظ ''ہم میں سے کسی کے لعاب دہن'' سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم فرماتے وقت لعاب دہن مبارک لگایا کرتے تھے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا لعاب دہن اپنی انگشتِ شہادت پر لے کر زمین پر ملتے اور اسے منجمد کر کے اسے بیمار کو یا زخم کی جگہ پر ملتے اور ملتے ہوئے حدیث میں مذکور الفاظ ارشاد فرماتے۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: اس حدیث سے ہر بیماری میں دم کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور اس سے یہ ثبوت بھی ملتا ہے کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دم کرنا معروف کام تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ: مختلف قسم کے دم اپنے اندر حیران کن اثرات رکھتے ہیں، جن کی حقیقت سے عقل ماؤف ہو جاتی ہے (بحوالہ کتاب: فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰ صفحہ: ۲۰۸)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے تبرک حاصل کرنا:

حضرت ثمامہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چمڑے کا ایک گدا بچھایا کرتی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں اسی

گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے بیدار ہوکر اٹھ کھڑے ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک اور موئے مبارک جمع کر لیتا اور ان کو ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملالیا کرتا تھا۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگادی جائے۔ پس وہ خوشبو ان کے کفن کو لگادی گئی۔

بحوالہ(۱) صحیح البخاری، ۹۲۹:۲، (۲) مسند احمد بن حنبل ۱۳۶:۳

## منبر مبارک سے حصول برکت:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس منبر شریف پر بیٹھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین سکھاتے تھے، غلامان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس منبر کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے آثار کی طرح دل و جان سے زیادہ عزیز رکھتے اور اس سے برکت حاصل کرتے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا جاتا کہ وہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے، اسے اپنے ہاتھ سے چھوتے اور پھر وہی ہاتھ اپنے چہرہ پر مل لیتے (بحوالہ کتاب الشفاء، جلد ۲: صفحہ ۶۲۰ ناشر: مکتبہ نبویہ، لاہور)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دینے سے برکت حاصل کرنا:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا حضرت اوازع بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم مدینہ پہنچے تو کہا گیا: وہ ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک پکڑے اور انہیں چوما (بحوالہ کتاب: الادب المفرد: ۳۳۹، رقم: ۹۷۵)

اسی طرح حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: یہودیوں کے ایک وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کا بوسہ لیا (۱) سنن ابن ماجہ:

۲۷ (۲) جامع الترمذی ۲:۹۸ (۳) مصنف ابن ابی شیبہ، :۵۶۲ (۴) مسند احمد بن حنبل ۴:۲۳۹ (۵) مسند ابوداؤد طیالسی: ۱۱۶۴ (۶) المستدرک امام حاکم (۷) المعجم الکبیر للطبرانی، ۸:۷۰۔۶۹، رقم: ۷۳۹۶ (۸) حلیۃ الاولیاء ابونعیم اصفہانی، ۸:۵۔ ۹۷، (۹) دلائل النبوۃ امام بیہقی، ۶:۲۶۸

## حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنانے کی حدیث:

یہ واقعہ عام الرّمادہ کا ہے یعنی وہ سال جب خشک سالی کی وجہ سے نوبت قحط اور ہلاکت تک پہنچ چکی تھی۔ مویشی ہلاک ہو رہے تھے۔ لوگوں نے نمازِ استسقاء پڑھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے امامت کی۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے زمانہ میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا چاہا تو فرمایا: اے اللہ! ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی بارگاہ میں وسیلہ بناتے تھے پس تو ہم کو سیرابی بخش دیا کرتا تھا۔ اور اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم کو سیراب کر دے (۱) صحیح البخاری، ۱:۱۳۷، ۵۲۶۱، (۲) صحیح ابن حبان، ۷:۱۱۰، رقم: ۲۸۶۱، (۳) صحیح ابن خزیمہ، ۲:۸۔۳۳۷، رقم: ۱۴۲۱، (۴) السنن الکبری امام بیہقی، ۳:۳۵۲، (۵) دلائل النبوۃ امام بیہقی، ۶:۱۴۷، (۶) شرح السنہ امام بغوی، ۴:۴۰۹، رقم: ۱۱۶۵، (۷) شفاء السقام: ۱۲۸، (۸) الاستیعاب لابن عبدالبر، ۳:۹۷ (۹) فتح الباری ۲:۴۹۴ (۱۰) شرح الزرقانی ۱۱، ۱۵۲۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تعظیم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعا کی جاتی، ہمیں سیراب کر دیا جاتا یعنی ان کی دعاؤں کی برکت سے خشک سالی ختم ہو جاتی اور بارش برستی۔ اس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا اور اللہ پاک سے بارش کے لئے دعا مانگی۔ پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی سمجھتے تھے، جیسے بچہ باپ کو سمجھتا ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بمنزلہ والد سمجھتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تعظیم وتوقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرو اور ان کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر بارش برسائے (۱) مستدرک حاکم ۳: ۳۳۴ (۲) فتح الباری ۲: ۴۹۷ (۳) المواھب اللدنیۃ ۴: ۲۷۷ (۴) شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ۱۱، ۱۵۲۔

## جسم کو چھو کر تبرک حاصل کرنے کی حدیث:

پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! گناہ ہی کی وجہ سے بلاء وتکلیف نازل ہوتی ہے اور صرف توبہ ہی اس بلاء کو اٹھاتی ہے اور لوگوں نے مجھے تیری بارگاہ میں اس تعلق کی وجہ سے جو میرا تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے، وسیلہ بنایا ہے اور ہمارے یہ ہاتھ گناہوں میں لتھڑے ہوئے تیرے سامنے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے ساتھ جھکی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ہم کو بارش عطا فرما (۱) فتح الباری، ۲: ۴۹۷ (۲) شفاء السقام: ۱۲۸ (۳) المواہب اللدنیۃ، ۴: ۲۷۷ (۴) شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ۱۱، ۱۵۲۔ روایات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی تو اس کے بعد فوراً دیکھتے ہی دیکھتے بادل پہاڑوں کی طرف سے اٹھے اور آسمان پر چھا گئے۔ زمین بارش سے بھر گئی، لوگ خوش ہو گئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جسم کو چھو کر تبرک حاصل کرنے لگے اور کہنے لگے: اے ساقی حرمین! آپکو مبارک ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس

موقع پر فرمایا: خدا کی قسم! اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ اسی کو کہتے ہیں اور مرتبہ اسی چیز کا نام ہے (بحوالہ کتاب: الاستیعاب لابن عبدالبر: ۹۸ ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت)

## ابدال کی برکت سے عذاب کا ٹل جانا:

امام شریح بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ عراق میں تھے۔ لوگوں نے کہا: یا امیر المومنین! اہل شام پر آپ لعنت بھیجیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: شام میں چالیس ابدال ہونگے، ان میں سے جب بھی کوئی مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے کو ابدال بنا دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اہل شام بارش سے سیراب کیے جاتے ہیں، دشمنوں پر ان کو ابدال کی برکت سے فتح عطا کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے وسیلے سے عذاب ختم کیا جاتا ہے (مسند احمد بن حنبل ۱: ۱۱۲)

**اس حدیث کی سندی حیثیت:** امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس روایت کے تمام رجال صحیح ہیں اور امام شریح بن عبید رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہیں۔

# محدثین عظامؒ کی نظر میں تبرک حاصل کرنے کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ارض ثمود میں حجر کے مقام میں اترے۔ انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی پیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس پانی کے بہا دینے اور آٹا اونٹوں کو کھلا دینے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لو جس پر (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی آتی تھی (صحیح مسلم ۲: ۴۱۱)

## روضۂ اطہر پہ جا کر منہ کس طرف کریں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فقہاء اربعہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ خلیفہ ابوجعفر منصور مدینہ منورہ آیا اور اس نے حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کیا میں دعا کرتے وقت

قبلہ رخ ہوں؟ اور روضۂ اطہر کی طرف پشت کروں؟ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے کی طرف رخ کروں اور پشت قبلہ کی جانب ہو؟ اس استفسار پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: (اے امیر!) تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے منہ کیوں پھیرتا ہے حالانکہ وہ تیرے لیے اور ہمارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے روزِ قیامت وسیلہ ہیں؟ بلکہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب متوجہ ہو (کر مناجات کر) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا طالب ہو، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سامنے تیری شفاعت فرمائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس شفاعت کی بناء پر) ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔

**اس روایت کی سندی حیثیت:** یہ واقعہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے 'کتاب الشفا (۲:۵۹۶) میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے 'شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' میں، علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے 'خلاصۃ الوفاء' میں، امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''المواہب اللدنیۃ' میں، فضیلۃ الشیخ ابن جامع رحمۃ اللہ علیہ نے 'ہدایۃ السالک' میں اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے 'الجوہر المنظم' میں بھی روایت کیا ہے۔

## مزار حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا پر دعا کی قبولیت:

تفسیر ابن کثیر کے مصنف حضرت الامام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا قبرص پر حملہ آور ہونے والے مجاہدین اسلام کے ہمراہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمادی تھی کہ تم اس بحری معرکے میں شریک ہوگی۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ جہاز پر چڑھتے ہوئے گھوڑے سے گرنے یا پاؤں پھسلنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا شہید ہوگئیں اور اس جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر بنادی گئی اور اس کے فیوض و برکات عوام پر آشکارا

ہو گئے۔ ان کی قبر "قبر المرأۃ الصالحۃ" یعنی نیک خاتون کی قبر کے نام سے مشہور ہوئی اور وہاں لوگ جو دعا کرتے ہیں، قبول ہوتی ہے اور ان کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے (بحوالہ کتاب: البدایۃ والنہایہ، ۵:۵ ۲۳ ناشر: مرکز البحوث والدراسات العربیہ)

## مزارِ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ پر دعا کی قبولیت:

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ معرکہ قسطنطنیہ میں آپ رضی اللہ عنہ شریک جہاد ہوئے۔ جب دشمن کی سرحد کے قریب قافلۂ اسلام پہنچا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے۔ مرض نے شدت اختیار کی تو وصیت فرمائی: جب میں فوت ہو جاؤں تو میری میت ساتھ اٹھا لینا، پھر جب دشمن کے سامنے صف آراء ہو جاؤ تو مجھے بھی اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے مجاہدین اسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو قلعہ کے دامن میں دفن کر دیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کا دشمن بھی احترام کرنے پر مجبور ہو گئے اور بہت جلد اس کے فیوض و برکات کا لوگوں کو پتہ چل گیا کہ یہاں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر قلعہ کی فصیل کے قریب ہے اور سب کو معلوم ہے کہ وہاں پہنچ کر لوگ بارش کے لیے دعا کرتے ہیں تو بارش ہو جاتی ہے۔

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب بھی قحط پڑ جائے تو لوگ قبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں، پس بارش ہو جاتی ہے۔

(بحوالہ کتاب: الاستیعاب، جلد 1 صفحہ 405 ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

## بار بار آزمائی ہوئی حقیقت:

امام محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مشہور محدث امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت رسول رضی اللہ عنہم کے شاہزادے حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہما کے مزار مبارک کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شہر

طوس میں قیام کے دوران جب بھی کوئی مشکل پیش آئی اور حضرت امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے کر خدا تعالیٰ سے وہ مشکل دور کرنے کی دعا کی تو وہ دعا ضرور قبول ہوئی اور مشکل ٹل گئی۔ یہ ایسی حقیقت ہے، جسے میں نے بار بار آزمایا ہے۔
(بحوالہ: کتاب الثقات، ناشر: دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد دکن)

## امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہاں سے برکت لیتے:

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی برکات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان فرماتے ہیں: میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر کی زیارت کے لیے آتا ہوں۔ جب کوئی ضرورت یا مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر آتا ہوں اور اس کے پاس کھڑے ہو کر حاجت برآری کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ پس میں وہاں سے نہیں ہٹتا یہاں تک کہ میری حاجت پوری ہو چکی ہوتی ہے۔ بحوالہ کتاب: (۱) تاریخ بغداد ۱۲۳ (۲) الخیرات الحسان: ۹۴ (۳) مقالات الکوثری: ۳۸۱

محترم قارئین! یہ اتنے جلیل القدر امام رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا، جن کا علمی مرتبہ و مقام پورے عالم اسلام میں تسلیم شدہ ہے۔ ان کی علمی صلاحیت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ جب وہ خود فرما رہے ہیں کہ اہل اللہ کے مزارات پر حاضری حصول برکت کا ذریعہ ہوتی ہے تو پھر اس پر اعتماد نہ کرنے کی کوئی وجہ از روئے عقل نظر نہیں آتی۔
اسی طرح عالم اسلام کے عظیم محدث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "اشعۃ اللمعات (۲: ۹۲۳)" میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل کرتے ہیں: حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر قبولیت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے۔ امام شافعیر حمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ مزارات پر حاضر ہو کر کثرت سے دعائیں مانگتے جو مقبول ہوتیں۔ اس سے انہوں نے بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ قبولیت دعا کے باب

میں یہ جگہیں اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو تریاق مجرب قرار دیا (از: مرتب)

## امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ سے برکت کا حصول:

امام عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابراہیم بن اسحاق حربی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ان کی قبر معروف ہے۔لوگ اس سے برکت حاصل کرتے ہیں یعنی وہاں اللہ تعالیٰ کی اتنی زیادہ رحمت برس رہی ہے، کہ ان کے قریب کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مانگنے سے لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں (بحوالہ کتاب: صفۃ الصفوۃ جلد ۲: صفحہ ۲۶۶ ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت)

## امام اہل حدیث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حصول برکت:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص امام حافظ عبدالغنی مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بازو کے اوپر والے حصہ پر ورم ہو گیا تو انہوں نے متاثرہ حصہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر رگڑا جس سے وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔یہ واقعہ شیخ ضیاء مقدس حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الحکایات المنثورہ'' میں لکھا ہے۔

## امام ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ سے برکت کا حصول:

اسی طرح امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عظیم صوفیاء و محدثین میں ہوتا ہے۔تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہکی ذات مرجع اہل علم تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اور ولی کامل حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہکے متعلق اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ بزرگ ترین مشائخ میں سے تھے اور آپ اپنے وقت کے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کی جاتی ہے۔بحوالہ کتاب: تاریخ بغداد، ۱: ۱۲۲، (2) صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی، ۲: ۲۱۴۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک سے برکت کا حصول:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان اسلاف اہل حدیث میں سے ہیں جو اپنی خداداد بصیرت وفراست کے باعث بہت سے باطنی حقائق کو کھلی آنکھوں سے دیکھتے بھی تھے اور انہیں اعلانیہ بیان بھی کر دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشاہدات پر مشتمل 'فیوض الحرمین' کے نام سے جو بے مثال کتاب تصنیف کی ہے اس کے نویں اور دسویں مشاہدے کا خلاصہ اس طرح ہے: ہم نے مدینہ منورہ میں حاضری دی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو مثالی شکل میں حسی قوت یعنی آنکھوں سے واضح طور پر دیکھا اور اس دن یہ حقیقت ہم پر منکشف ہوئی کہ روحِ اطہر کو بھی جسم کی طرح دیکھا جا سکتا اور ہم پر یہ راز بھی کھلا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات بعد ممات کا کیا مفہوم ومطلب ہے۔ پھر ہم تیسرے دن روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے روبرو بھی حاضری دی۔ پھر نیاز مندانہ عرض کیا: آقا! ہم خیر وبرکت اور فیضان کرم کے حصول کے لیے بڑی آرزوئیں لے کر حاضر ہوئے ہیں، ہمیں اپنی نگاہِ کرم سے نوازیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا: گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت کی چادر نے مجھے لپیٹ کر ڈھانپ لیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معانقہ فرمایا اور میرے سامنے ظاہر ہوئے۔ کئی بھید کھولے اور بذاتِ خود مجھے آگاہ فرمایا اور اجمالی طور پر میری بہت بڑی امداد کی اور مجھے بتایا کہ میں اپنی ضروریات میں کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد حاصل کیا کروں (بحوالہ کتاب: فیوض الحرمین، ناشر: شاہ ولی اللہ انسٹیٹیوٹ، نئی دہلی)

## اللہ پاک کسی کو دے کر آزماتا ہے، کسی سے لے کر آزماتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: (مفہوم) بنی اسرائیل میں سے تین آدمی تھے، ایک کوڑھی سفید داغ والا، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انہیں آزمائے تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیج دیا جو سفید داغ والے کے پاس آکر کہنے لگا: تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ، اچھی کھال اور یہ کہ مجھ سے بیماری دور ہو جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اسے خوبصورت جلد عطا کر دی گئی۔ پھر فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا گائے۔ سو اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ پھر اسی طرح گنجے کے پاس فرشتہ آیا اور یہی سوال کیا تو اس نے اپنی بیماری کے دور ہونے کی خواہش کرتے ہوئے گائے مانگی۔ فرشتے نے اسے بھی اس کی مرضی کی نعمتیں دیتے ہوئے کہا: اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور اس سے بھی یہی سوال پوچھے۔ اس نے اپنی بینائی کے لوٹ آنے کے ساتھ ساتھ بھیڑ بکریوں کی خواہش کی۔ پس اسے بینائی کے ساتھ ساتھ گابھن بکری دے کر فرشتے نے کہا: اللہ تجھے بھی اس میں برکت عطا فرمائے۔ تھوڑے ہی عرصے میں تینوں کے جانوروں میں اتنا اضافہ ہوا کہ اچھے خاصے ریوڑ بن گئے۔ چنانچہ کچھ عرصے بعد وہی فرشتہ محتاج آدمی کی شکل و صورت میں کوڑھی سفید داغ والے کے پاس آیا اور کہا: سفر کے دوران میرے تمام مال و اسباب کٹ گئے ہیں۔ اس لیے آج اللہ تعالیٰ کی مدد اور تیری معاونت کے بغیر منزل پر پہنچنا میرے لیے ناممکن ہے۔ میں تجھ سے اسی رب کے نام پر مانگتا ہوں، جس نے تجھے خوبصورت کھال اور اتنا زیادہ مال و دولت عطا فرمایا۔ وہ کوڑھی بولا: نہیں یہ تو میرے باپ دادا سے ہی چلتا آرہا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو پہلے کی طرح ہو جائے۔ یہ کہہ کر وہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے بھی یہی باتیں کیں مگر اس نے بھی اسے خالی واپس لوٹا دیا۔ لہٰذا فرشتہ اسے بھی بددعا دیتے

ہوئے وہاں سے نابینا شخص کے پاس چلا گیا اور وہی سوال دہرایا۔ یہ سنتے ہی نابینا شخص کہنے لگا: بے شک میں اندھا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں۔ان بکریوں میں سے تجھے آج جتنا مال چاہئے، لے جا۔ اور جتنا چھوڑنا چاہے، اتنا چھوڑ جا۔فرشتے نے کہا: اے خوش نصیب انسان! اپنا مال اپنے پاس ہی رکھ۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح تم تین لوگوں کو آزمایا تھا، پس وہ تجھ سے تو راضی ہوا، مگر تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوگیا ہے (صحیح مسلم، کتاب الزھد 2964، صحیح بخاری 3464)

# اقتضاء الصراط المستقیم (جادۂ حق)

**مصنف: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی رحمۃ اللہ علیہ**

**ناشر: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ ادارہ ترجمان السنہ، 7 ایبک روڈ، لاہور**

## روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت حاصل کرنا:

حضرت ابوبکر بن الاثرم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسح کرنا اور پھر منہ پر ہاتھ پھیرنا کیسا ہے؟ فرمایا: میں اس کے جواز سے واقف نہیں ہوں۔ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' مَیں نے دوبارہ پوچھا: اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کا مسح؟ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ہاں رواء ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے منبر کا مسح کیا تھا۔ میں نے کہا: اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کی بابت بھی یہی مروی ہے کہ جب وہ عراق جانے لگے تو منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا مسح کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: شاید ایسا کرنا ضرورت کے وقت ٹھیک ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا: لوگ روضہ مبارک کی دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: لیکن مدینہ کے اہل علم کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ روضہ مبارک کا مسح

نہیں کرتے بلکہ ایک طرف کھڑے ہو کر سلام کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ہاں یہی درست ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (بحوالہ کتاب: جادہ حق' ص:160-161)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے نماز سے استفادہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گزرگاہوں کی پیروی کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ دیکھا گیا کہ ایک جگہ کھڑے بے وجہ پانی گرا رہے ہیں' سبب پوچھا گیا تو فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں پانی گراتے دیکھا تھا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے گھر میں آ کر نماز پڑھ دیجئے تا کہ اسے عبادت گاہ بنالوں (بحوالہ کتاب: جادہ حق' ص:182)

☆☆☆☆

لاکھوں لوگ اس ویب سائٹ سے اپنی گھریلو اُلجھنوں اور پریشانیوں سے نجات کے لیے استفادہ کرتے ہیں۔
www.ubqari.org
042-37597605,37586453

# اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی

ہر دور کے اہل حدیث حضرات میں تصوف کی قدردانی کتنی رہی ہے؟اس حقیقت کو جاننے کیلئے زیرِ تبصرہ کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ساڑھے تین سو صفحات کی اس کتاب میں جہاں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جیسی عارف باللہ شخصیات کے ملفوظات اور متصوفانہ واقعات شامل ہیں۔ وہاں کئی موجودہ اہل حدیث علماء کے تاثرات اور روحانی عملیات بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھی ہوئی 139 سالہ پرانی کتاب "اثبات الالہام والبیعۃ" کا مکمل عکس بھی شامل کر دیا گیا ہے۔امام عبدالجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کا پس منظر یہ ہے کہ ان کے دور میں کسی اہل حدیث عالم دین نے تصوف پر اعتراض کرتے ہوئے اس کے ردّ میں ایک کتاب شائع کی تو وقت کے تین جلیل القدر اور نامور محدثین (شیخ الکل سید میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، امام العصر نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ) نے امام عبدالجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم فرمایا کہ آپ جلد از جلد اس کتاب کا جواب لکھ کر اس فتنے کا سر کچل دیں، تاکہ اہل طریقت صوفیاء پر آئندہ کوئی شخص اعتراض نہ کر سکے۔لہٰذا انہوں نے تصوف کی اول سے لے کر آخر تک اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بیعتِ تصوف، اشغالِ صوفیاء، مقاماتِ طریقت، کیفیاتِ کشف والہام اور معمولاتِ ذکر و مراقبہ کو قرآن و صحیح احادیث کے دلائل سے ثابت کیا۔ پوری کتاب میں صرف قرآنی آیات، احادیثِ نبوی ﷺ اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے سند پیش کی گئی ہے۔ نبوی ﷺ تصوف کے متلاشی حضرات کیلئے یہ کتاب ایک بیش قیمت تحفہ اور دورِ حاضر میں پھیلتے ہوئے فتنہ انکارِ تصوف کے سامنے ایک مضبوط ڈھال ہے۔خود پڑھ کے فیصلہ کریں کہ اہل حدیث کے ہاں تصوف کتنی قدردانی کا مستحق ہے **(قیمت:400روپے)**

# باادب اہلِ حدیث

ہمارے دین میں ادب کو ریڑھ کی ہڈی جیسی حیثیت حاصل ہے۔ آدمی چاہے کسی بھی مسلک، رنگ، نسل اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، اگر اس کی شخصیت میں ادب و اخلاق کی چاشنی نہیں تو وہ آدمی کسی کام کا نہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب "باادب اہل حدیث" پڑھنے پر ان حقائق سے پردہ کشائی ہوگی کہ: وہ کون سے شیخ الحدیث ہیں؟ جو ابھی تک اپنے مدرسے کے طلباء کی جوتیاں سیدھی کرتے ہیں۔ امامِ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں شامل ہونے کی بجائے ٹانگیں ٹوٹ جانے کو کس تابعی نے ترجیح دی؟ "جماعت اہل حدیث کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا کھا گئی ہے" صدر جمعیت اہل حدیث نے یہ الفاظ کیوں ارشاد فرمائے؟ اہل حدیث بزرگ کے کہنے پر موسیقی بند نہ کرنے پر ڈرائیور کو کیا سزا ملی؟ وہ کون سے نابینا سلفی بزرگ تھے، جن کی گستاخی کرنے پر بس کے ٹائر پھٹ گئے؟ روزے داروں کے جوٹھے برتن کون سی ولی اللہ ہستی صاف کرتی تھی؟ ادب اور قدردانی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ وہ کون سے عالم دین تھے، جنہیں صرف ادب کی وجہ سے ولایت مل گئی؟ جنات کسی ولی اللہ ہستی کی کتنی نسلوں کا احترام کرتے ہیں؟ ایک طالب علم کس عظیم بزرگ کی گستاخی کرنے پر ایک ہفتے کے اندر اندر مرتد ہو گیا؟ ان جیسے سینکڑوں قیمتی حقائق، جو پڑھتے ہی انسان اپنی پچھلی زندگی پر توبہ کرنے پہ مجبور ہو جائے۔ دراصل اس پُرفتن دور میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جس کو سامنے رکھ کر ہم اپنے آپ کو سنوار سکیں اور اسلاف کے آداب و اخلاق اپنا کر ہم بھی خوبیوں کا مجموعہ بن جائیں۔ لہٰذا "باادب اہل حدیث" کی مثال ایک مجلیٰ و مصفیٰ آئینے جیسی ہے، جو نوجوان نسل کو مزید سنورنے اور تہذیب و شائستگی کا حسین مرقع بننے میں مدد دے گا۔ ہر گھر میں اولاد کی تربیت بہترین انداز میں کرنے اور انہیں اسلاف کی طرح باادب اور بااخلاق بنانے میں یہ کتاب نہایت اہم ثابت ہوگی **(قیمت 300 روپے)**

# ارمغانِ تصوف مولانا محمد اسحاق بھٹی علیہ الرحمہ

مؤرخ اہل حدیث، مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے کون واقف نہیں؟ جنہوں نے کم وبیش 30 کتب تصنیف کیں اور سوائے ایک دو کے ہر کتاب میں اہل حدیث شخصیات کی زندگی میں تصوف وطریقت کا رنگ واضح کیا۔ حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بھی جن دو اہل حدیث بزرگوں سے بیعت تھے، ان کا ذکر بھی انہوں نے کئی جگہ کیا اور دورانِ تصنیف وتالیف بار بار یہ بات لکھی کہ ہمارے موجودہ اہل حدیث "تصوف" سے نہ جانے کیوں بیزار ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہی تصوف تو تھا، جس کی برکت سے ہمارے اسلاف نے پورے برصغیر میں اسلام کا بول بالا کیا اور ہر طرف توحید و سنت کے پرچم لہرائے۔ زیرِ تبصرہ کتاب "ارمغانِ تصوف" میں صرف مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم کے قلم سے نکلا ہوا تصوف شامل کیا گیا ہے۔ یعنی انہوں نے اپنی کتابوں میں جتنے بھی اہل حدیث صوفیاء کا تذکرہ کیا ہے، یا ان کی جتنی بھی کرامات، کشف اور قبولیتِ دعا کے واقعات اور ان تمام ہستیوں کے آزمودہ اور مجرب وظائف لکھے ہیں، بندہ نے بھٹی صاحب مرحوم کے ان تمام صفحات کا ایک خوبصورت گلدستہ تیار کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ جس میں "محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ" کے قلم سے تاجدارِ تصوف 695 اہل حدیث شخصیات کے ایسے ایمان افروز تذکرے موجود ہیں، جن کو پڑھتے ہی آپ یقیناً پہلو بدلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ قارئین کو چاہیے کہ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے یہ ضرور یاد رکھیں کہ اسلاف اہل حدیث میں گزری یہ 695 شخصیات بھی اہل حدیث تھیں۔ انہی کی وجہ سے آج پورے برصغیر کے چپے چپے میں قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں گونج رہی ہیں اور مولانا اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ اسلاف میں گزرے ان متصوف بزرگوں کا تذکرہ کر کے، نہ مشرک ہوئے، نہ ملحد اور نہ ہی بدعتی۔ بلکہ انہوں نے کامل ایمان والی زندگی گزاری، کامل ایمان والی موت پائی اور ان شاء اللہ کامل ایمان والی ہی روشن قبر پائی۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ کو نہ صرف اسلاف سے شناسائی حاصل ہوگی، بلکہ ایک مکمل اور سچا اہل حدیث بننے میں بھی بھرپور مدد ملے گی (**صفحات 1452۔ قیمت 1400 روپے**)

# علمائے اہل حدیث کا ذوقِ تصوف

2600 صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب میں علمائے اہل حدیث کی تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں کا نچوڑ شامل ہے۔ سالہا سال کی تحقیق اور جہدِ مسلسل کے بعد اہل حدیث تصوف کا ایک ایسا انسائیکلو پیڈیا ترتیب دیا گیا ہے، جس میں صدیوں پہلے کے اسلاف محدثین سے لے کر موجودہ دور کے اہل حدیث علماء وصوفیاء کی زندگی میں موجود روحانیت کی پیاس، مرشد کی تلاش، بیعتِ تصوف، واقعاتِ ولایت، کمالات کشف وکرامت اور دعا کی مقبولیت جیسے حقائق موجود ہیں۔ اور یہ سارے کے سارے واقعات اہل حدیث مصنفین ہی کی کتب سے اکٹھے کر کے اصل کتاب کے حوالہ جات سمیت قارئین کی خدمت میں پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلافِ اہل حدیث میں سے چند شخصیات کی قدیم بوسیدہ کتابوں کو بڑی احتیاط سے اسکین کرتے ہوئے پوری کتابوں کا عکس ڈال دیا گیا ہے۔ جن میں حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" "القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل" اور "فیوض الحرمین"۔ زبدۃ المحدثین حضرت نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کی سو سالہ قدیم کتاب "الداء والدواء"۔ مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (قلعہ میہاں سنگھ) کی اپنے مرشد سید محمد امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر لکھی ہوئی "خوارق"۔ مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حزب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔ مولانا کمال الدین کمال سالار پوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "میرے روحانی تجربات ومشاہدات"۔ حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (ماموں کانجن) کے مرید خاص مولانا ولی اللہ منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تحفۃ العالمین" اور حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص الخاص وظیفہ "حزب الاعظم" جو وہ خود بھی صبح وشام پڑھتے تھے اور اپنے پاس آنے والے ہر شخص کو بھی دنیا وآخرت کے مسائل ومشکلات سے بچنے کیلئے دیتے تھے۔ **(صفحات 2600، قیمت: 2100 روپے)**

# سچی کرامات اہلِ حدیث (جلد اول، دوم)

کیا جانور کسی انسان کی بات سمجھتے ہیں؟ کیا کوئی ایسا خوش نصیب ہوسکتا ہے جس کی میت پر شدید گرمی میں بادل سایہ کیے رکھے؟ کیا خوفناک مخلوق جنات بھی کسی کا احترام کرتے ہیں؟ کیا فرشتے انسان کی بات مان کر دریاؤں کا رُخ بدلتے ہیں؟ یقیناً یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہے، جب اللہ جل شانہٗ کسی کو اپنی ولایت کیلئے چُن لے۔ آج سے 80 برس پہلے مولانا حکیم عبدالمجید صاحب سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ نے 32 صفحات پر مشتمل "کراماتِ اہل حدیث" کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ جس میں پانچ صاحبِ کرامت اہل حدیث بزرگوں کے 43 واقعات درج تھے۔ یہ کتاب سالہا سال شائع ہوتی رہی۔ پھر مولانا سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حکیم محمد ادریس فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں مزید 27 علمائے اہل حدیث کی کرامات جمع کر کے 214 صفحات کی کتاب متعارف کرائی، جو عرصۂ دراز تک مکتبہ دارالسلام، نزد سول سیکرٹریٹ لاہور سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی۔ الحمدللہ ادارہ عبقری نے کئی سال کی محنت کے بعد تقریباً ساڑھے آٹھ سو صفحات پر مبنی کتاب "سچی کراماتِ اہلِ حدیث" دو جلدوں میں پیش کی، جس میں بیسیوں علمائے اہلِ حدیث کی کرامات، اسلاف اہل حدیث کی عظمتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مثلاً ایک عیسائی عامل نے کسی اہل حدیث بزرگ کے سامنے شعبدے دکھائے تو اسے کیا سزا ملی؟ وہ کون سے سلفی بزرگ تھے، جو تہجد کے وقت کھڑے ہوتے تو ان پر نور برسنے لگتا؟ امام ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہم شکل جن کون تھا؟ پیشانی سے روشن مستقبل کی لکیریں پڑھنے والے بزرگ کون تھے؟ گھر کی دیواریں کس درویش کے ساتھ مل کر ذکر کرتی تھیں؟ گوجرانوالہ کے سکھ اور ہندو کس سلفی عالمِ دین کا درس سن کر فوراً مسلمان ہو جاتے تھے؟ ایسے ہزاروں محیرالعقول سچے واقعات سے سجی کتاب "سچی کراماتِ اہلِ حدیث" دو جلدیں آج ہی منگوائیں اور اسلافِ اہل حدیث کی عظمتوں سے واقفیت حاصل کر کے انہی جیسا مقبول بارگاہ الٰہی بننے کی کوشش کریں **(دو جلدوں کی قیمت 700 روپے)**